

بچوں کو اقدار کیسے سکھائیں؟

رجہ ۱ اور لٹرا آئری شیرو آفاق کتاب "Teaching Your Children Values" کا ترجمہ



عمر الغزالہ
Omer Alghazali

سینٹر فار ایڈیوکیشن

www.che.org.pk

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بچوں کو اخلاقی اقدار کیسے سکھائیں؟

مصنف

رجرڈ آر، لنڈا آر

مترجم

عمر الغزالی، کامران امجد خان

سینٹر فار یونائیٹڈ سٹیتس

یونائیٹڈ سٹیتس، نیو یارک، ایوان القاب، پتہ: ۱۰۰
۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰
۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰

جملہ حقوق محفوظ ہیں

— ❦ —

پہلی بار 2009ء، آئیم 3000

دو بار 2010ء، آئیم 5000

تیسری بار 2011ء

چوتھی بار 2012ء، پابلس پریس، لاہور

— ❦ —

سیکرٹریٹ فار ایڈیٹری

پبلسنگز، لاہور، پاکستان

© 2009, 2010, 2011, 2012

مندرجات

- 11 حرف آغاز
- 15 لہذا چڑاؤ کی اسی میل
- 16 پیش لفظ
- 19 قیاد کیوں؟ کب؟ کہاں؟ کون؟ کیا؟ اور کیسے؟

کیوں؟

نہیں وہاں چچی مستعد اور آزمائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنا صرف ذاتی خوشی بلکہ ایک حوالہ اور پارا اور معاشرے کے لیے بھی انتہائی مؤثر اور بہترین راستہ ہے۔

کب؟

اتحاد ہر عمر کے بچوں کو سکھائی جانی چاہئیں۔ بچوں کی عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ مختلف طریقوں اور تربیتات میں تبدیلیوں کے ذریعے یہ کام انجام دے سکتے ہیں۔

کہاں؟

اتحاد سکھانے کی بہترین جگہ "گھر" ہے۔ لیکن سکول کا بھی بچوں کی زندگی میں ایک اہم کردار ہے۔

کون؟

والدین بچوں کے سچے انمول ترین مثالی نمونہ اور تربیت دینے والے ساتھی ہیں۔ بچے اسکول سے گھر گئے اور گھر پر اس قدر اسی دور سے نہیں ہوتے۔ استقامتی زندگی کا بیج اور تعلیمات پر مبنی اثرات سرچ کر رہے ہیں۔ والدین کے ہر کام اور بات کے طریقے سے

کی کچھ کیا اختلافات صرف بھگتوں سے ہی حل نہیں ہوتے ہیں، دوسروں میں اس آگاہی کا نہ ہونا، ماسل ان میں پائے جانے والے مسئلہ اور ان کے حل کے متعلق کے اختلافات نے کثرت ہے اور یہ کہ انہیں آپ کی ضرورت ہے۔ یہ سمجھنے کی صلاحیت کہ دوسرے کی محنتوں کرتے ہیں نہ کہ محنت ان کے لیے یہ ہندو مل ظاہر کر دیتا۔ غصہ پر قابو رہنا۔

چوتھا مہینہ: اپنی ذات اور صلاحیت پر بھروسہ 91

ذاتی صلاحیتوں اور خوبیوں کا مظاہرہ۔ اپنی انفرادیت اور اندیشہ کی طرف سے غور کرو۔
 نعمتوں سے آگاہی۔ اپنے اعمال کی ذمہ داری قبول کرنا۔ مشکلات پیش آنے پر دوسروں کو
 مدد دینا۔ غمخیزانے کے رجحان پر قابو پانا۔ ذاتی مہارت کے لیے ہر لمحہ تیار رہنا۔

پانچواں مہینہ: خود نگہی اور مہیا نہ روی 107

جسارت، ذہنی، مالی، معاملات میں خود نگہی۔ مشکل کو سامنے پہنچنے اور حق و غیرہ میں مہیا نہ روی
 اپنی ذات کی خوبیاں کو مشاہدہ کرنا اور انہیں کام میں لانا۔ اپنے دل اور ذہن کی مدد سے دنیا کی
 بات سمجھنا۔ شہت سے بچنا۔ یہ سب ان چیزوں کے نقطہ سے ہے۔ خود نگہی اور حق کی مہیا نہ
 سے متوازن کرنے کی صلاحیت۔

چھٹا مہینہ: وفاداری اور پاک و انصافی 121

انفرادی رشتے میں وفاداری کی اہمیت اور حفاظت۔ اور شہادت سے بچنا۔ صاف
 رہنا۔ انفرادی رشتے میں ہر قسم کی نفرت سے بچنا۔ وفاداری اور پاک و انصافی
 اور اپنے ذاتی سے پیدا ہونے والی باتوں کے حامل بننے کے بارے میں غور و فکر کرنا۔

دوسروں کے متعلق اخلاقیات

ساتواں مہینہ: متخلص اور قابل بھروسہ ہونا 135

اپنے خاندان، مائیں، ملک، مذہب، نفسی امور، ان کے اداروں کی تحریکوں میں سے کسی
 قسم کا تعلق نہ ہونا۔ متخلص رہنا۔ ان سے تعلق نہ کرنا۔ ان کے انجام، غلام، ان کا کردار
 اور ان کے آپ کا اس سے تعلق نہ کرنا۔ اور مستحق حوائج ہونا۔ آپ جو نہیں گئے وہ
 کہیں گے۔

145

آنکھوں میں عینہ عزت و احترام

زندگی کا ایک مہذب چاند اندر نہ آئیں مگر وقت کا وقت اور بار بار سے کے اعتبار سے
مظہر کا اعتبار سے۔ کوشش تھی کہ اس میں اور پیشہ مندوں کی طور پر اپنی فوج اور طور پر
تعمید سے پرستار

157

تو وہاں میں نے اپنا دمکیت

شخصیت اور اس کے متعلق خیال، لکھ چوکھیں اور اس کے ساتھ اس نے۔ وہ بھی
مظہر کی ہے۔ اور اس کے اس میں اس کی کوششیں کے لیے بھی یاد رکھنا چاہئے اور اس کے
بہت اعلیٰ کی طرح اس کے خاندان سے بہت باہر

169

وہاں میں نے خود غرضی سے پال اور فنی حس ہوتا
تو اس کے اندر فنی اور فنی کے لیے اور اس کے اندر اور فنی کے لیے۔ اس کے
بلا اور اس کے اس کے بھائی چارے، باتوں اور اس کے فنی خدمت کے۔ اس میں
اس کے لیے ہیں

189

خیار و اس میں عینہ از محمد علی اور دستاورد

اس بات سے کہ وہی رخصت مزاج اور تو اس کے ساتھ اس کے خیال، لکھ چوکھیں اور اس کے
تو اس کے لیے ہے اس کے لیے یاد رکھنا چاہئے اور اس کے لیے کوشش کرنا چاہئے
اور اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
اور اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

209

بار و اس میں عینہ انصاف اور تم پندگی

تو اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے



حرف آغاز

ہماری معاشرتی زندگی میں اس وحشیانہ اور فحشی، قانون شکنی کا مظاہرہ نظر آتا ہے جس سے ہر ذی شعور انسان غیر مطمئن ہے۔ لیکن کوئی بھی فرد اس یہودی کا علاج تجویز نہ کرے تو صریحاً یہودی معاشرتی زندگی میں برفرو کا ایک مضمین کہہ دیا ہے۔ لیکن اس کردار کو مذہبی نبھانے کے لیے اس کی تربیت کا کوئی اہتمام نہیں ہے۔ ہمارے ہاں افراد میں تربیت کے فقدان کو تعلیمی نظام کی غلطیوں سے تعبیر کر کے ہم اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے لیتے ہیں۔ نظام تعلیم کی فراہمی اپنی جگہ لیکن اولاد کی تربیت میں والدین کی بھی توجہ ضروری ہے۔ بچے کسی بھی قوم کا اثاثہ ہوتے ہیں اور ان کی تربیت قوموں کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔

بچوں کی تربیت کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے فرمان: ”تمہارا بیٹا ایک واحد بن اپنی اولاد کو جو تیرا وارث ہے۔ دیتے ہیں اس میں سب سے قیمتی چیز بہترین تربیت ہے۔“

یہ نہیں بولنا:

”مجھے اچھی نہیں دوستیں بہترین قوم دور گاہ۔“

ہماری اس اہم ذمہ داری سے صرف فطرت کی ایک اہم ہدیہ بھی ہے کہ ہمارے پاس اس ذمہ داری سے عہدہ دارانہ ذمہ داری کے لیے مطلوبہ تربیت ضرور ملنی چاہیے۔ لیکن اگر تربیت کی اہمیت اور فرض کی دانستگی کا احساس ہو تو ہمارے اعلیٰ اداروں کے لیے خود کتاب نکلتا ہے جو دیکھنے والوں کے سامنے سراجِ نور ہے۔

ہمارے اس دگر و سوس بوجہ، غبار، تاریکی اور بڑے فحشی ہر جگہ کسی نہ کسی انداز میں یہ بات بھرتی کی جاتی ہے کہ کیا ایسا ہے اور کیا نہیں ہے۔ نتیجتاً یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ نہیں جانتے، اگلے نسل کی ایسا اور اس قسم کی دوسری اخلاقی ائمہ اور ان کی تہ و تدویر میں سے کوئی آگاہ کیا جاتا ہے۔ ہر جگہ غریب و امیر اس کو تحقیر و تنبیہ اور اس قسم کی دوسری معاشرتی خرابیوں کے پہلے نتائج سے بھی غور کی آگاہی ہے۔ لیکن ہمارے یہ ادارے کہ جہ جگہ سے بھر چکا ہے تاریکی اور ابلھت کے وہ وجود رکھتے ہیں وہی تہ و تدویر اور ثقافتی و ادبی اور علمی و ادبی چیزیں

کہتے ہیں ”آؤ کرنا کیونکہ جو خدا ہم پر ہے وہ اس کو تمہیں کرنے میں کامیاب بنائے گا۔ ہم ایک عمل کی اچھالی سے پوری صحت آگاہ ہوتے ہوئے بھی اس کو بچنے اور کامیاب نہیں بنایا ہے اور کسی عمل کے ممکنہ نتائج کو ہم نے اس پر ۱۰۰ فی صدی اعتماد نہیں کیا ہے۔“

ہم ایک ہی بات کو مسلسل یاد دہا رہے ہیں غایب جانے کی اس کا کوئی اثر بھی نہ ہو گا یہ ہمیں اچھے تو یہ تو
میرے دل کا اندازہ دیکھنے اور ان کے برے اثرات جان لینے کے بعد ہم اپنے آپ میں ثابت ہو چکی ہیں کہ انہیں
نہ ہوتا نہیں ہے۔ ایسا نہ کرنے کی کیا بات ہو یہ جبکہ کہ ہم نے کبھی سوچا اور کوئی کلام میں نہ لیا تو یہ
کی صرف تو ہمیں ہی جانتا ہے کہ ہم نہایت اور بچاؤ کے لیے بروہ نظام نہیں ہے۔ یہ کتاب سر کی وچرا کرنے کے
بغیر تیار کی گئی ہے

اور چوتھا یہ بھی کہ ایسے سے نہیں ہے کہ غریب کو چھوڑ جائے، لیکن وہیں بھی زیادہ تر لوگ
ملا بہت کم ہے۔ ان کے دل میں ان کو یہ ہے کہ یہ ان کے والدین کی طرف سے ان کا ان کی عمل پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس
لئے میں ان کے پاس سے ان کی جوتے اس کے لئے ان کو ان کے والدین سے کہتا ہوں۔

[illegible][illegible]

کے مدد کوئی طریقہ ہمیں آسانی نہیں ہے۔

نئی کریم ٹیبلٹ کا فرمان ہے۔

”حکمت مومن کی تشدد میراث ہے۔ وہ اسے جہاں سے بھی ملتی ہے حاصل کر لیتا ہے۔“

دسب "Teaching Values in Your Children" میری نظر سے گزری تو میں اس کے محر

میں جلا ہو کر رہ گیا۔ مجھے حیرت بھی ہوئی اور انہوں نے بھی۔ حیرت اس بات کی کہ ایسا ایسے معاشرے میں جس کے بارے میں ہمارا خیال ہے کہ وہ کوئی اقدار باقی نہیں چھوڑا، ایک فرد نے ایک ایسے معمولی کتاب خریدی ہے کہ جس کو بلاشبہ ”مراۃ العروں“ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے تربیت اطفال کے جو طریقہ بیان کیے ہیں، انسانی کئے لحاظ سے بہت ہی شاندار ہیں۔

انہوں نے اس بات کا ہر ایک حصہ اس سبب کے چرکار ہیں کہ جس کی بنیادیں اخلاقی پر ہے۔ نئی کریم ٹیبلٹ کا فرمان ہے مجھے اخلاقی کی تربیت کے لیے ضرورت کیا ہے۔ اس کے باوجود ہمارے ہاں خلاق کی تربیت کے لیے کوئی قابل ذکر مواد موجود نہیں ہے۔ اگرچہ مواد ملتا بھی ہے تو اتنا خلل ہے کہ اس میں بچے کی قسم کی کوئی کشش محسوس نہیں کرتے۔

اس کتاب میں مصنف نے خوش اخلاقی، رائے رکھنا، یا نقدی، موت، قربانی اور اس طرح کی دوسری مادے بچوں کو سمجھانے کے لیے نہایت ہی اچھے اور بڑے چٹکے واقعات، تمثیل اور دوسرے طریقوں کا سہارا لیا ہے۔ ان میں بچوں کو عقل پرندہ فصاحت کی بنیادیں قریب اور مسرت کا سہارا ہے تاکہ بچوں پر کوئی چیز غصے کی بجائے ایسے مواقع پیدا کیے جاسکیں جن میں درخوردگی، بہتاری، مسرت حاصل کریں اور اپنے لیے صحیح راہ کا انتخاب کریں اس طرح اس رہ پر گھس کر نہ لے اور اس پر طاقت دوسرے کے لیے نہ لے لیں یہ وہی مانیہ ہم دروں کوکے لیے ضرورت نہیں ہوتی۔

اگر آپ اس کتاب کا بنیادی مواد ایک ایسی کتاب سے مانو، ہے جو امر کی محاش سے لے لے لکھنے کی تھی اس کے باوجود اس کتاب کو ہمارے اس کے مطابق، حالے کے لیے کسی نئی تبدیلی کی محتاج نہیں بہت ہی قوی لیکن پھر بھی اپنی ذہنی اقدار اور طاقت کے مطابق اس کتاب میں ضروری خالص لے لے لے ہیں۔ اس کے باوجود ہم اس کو کسی بھی لحاظ سے صرف آخر نہیں گردانتے۔ اگر آپ اس میں کوئی غائی محسوس کریں یا کسی اخلاقی ضرورت سمجھیں تو اس سے ہمیں آکا کرین، ضروری آنے والی سطحوں کا کردار صحیح رخ پر تعمیر کرنے کے لیے آپ کی مدد بہت ہی گراں قدر ہوگی۔

اس کتاب کا آپ تک پہنچنا یقیناً دشمن تھا اگرچہ کچھ بہت ہی قابل بخشتی اور مجلس ساقیوں کی مدد حاصل ہے

ہوئی۔ ان سب کی قیمتی یاد اوروں اور غصوں کا میں از حد محسوس ہوں۔ نہ میں خود یہ ٹیپنگ مشین خرید سکتا تھا نہ حسبِ کار جنیوں نے اپنی مصروفیت میں نہ وقت نکال کر کتاب پر نظر پڑائی۔ جناب کا مرزا علیہ ظاہر ایضاً یاد آ رہا ہے۔ ان جنیوں نے کتاب کے ترقی کے میں میرا ساتھ دیا۔ محمد علی خان لطیف امریکی رسائل کا جنیوں نے راتوں کو چاک کر اس کتاب کی پیورٹھ اور ڈیزائننگ غرض کی سیکرٹری رہی تھی۔ اسی لطیف کے ترجمہ نے ف کا بھی حلقہ رہا۔ ان خصوصاً یہ اگر وہ ٹیپنگ مشین آئے اور اور وہ نہ رہا۔ جنیوں نے کتاب کی ریف نوٹوں میں میری بھرپور معاونت کی۔

نچر اچھٹے سینٹر کو اپنی کے راجہ جات عباسی سینٹر کا قصبہ جوسلا والا کی اور تھو مقرر سے
 سے لے تعزیت کا باعث تھے۔ جس کے لیے میں کائنات کو مرکز اردوں، انجیو ٹکشن ریورس ڈیپینڈے سینٹر ماری
 کے جات اردو صہ لقی کا قصبہ نے بھی، انجیو ٹکشن ریورس ڈیپینڈے سینٹر ماری

— بڑا کھیر۔ اگلے دن قصبہ بھرنی کو خوشی سے بھر پوری حد سے بڑھی ہوئی مصروفیت ہو رہی تھی۔ اب بھی شکر، کار، والی ایکڑ کا مشعلہ دھمکی اتنا ہی تھا۔ یوں۔ آوازوں میں ان کے۔ ان کے اگلے دن میں چھٹی ان کی ایک مصروفیت نے لپکے وقت نے نکال دیا۔

آزمائیں اے، بات بات سے وہ کہ اس کا وہن وقوع فیرنا، — اور جو حق تو سنی حق نہیں بلکہ رومی
میرا من و موعود ہے، اور — خدا تعالیٰ سے پہنچی، مٹا ہے کہ اس بخا آئے، اور اہل برے آئے سے بڑے ہر شاعر
اور نعت مدحی فرماتے۔ (۱۰۰ آئینہ)

عقبر الـفـنـيـن

+



"Teaching Your Children Values" (انڈیا پرچہ آئے ای میل کا متن)

Tuesday, September 16, 2008 9:01 AM

From: "Linda Lyle" <lyl@comcast.net>

To: <teachingyourchildrenvalues@gmail.com>

What a delight to hear from you! Are you writing from Pakistan? We were there several years ago and loved our visit! What a great work you are doing! We send our congratulations and blessings as you further the great cause of teaching values! We are so pleased and honored that you are using our book and encourage you to use anything you need in your work with the resource for my mind! Our books are available on Amazon or Barnes and Noble - just type in our name and the list will come up. We also have a series of CD's for kids that teach the values one at a time. I don't know how much use you would have for them because they are in English but I think you would enjoy them. They are called "A's standards Amazing Adventures" and are available on the same page of our website.

Do you have a blog or website? We look forward to keeping in touch!

Best wishes,
Linda and Richard

تجربہ نگار اور اسے جیسے کہ نسولی نے ہی درکار کیا ہے۔ وہ بھی اختراعات اور اشیاء کے بارے میں
تعمق کا سبب بن سکتے ہیں مگر یہاں اس کتاب میں بہتر اسلوب پر غور نہیں ہے کہ معاشرے کے کئی کاروباروں میں کس طرح
کی اختراعات کھائی جا سکتی ہیں۔ یہاں ہمارا موضوع یہ ہے کہ کھائی و چاروں نے انداز کیا تھا، باجائز ہے۔

اصل مسئلہ یہ پیدا کرنا ہے کہ ہم اپنے کچھ کو کون سی اختراعات سے ملنا چاہتے ہیں اور کچھ ان اختراعات کو
بچوں میں پختہ طور پر پیش کرنا ہے۔ لیکن وہاں طریقوں کا انتخاب کیا جائے۔

یہ سب مختلف مقامات پر پیش نظر رکھ کر وضع کیے گئے طریقوں پر مشتمل ہے۔ یہ ان کی بنیادی اخلاقی صفات
کو بیان کرتی ہے جن پر ہمارے دنیاوی میں تمام والدین اپنے بچوں کو اٹھانے کے لیے اتفاق کریں گے۔ کتاب
میں بتایا گیا ہے کہ آپ ہر ماویہ اخلاقی صفت پر قیود کو برقرار رکھیں اور ان میں جو اہم ترین صفات کو بچوں
میں منتقل کرنے کا عمل ممکن نہ لیں۔ اس میں دو چیزیں طریقہ بیان کیے گئے ہیں جو ہم سب جانتے ہیں کہ ان اخلاقیات کو
اٹھانے میں موثر ترین ثابت ہو سکتی ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں ہی خاص ذہنی عقیدے کے نقطہ نظر کو متاثر کرنے کی کوشش کرنا نہیں کی کیونکہ ہم جانتے
ہیں کہ اس حوالے سے مختلف لوگوں کی سوچ مختلف ہوتی ہے۔ اور ان کی صورت میں اس کتاب سے استفادہ اصل
کرنے میں آتا۔ والدین کو مشکل بھی پیش آ سکتی ہے۔ لہذا ہم نے کوشش کی ہے کہ یہ کتاب ہر مذہب اور عقیدہ
پر مبنی ہو۔ والدین کے لیے موثر ثابت ہو۔

پھر۔۔۔ پیش نظر یہ مسئلہ رہا ہے کہ ان اخلاقیات کو کون سی چیزیں ہم سب کا اخلاقی اور اخلاقی
اللہ اور جنوں کو اپنی روئے سے جوڑتی ہیں۔ مثلاً اللہ، دوسرے۔۔۔ سب کچھ کہتی ہیں۔ ان کی اخلاقی اللہ اور
شاید ہم میں سے کئی لوگوں کو مذہبی تعلیمات کی حامل نہیں مگر اکثر کے لیے قابل عمل ہیں۔
اس قدر استقامت کے باوجود چھوٹی باتیں ہیں جن کے بغیر کتاب کا مقصد واضح ہو سکتا ہے۔ ہمارے
مذہب عام پر مبنی ہے۔ لیکن ہمارے مذہبی ذہنی اور اخلاقی تعلیمات کی "تعمق" کو اپنے ذہن میں رکھیے۔

اخلاقیات

اخلاقیات سے ہماری مراد۔۔۔ ہمارے احوال و معیاد اور ہمارے دل و اعصاب کا وہ وہ ہے جو یہ بتاتا ہے
کہ ہم وہاں ہیں؟ ہم کیسے رہتے ہیں؟ اور وہاں کے لوگوں سے ہمارے احوال کیسا ہے؟ ان کے اخلاقی اور اخلاقی
ان کو انہیں زندگی اور دوسرے سے اچھا ملنے والوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

اخلاقی ضابطے

اخلاقی ضابطے سے ہماری مراد وہ رویہ ہے جو ہر معاشرے اور تہذیب میں ٹھیکہ سمجھا جاتا ہے جو دوسرے لوگوں کے کام آتا ہے نہ کہ انہیں تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔

روایتی

روایتی سے ہماری مراد ایسی بات ہے جو برسوں سے آزمودہ ہو ایرانی مگر فرمودہ نہ ہو، آزمودہ مگر مخصوص عقیدے پر مبنی نہ ہو۔

اس کتاب میں بیان کردہ مختلف طریقے نہ صرف آزمودہ بلکہ اچھی طرح پرکھے ہوئے ہیں۔ پھر یہ کہ ہم نے اپنے گھر کی ”نچر بگاڑ“ ”Home Base“ میں ان طریقوں کو وضع کیا اور ان پر عملدرآمد بھی کیا ہے۔ ”Honor Base“ دراصل والدین کی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو مختلف پروگراموں کے ذریعے اپنے بچوں کو ذمہ داری، ان کی منہ داری، مختلف ذہنی و جسمانی مسائل اور اخلاقیات کی تعلیم دیتی ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ یہ طریقے شمار والدین کے لیے متاثر کن ثابت ہوں گے، خواہ وہ جیسائی ہوں یا مسلمان باشندہ یہودی یا پھر کسی بھی دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں۔

سب سے بڑا کرم یا امید کرتے ہیں کہ یہ طریقے اہلورسائیس آپ (قاریین) کے لیے متاثر کن ثابت ہوں گے۔ اس پر تو قائدہ خواہ سخت بحث کو بھول جائیے کہ ”خاندان کیا ہے اور خاندانی اخلاقیات کیا ہیں“ ”والدین خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی خاندانی اخلاقیات کیا ہیں اور ان سے لے کر خاص اخلاقی قدروں تک یہی ہیں جو دنیا میں بے شمار والدین اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں۔ مشکل سوال یہ نہیں کہ کیا سنا ہے بلکہ یہ ہے کہ کیسے سکھایا ہے۔



اعمال و امور قرآنی کا احساس پیدا کرتا ہے؟

شاید یہ سب کچھ اچھے جواب دیں۔ یقیناً ان میں سے جو قطعہ درہم سب سے لیے دوستوں کے
گروہ ان سے بھی بڑا گروہ ایک اور گروہ ہے۔ ایک کامیاب ترویجیہ۔ لیکن وہ جو دوسری تمام دنیا ہات
سے زیادہ دھم اور مقدم ہے وہ یہ کہ

”میں اپنے بچوں کو اخلاقیات سے لے کر کھانی پینے تک سب سے ہم اور سر
کام میں جو ہم کو ان خوشی کے لیے کر سکتے ہیں وہ دکھایا ہے۔ کیا تم سب والدین اپنے بچوں کو
نوشیوں سے بھری زندگی کا تصور دینا چاہیں گے؟“

یہ برسوں سے آزمودہ بات ہے۔ اور ہر دلائل کا بھی یہی حکم نکلتا ہے کہ انسان کی ذاتی اور اجتماعی خوشی
اس طرح سے بڑی ہوئی ہے جو اخلاقی اقدار کے زیر اثر پروان چڑھا ہو اور آسمانِ اخلاق میں انسان کو اخلاقیات
پر عمل پیرا ہونے کی ذاتی اور معاشرتی نگوں خوشی حاصل ہوتی ہے۔

یہ ذاتی اخلاقی نہیں کہ مختلف محاشروں و سطحوں کے افراد میں منہ منہ سے ایک دوسرے کی بنیادی اقدار کا سبق
دیا ہے۔ جو سچ میں مادی و مادی مقاصد حاصل کرنے والی اقوام کو انہیں تو یہاں اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ان اقوام نے
اخلاقی اصولوں پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ پھر مختلف درجہ کاروں پر ہیں۔ جب تو میں اخلاقیات کی بات کرنا چاہتا ہوں
میں تو اولیٰ ان کا تصور دینا چاہتا ہوں۔ لیکن تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ضابطہ اخلاق پر عمل کیا وہ کسی
مقام پر پہنچے اور جنہوں نے اپنے سرگرمیوں میں ان کے سکون کو ہموار یا وہ جگہ کے نہیں جانتے تھے۔

ایک طرح جس سے ہمارے اپنے اخلاقی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے اور ذاتی خوشی کے بارے میں
تعلق و پیمانہ نکلتے ہیں۔ یہ ہے کہ وہ زندگی کے مختلف مرحلوں کے گزرتے ہوئے گزرتے ہوئے ہیں۔

انسانی زندگی میں یہاں پہلے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ جو ذاتی زندگی ہوتی ہے اور وہ چھری کرنا اور بچا کرنا ہے،
نہ ہر اس پر اسے سوائے کی اور وہ جاننے کے لئے کہ چھری کرنا اخلاقیات ہے اور اس سے جانتی ہے۔ اس صورت
میں یہ اخلاقیات طرح پر عمل پیرا ہیں اور انہیں پہلے دیکھنا ہے کہ وہ کون کون سے اخلاقیات ہیں۔ بعد اخلاقیات اور
اقدار سمجھ جائے گا۔

لیکن کسی بھی انسان کی زندگی میں نہیں کہ وہ ایک ایک کر کے جانتے سے گزرتے اور پھر خوشی اور
اخلاقی اقدار کے درمیان تعلق سمجھتا ہے۔ چنانچہ ہر والدین ہر واقعہ سے کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو سب سے پہلے کہیں جو
ہم نے سیکھا ہے۔ اپنے بچوں کو اخلاقی اقدار سے روکنا نہیں دینا اور ساتھ ہی اقدار اور خوشی کے درمیان تعلق

میں نے کہا کہ نہیں۔

پسٹون زندگی اور حقیقی خوشی کا پھل۔ صحت و شمع مضبوط اخلاقی اقدار کے بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ بہتہ انجیل کا
اقدار دیکھو اس لیے کہ وہی ہے جو ان کی خوشحالی کا دار و مدار ہے۔

ملکِ تعلیم، اہم سے اہم امر یہ دوسرے نیندر کے محور پر ابھر کر سامنے آیا اور زندگی کے ہر میدان میں قوسوں اور وقار نے اس کی نظر اور شناخت سے اثر قبول کرنا شروع کیا۔ مادی ترقی کی راہ میں مذہب کو رکاوٹ جان کر امریکیوں نے پائیس اور چھتے کو پٹی زندگی سے نکال دیا۔ اطلاعات و بیانات مذہب کا حصہ بن جاتا تھا اس لیے مذہب نے ساتھ ساتھ اطلاعات کو بھی قیدی تو سمیت بند کر دیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ نے امریکیوں کو یوں لوہے طرح کی کر دئی کہ ان کے پاس پستی لسم کی پابندی نہ لگنے پر یقین رہتے تھے، خودی آزادی ان کی ذات سے متعلق امور کے ذرائع سے ہوا بلکہ -حادثی معصومیت سے والے - زبان نے ان کی ایک بچوں والی تہ تر معصومیت کے بارے میں ان کو حوصلہ دئی چاہیے۔ نتیجتاً انہوں نے ایک ایسی نسل کو پروان چڑھایا، جس نے شہر بازی، ماحول کو نقصان دہوشیوں اور بے سکونی کے تہہ پر کاروبار کو فروغ دینے

اس آواز خیاں نے جسے روشن خیال اور مسعودی ہر ذائقہ کا نام بھی، امام تاجیہ امام دہلوی کے ماضی والدین کا ایک بنیادی نقطہ نظر یہ ہے کہ اگرچہ یہ اس وقت غلبہ دار کا حق تھا، مگر امام تاجیہ امام دہلوی نے یہ دیکھا کہ اس وقت کے مسلمانوں میں ایک بڑا طبقہ تھا جس نے اپنے لیے مسلمانوں کی اصلاح کے لیے کوشش کی تھی۔

یہ نقطہ نظر ایک بہت بڑی غلطی ہے اور چونکہ خود یہ المونی کی طرف مخلصین دینے کے مترادف ہے۔ یہ بالکل ناجائز ہے جیسے کسی ایک شخص کو جسے تیرہ برس (۱۹۴۱ء) سے جھوٹی دواؤں کا علاج کیا چھوڑ دیا جائے۔ وہ دلچسپی نہیں لیا جو کہ وہ کسی طرح کنوارے قلعے پہنچے گا۔

[illegible]

آنورالہ دین انیس اللہ دینی تعلیم کسی ایسے قوم ضرور، یہ محسوس ہے کہ اللہ ہر شخص میں اللہ کے لئے پران چاہئے تاکہ ان کا کرم نہ ہاں اکتانہ ہو اور ان کا کرم نہ ہو۔ تاکہ اللہ دین اللہ کو کھلے پران ہو۔

بائیسویں جرمہ کیلئے جو کہ ان کی بدکاریوں اور بے حیائیوں کا احوال قلم کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس قصہ میں بھی اپنے اپنے لئے خود اخلاقی نظام وضع کر دیے۔ وہ ایسا ہی جیسے کہ ان کے بھوکا دل کے والدین کے تھام بے رحم قہاروں کی ترقی کا وہ سرور ہیں۔

پہلے کتاب والہ یہ کہے۔ لیکن ان لوگوں نے ایک شہرت یافتہ شخص کو بتایا کہ ایک ماسٹر صاحب کا بیٹا
 مراد مقصد پر دلش بھی کہتے ہیں۔ اسے بچوں والہ اور سمجھائی کے عنوان سے یہ کتاب ایسے طریقے اور حکایات
 فراہم کرتی ہے جو والدین کو بہت زیادہ خاص مقصد سے لے کر بچوں میں منتقل کرنے پر توجہ دیتے ہیں۔ اس کا
 ثابت ہو چکے ہیں۔ کتاب کے نام "بچوں کی کتاب" میں سے ہر ایک اس بات کو واضح کرے گا کہ کسی ایک
 خاص اور اہم مسئلہ کو بچوں میں کس طرح اپنانا چاہیے۔ ان پر احاطہ ہوا ہے۔ والدین ہر ماہ ایک نئی قدر پر توجہ مرکوز کرتے
 رہتے ہیں۔ بچوں کو اس سے بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ شاعری اور لکھنوی طور پر اور لکھنوی طور پر بھی۔

[illegible][illegible]

ہر مہینہ نو روپے (1) کے آٹری جس میں بد وقت کی گرمی چھلنے والے چپے کے لیے مختلف ڈیزائن ہیں یہ تے میں ہاں جسے میں نے چھپا دیا تھا اس کے لیے روپے دو سو تھے۔ اور اپنی ٹیکسٹائل اور کچھ سے بھری بوتل جو اسے چھپنے اور اسے دوبارہ دیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ ان کے پاس آج کے ایسے سفارشی پتے نہیں ہیں جن سے ان کو معلوم ہو۔

1. 2. 3.

6. *U. luteo*

ان لوگوں کے لئے نکلنے والے ہیں، آپا لہو میں اقمہ ہر طحال چوٹی پر بھیج دیں، یہ ہے کہ یہ

دلچسپ تحریر ضروری ہے۔

اس کے بغیر ضروری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ گریزوں کو جو سکھایا جاتا ہے وہ اس سے کئی درجہ زیادہ اہم ہوتا ہے جو انھیں حوالہ پاسکی بھی دوسرے ترجیحی ادارے میں تھمایا جاتا ہے۔

انکے قوانین کے لیے کہ والدین بچوں کی تربیت مکمل میں داخل ہونے سے ایک سال پہلے سے شروع کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ کم از کم 19 سال کی عمر تک پہنچنے تک بچوں پر والدین کا اثر دوسرے کسی بھی انسان سے زیادہ ہوتا ہے اور والدین کو مکمل ملنا اور کچھ ہے۔ بہت بات چت چھانٹتے ہیں۔

اسی لیے کسی بھی بچے کی تربیت میں اس کا گھرانہ بنیادی ادارہ ترین ادارہ اور نمبر 1 ہے۔ اصل ضروری واحد بنیادی ہے۔ بچوں کو صحیح اللہ رکھانے میں والدین کی پر غور و انجیسی سے کیریئر اور بچہ سہ کار ہے۔ والدین کوئی خاص ہوتی ہے۔

تو اللہ رکھنا سکھائی جائیں؟

نہ ان کے گھرانہ پر ہے کہ میں؟

کون؟

بچہ والدین کو بھی علم رکھتا رہتا ہے اور اپنے بچوں سے بہت محبت رکھنے کے باوجود صرف دوسروں کی ادھی تھک دوسرا تمام تھک دیتی پسند ہوتی ہے۔ کہ بچوں میں اس سوچ پر عمل کرنے کی غلطی کرتے تھے ہیں کہ والدین کا کام نہیں ہے بچوں کی تہہ داشتہ کرنا ہے۔ اس طرح کی سوچ کا مطلب والدین کے والد بچوں کی ضرورت کا خیال رکھنا نہیں بلکہ خود کو الگ الگ اور ہمیشہ غلبہ فراہم کرتا ہے اس کے خیال سے والدین کا کام ایک "مسیح" کا کام ہے، جو کسی عمارت کا چھانچہ یا تیار کرنے کا کام ہے اور جیسے ہی ماسٹر سے بچوں پر مکملی کام کرے اور دیکھ کر اطمینان کرنے والا غلبہ کرتے ہیں۔ سطور نیچے ذکر کا ذاتی ایڈوارس کرنا سب سے بڑا کام ہے۔ والدین اور تربیتی اداروں کے مابین تعلیم کے بچوں کی شخصیت کی عمارت میں اختلافات اور وقت کے ایک مہنی تھیں بالکل اسی طرح کرتے ہیں۔

مگر حقیقت میں یہ سوچ ایک بڑی غلطی ہے کیونکہ اگر والدین اپنی جان سے سوسا نیچے ڈال دے اور تھک تربیت فرما دے تو والدین بچوں کی تعلیم کی تربیت کا ذمہ دار سمجھیں گے تو ان کے بچوں کی شخصیت میں اور کیا بات ہی خاصاں پائی۔ وہ بڑا بڑا ہے۔

مگر تھک اور تربیت فراہم کرنے والے اور بچے کی شخصیت کو اپنا اور والدین کی "اپنی" قوانین سے بچوں کی "اپنی" میں غلبہ ہوتا ہوتا ہے کہ والدین کا ہمہ جہت اس سے ملتا ہے والدین کی مدد ملتا ہے میں گھرانہ کر سکتے ہیں

مکرمین سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ہمیشہ اپنے فرائض اور اذمہ وارہوں سے بہت کر بھی آپ نے جس کی تہذیب و تربیت پر توجہ دیں گے، اکثر ایسی کا سبب بن سکتے ہیں۔

تو کون کنکھائے؟ والدین؟ کون؟ گناہ آپ!

کیا؟

ایسا ایسی باتیں کہ ہم لہر و زلزل ہو سکتے ہیں جنہیں عالمی اقدار قرار دیا جائے؟ کیا ایسی کوئی بھی چیز ہے جو اس کی چیزوں سے مشروط نہ ہو؟ یہ سب نے والی اور برصغیر ایک سائنس دان کے اعلیٰ تہذیب و اہل سائنس اور کردار کے ایسے دیار کا نام لے جاتے ہیں جنہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس اور ہر معاملہ سے ہمیں درس تسلیم کیا جائے!

ہم نے ایسے مسائل پر بہت غور و فکر کیا ہے، کسی فلسفی کی طرح نہیں بلکہ والدین کے طور پر کہ آخر کون سی ایسی اخلاقی اقدار ہو سکتی ہیں۔ جو ہمارے لیے اور دوسروں کے لیے وراثی کی تمام اقدار والدین اور ان کے بچوں کے لیے ضروری ہو سکتی ہیں۔ قدامت ہونے کے ساتھ ہم نے خود اقدار کی ترویج میں تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے اسے ان اقداروں سے الگ کر دیا ہے جو شخص روئے اور صلاحیتوں سے متعلق ہیں، بلکہ ہم نے اس میں ان اقدار کو شمار کیا ہے جن سے ہمارے علاوہ دیگر تمام والدین بھی متفق ہوں انہیں کچھ نہیں قبول کر سکیں اور اپنے بچوں کو سکھا بھی نہیں۔

یہ انتہائی گھٹن کا مرتقا۔ ہم نے اخلاقی اقدار کی ایک فہرست تیار کی ہے تاکہ ہم کچھ لیتے ہیں کہ ہماری بنیادی فہرست سے شاید آپ سو فیصد اتفاق نہ کریں مگر ہمیں یقین ہے کہ بہت حد تک کریں گے۔ یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس کتاب کا مقصد کسی پڑھنے والے کو خود اس "اقدار" کے پیمانے پر قائل کرنا نہیں بلکہ والدین و اس بارے میں مدد فراہم کرنا ہے کہ ان کی فہم کردہ اقدار صحیح و نیکے تعلیمی یا اخلاقی ہیں۔

آپ ہماری وضاحت کردہ تعریف و معیار اور فہرست کا مطالعہ کیجیے اور پھر اپنی قدامت اور اقدار کے بارے میں اپنی سوچ پر غور و فکر کیجیے۔ ایسا کرتے ہوئے یاد رکھیے کہ اس کا مقصد آپ سے بارے میں رائے کا معرکہ آپ کو متوجہ نہ کرنا ہے بلکہ کتاب کا مقصد اس کے بعد یہ سوچنے کا آپ کی قدامت اور اقدار چھانچنے ہیں اور یہ کہ آپ کے خیال میں کون سی اقدار آپ کے بچوں کی زندگی میں خوشی لانے کا سبب بن سکتی ہیں، اور وہ ایسی کئی باتیں ہوں گی جو آپ اپنے بچوں کی زندگی میں عملی طور پر نہیں دیکھنا چاہتے ہوں گے۔ یہ بالکل فطری امر ہے، کیونکہ ہم سب اپنے تجربے سے دوسروں خصوصاً اپنے بچوں کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ ہم سب جو باتیں جانتے ہیں، ان سے اپنے بچوں کو سیکھانے کے لیے فائدہ اٹھا دیں، ان سے بھی جو ہمارے نزدیک ہم نے تعلیم کیا اور ان سے بھی جو شاید ہم دوسری بارہ مختلف صورتوں پر لکھا ہے ہیں گے۔

اس کتاب کی تکمیل کے دوران ہم نے اس کے چوتھے اپنی ایڈیٹسٹ ہاؤس کا بھین
 اس کے اہلہ میں کے درمیان نقیض کے باعث مشکل میں گراماں اس نے برطانیہ کا
 زندگی اختیار کر کے دیکھا تھا اور اس حال میں اپنا تصور بنانے میں کامیاب ہوئی تھی۔ اس
 نے ہماری ٹرست میں موجود 12 قدامت پرستوں اور مضامین کا مطالعہ کیا۔ پھر اسے قلمی
 سوانح کو نامہ کے اہلہ چوتھ کتاب پر لکھ دیا اور کہا "مجھے اس بات سے اتفاق ہے کہ اس پر
 اخلاقی اقدام اپنے بچوں کو فائدہ پہنچاؤں گی مگر مجھے شبہ ہے کہ ان میں سے کچھ شخص ریاکاری پر
 مبنی ہیں۔"

”بہر حال آپ اپنے بچوں سے بات چیت کیجئے۔ کھنٹے ہیں کہ آپ اپنے بچوں کو دیکھیں۔“

میں بھی خاموش رہی۔ میں نے رکی تھی، وہاں کھنڈ پڑ رہی ہے، وہ بھی اس بارے میں سوچ رہی تھی اور نہ بھی شاید یہ تک۔ ہر تھا کہ اس کی باتوں میں نہ وہ اور بھی نہیں ہے۔ میں نے سر ہلاتے ہوئے اپنے منہ سے الفاظ نکالے، "میں نے اس کی پوزیشن جو شیخ نے ہمیں دکھائی تھی، اسے اس طرح طلب ہے آپ کیوں کو یہ نہیں سمجھتے کہ جیسے سمجھ رہے ہیں ویسے وہ جو ہم نے کہا وہ سب وہاں اب اسے بچوں کو دیکھ کر شے نہیں ہے۔"

میں خاموشی سے اٹھ کر کھڑی رہی کہ وہ آگے بات کرنے اور کھڑکی کے اوپر سے توجہ پر
 دیکھنے والے اور بالآخر ہر ایک کے لئے اس کی طرف توجہ دیا۔

میں بھی پاگل ہوں ہے؟ مجھے اے صوفی الی قذات فہم میروں میں جھنڈا جائیگا۔ میرا خیال ہے اگر مجھ پر اس بات کا یقین ہے کہ کوئی بات واقعی ہے تو وہ ہے میرا ہے۔ اس لیے تجویز میں ضرور لینا سوچوں گی۔ شاید اس طرح میں اس کو فیصلہ کرنے کے لیے اس کا طریقہ اختیار کرے۔

سب سے پہلے ایک تحریف

ایک حقیقی امر یہ ہے کہ ان کی جانے والی تعلقاتی قدر کا وہ پہلو یا طرز عمل جو ان کی جہالت سے ان کی قدر حاصل کرنے والے بلکہ ان کے ساتھ ہو رہے تھے وہاں تھا ہے ان کے لئے بھی نہ صرف تعلقاتی قدر ہی ہے۔ یہ ایک اصول ہوتا ہے جو ہر قوم و ملک کے انسانوں میں قائم رہتا ہے۔ چنانچہ (یا پھر) انسانیت کے اصول (یا پھر) انسانی اصول

ہے۔ یہ لکھی چیز ہے جو انسان کی مدد کرتی ہے اور سے پڑنا اُٹھنے سے بچاتی ہے۔

ہم نے ابتدائی سندھ بکات میں جن کتابوں کی تفصیلات مذکور ہیں وہ اب میں ان کی تفصیل بیان کرتی ہوں۔ سب سے پہلی تعریف پر پورا اترتی ہیں۔

تعریف کے بعد آتا ہے جانچ کا معیار

والدین کے طور پر اپنے مقصد اور بطور راہنما و دست کے لیے ہم نے مقدمہ کی تعریف کے لیے ایک جانچ کا معیار قائم کر لیا۔ اس کے تحت مختلف صلاحیتوں، رویوں، اخلاقیات سے جو اپنی جگہ فائدہ مند لگے ہوں گے، ایک گروہ ہے۔ اس کا بنیادی فرق یہ ہے کہ اخلاقی قدر کی صفات ہے جو درج ذیل باتوں کی وجہ سے دیگر صلاحیتوں اور رویوں سے ممتاز ہے۔

(۱) یہ ہمارے فائدے کو بڑھاتی اور کسی مذہم کرنے سے خواہ اس کا تعلق دینے کی صفات کے حوالے سے ہی کیوں نہ ہو۔

(۲) یہ حقیقت (بلکہ قانونِ فطرت) کے اسے جتنے دوسروں کو پایا جائے گا اتنی ہی زیادہ دوسرے اسے آپ کو ٹوٹا نہیں دے۔

وضاحت کے لیے، ایسا مذہم کی اخلاقی قدر میں لیے قرار دیا جاتا ہے کیونکہ اس سے نہ صرف ایسا مذہم ہی کرنے والے کو جلا جس سے ایسا مذہم ہی بڑھتی جاتی ہے اسے اپنی فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح یہ درجہ دہی اور صداقت وغیرہ جیسی اخلاقی اقدار کا معاملہ ہے۔ یہ وصف اخلاقی اقدار کی جانچ کے معیار پر پورا اترتی ہیں کیونکہ ہم انہیں جتنے دوسروں کو دیتی ہیں، دوسروں سے روا رکھیں، ان کا یہی اس صفات میں اضافہ ہوتا ہے، اور یہ کہ ہم دوسروں کے ساتھ معاملات برائے کاروائی میں اس سے زیادہ یہ دوسروں سے نہیں ملیں گی۔

ہمارے مقصد اور تعریف کے تحت اس طرح تفصیلی اوصاف جیسے کہ حساب کتاب میں غیر ہونا، جسمانی بدسلوکی، اہمیت یا مقصد ہونا، اگرچہ ایسی صفات فائدہ مند صلاحیتوں اور خوش کن وصفات ہیں۔ مگر یہ جگہ مشن تکھی جانے والی اقدار نہیں ہیں۔ خواہشات اور مقاصد کی فراوانی فراہم کرتے ہیں۔ یہ باتوں کے لیے ہمیشہ باعث غلطی نہیں دیتے کہ ان کا برف پڑنے ہیں۔ راستہ غلط کرنے سے بڑھتی نہیں کہ تم جوتی ہے۔ جسمانی خواہشوں یا حساب کتاب میں غور نہ کرنا دوسروں کو ہی ہاں میں تو ان کا دلچسپی نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ اقدار ان چیزوں سے مختلف اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے والی صفات ہیں، جنہیں اگر جاننے سے دنیا جانا بہ امر ہی حاصل ہے یہ جاتا ہے جیسے آپ نہیں دوسروں کو دیتے ہیں۔

درج ذیل عمل شاید اقدام اور اس کے جتنا تک کو بکھر ہو یہ واضح کرے گی

ذات سے متعلق اقدام	دوسروں سے متعلق اقدام
(مہم ہونا ہیں)	(جو ہمارے ہیں)
ایمانداری	فکری، فنی، فنی، فنی
ہمت	حمت
فائنڈیشن	پیار
خود اعتمادی، صلاحیت	بے غرضی، حسی
انفہم و مشہد، اعتماد، پنداری	مریائی و درمندانہ ہیں
وفا واری، اپنی، مافی	نیصاف، زہد

ہر قدم، انسان کی ذات و دوسروں کو دینے سے متعلق رویے سے شروع ہوتی ہے بلکہ ایک عمل اور ایمانی صورت اختیار کرتی ہے۔ یہ ایک صفت اور طریقہ ہوتی ہے۔ وہ بکھریا اور حصول کرنا ایک دوسرے کے ہر سے بڑھنے اور پھیلنے پر لگے ہوتے ہیں۔

عمل سے ایک خاص بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ ان تمام 12 اقدامات کے درمیان طریقیہ بات میں پیدا کرنا اور اسراں کو دینا ہے۔

بہترین صفت ذات میں پیدا کرنا اور دوسروں سے، اور خاص کر ہمارے اقداماتی مقام میں ہیں۔ بلکہ ان کا مطلب دوسرے ہیں جن سے ہمارے اقدامات دوسروں یا انہوں نے اپنے بچوں کو سکھاتے اور ان میں متعلق کرتے ہیں۔

سب سے پہلے کے بارے میں قریب بات یہ ہے کہ آپ میں سے کسی ایک نامانی مسئلہ کو سمجھنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اس میں ایک ہے کہ اس میں عقل و دانش کو قوت ملی ہی نہیں کیا تو یہ کیا ہے یا یہ کیا ہے؟ اس میں حیران نہ ہوتی "یہ کیا ہے" اور عقلمندی تو اس میں ہے ہی نہیں؟ اور پھر کہ "ایسا کہاں کیا؟" آپ ہماری بیان مروجہ مسئلہ میں جو بھی چیز ملے گی اس بات کو چھوڑ کر دیکھتے ہیں۔

(ا) اپنی 12 اقدامات میں پہلی ہر ایک کتاب کے مختلف باب کا انتخاب کر کے دوسروں کے ہاتھ میں دینا ہے۔ پہلے فکر یہ 12 اقدامات پر مبنی نسبت کی گنا، سچ سن رہی ہیں۔

(ب) آپ سے اپنے دوسروں کو آپ کی 12 اقدامات کے بارے میں کو کھول کر اقدامات اپنے بچوں کو سکھانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ضرور سکھائیں۔ کتاب میں اپنی کردار دینے اور اپنی بات کو ان میں بھی آپ کی طرح ہر دہریں گے۔

اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کا جس ترتیب سے جہان کو بنایا ہے، آپ کے لیے مناسی و جلیق کرنا قطعی ضروری نہیں۔ ان میں سے ہر قدر دلکش اور مختلف ہے اور آپ کسی سے بھی اتنا اندر نکلتے ہیں انہماکات ہو جسے کو آپ تک فلاح کا سرور اور ہر ذرات ایک پر توجہ مرکوز نہیں۔ ہر ذرات اپنے اپنے مقام اور انسانی قدر کا انتخاب کر لیں جو آپ کے نزدیک آئندہ وہاں کے دور الی آپ کے بچوں کے لیے سب سے زیادہ مہم و نقل اور قابل عمل ہے۔

لہذا اس سوال کا جواب کہ کیا سکھایا جاتا۔

مرحوم مفسر نے اور ملک میں درست تفسیر کی جائے والی بارہ بنیادی قواعد اور
مثالی قواعد اور آپ کے بچوں کے لیے آپ کی خواہشات اور اس صوبہ پہنچی ہوں۔

میں جاکر ہم نے اورج بالا حصار میں قلعہ بنایا ہے کہ پنجاب کو قلعہ اور طمان سے بچنے کی خاطر ہے۔ پہلے اندرون
قلعہ انوکھ پڑائو کا دور تھا جس کے ساتھ محلی طور پر اس دور کا حکمران شامل قائم کیا گیا۔

عملی مثال بہت کم استعمال کی جاتی تھی۔ یہ کہ جو عمل سے میں مومن کی تفسیر کیا، کبھی ہونی چاہیے
 سے نہیں کیا وہ مومن اور نہ وہ مومن ہے۔

تو وہی ایک دوست نے ہمیں ایک روز گیب واقعہ بتایا۔ جو کچھ یوں کہ میں نے اپنی وہ چھوٹی بری شکل پر نے وہی چھاتیوں وایف کُڑیا کے ساتھ خط لکھا۔ یہ وہ خط تھا جو پہنچنا کبھی نہ پہنچا۔ اس بار وہی دوست اپنے دونوں بھائیوں کے لئے اسے لکھانے سے باز نہ بیٹھا۔ اور اس کے بعد چچا کو ملنے نہ رہے۔ اور چچا میں چچا کی بات نہ اسٹوڈنٹ کے لئے کے بارے میں لکھ دیا۔ جب وہ یوں کو سمجھا جھا کہ غمی تھا۔ یقین تھا کہ ان کے ہر کچھ تھیرا ہو گا۔ واقعی اس نے چچا کو کچھ ملو دیا تھا لیکن کیا "آجوسی" میں اس نے بچے کو دوبارہ دیکھا تو وہ وہی بے کُڑے کُڑا کی سے باہر بیٹھا رہے تھے۔

آپ ج کہتے ہیں یہی عیسیٰ اس کی نسبت وہ زید و بلہ کی نسبت میں جو وہ آپ کو کہتا ہے، اچھے ہیں!

12.5

جیسے کہ عملی مشاغل، مسائل کا حل پزیر ملتا ہے۔ اسی طرح ان کے خیالات مختلف حیلہ کاروں، اداکاروں، مصور، کاتب، شاعر، نقاش، مکتوب نویس، شاعر، اور دیگر فنکاروں کے ہاں بھی ملتا ہے۔

اس کتاب میں ہم نے اس طرز کے طریقوں کو مختلف صورتوں میں بیان کیا ہے تاکہ ہر سب کے لیے اپنی

خود کی کہانیاں اور کھیل جانا مشکل ہے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ بہترین طریقے وہ ہیں جو ہمارے ذہن میں اس وقت آتے ہیں یا اس صورتحال میں وضع ہوتے ہیں جب ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس موضوع طریقے کے بارے میں سوچنے کے لیے جو چیز جاریہ کرتی ہے وہ یہ ہے ایک واضح مقصد ملے کہ یہ۔ انسان ہمیشہ اس وقت زیادہ بہتر سوچتا ہے جب اس کے سامنے کوئی مقصد ہوتا ہے۔ جیسے کہ اپنے بچوں کو کھانے کے لیے کسی خاص اخلاقی قدر کا انتخاب کر لینا اور ایک ماہ میں اس کے اندر وضع کرنے کا مقصد ہے کہ سوچنا۔ یہی لیے ہم نے اس کتاب کے بقیہ مواد کو ابواب میں نہیں بلکہ مضامین میں تقسیم کیا ہے۔ آپ ایک وقت میں ایک اخلاقی قدر پر توجہ مرکوز کریں اور سال کے ہر مہینے میں ایک قدر کھانے کا جوف کے کرتائے پڑھتے جائیں۔ جب سال بھر میں آپ نے اخلاقی اقدار کھانے کے عمل کو کھل کر نہیں تو کھلے پس دوبارہ سے آغاز کریں۔ آپ کے بچے آئندہ ہر ایک سال ایک نیا سوچنے ہوں گے اور اب ہر اخلاقی قدر کو ایک مختلف درجے (جول) پر چکھنے کے لیے تیار ہوں گے۔

جب ہم ۲۰ مارچ کے لیے ایک خاص جوف مقرر کریں۔ ایک مخصوص ”قدر“ کا انتخاب کر لیں جو ہم اپنے بچوں کو ملانے اور اس پر اس بات کو زور دینا چاہتے ہیں۔ اور چاہیں اسے سمجھانے کے لیے کئی طریقوں کا بھی پتہ ہو تو خطاب ہے کہ ہم اس بات کا جواب دے سکتے ہیں کہ ”اخلاقی اقدار کیسے تعلیمی جائیں؟“

ایسے خاص طریقے اور مبادیات موجود ہیں جو اخلاقی اقدار کھانے کے لیے انتہائی ماسٹر اور موزوں ہیں۔ نیچے ان میں سے چند جوف سے واقفیت حاصل کرتے ہیں کیونکہ یہ ”تجدید و ترقی“ پر مبنی مختلف ”مضامین“ ہیں۔ ہمارا استعمال کیے جائیں گے۔

”نانائک“ اور مختلف قسم کے ذہنی کھیل

ہم یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ ”ان سے بچوں کو سوچنے میں سے کہ وہ خود کو حقیقت مختلف صورتحال اور حالات میں پائیں اور مختلف قسم کے طریقوں اور برتاؤ کے نتائج اور اثرات کو ”والیج“ کریں۔

تصورات کے حوالے سے جدول خیال

اس کے تحت ہے مختلف اصول اور اخلاقیات کے تصور۔ کہ ۲۰۔ میں اپنی ذہنی استطاعت کے مطابق بات کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی ذہنی اور صلاحیت کی تعمیر کے لیے ”اورست“ بات کرنا سمجھتے ہوئے ”بچوں“ کی مدد کرتے ہیں۔ تحقیقات کے ثابت کیا ہے کہ اخلاقی اقدار اور اقدار کے ساتھ ”مشکو“ میں گزارے وقت ہمارے راستے متعلق ہے۔ جوں جوں ہم بچوں سے جدول خیال کرتے اور انہیں تربیت دیتے ہیں۔ ہماری اپنی اقدار و جہ سے ہم۔ بچوں میں کھلے ہو کا اثرات کو پہنچاتی ہیں۔

تعریف کے ساتھ پہنچو

یہ وہ اصل ایک ایسے طریقہ ہے جس کے ذریعے با اخلاقی طرز عمل کو مستقل اور شعوری عادت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ ذریک "تفکیر" سے بہتر مرگ پر ایک بار چڑھا دیا کہ کر سے دوبارہ زندگی ملے تو کس چیز کو چرنا چاہیے گا۔" میں زیادہ تعریف تو صرف کروں گا۔" اس کا جواب تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ناکامی سے حالات تبدیل نہیں ہوتے۔ اس سے ندامت پیدا ہوتی اور انسان کو نئے فی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اصل تبدیلی یوں کو اچھا کام کرنے سے نکالنے (احساس دلانے) اور پھر ان کی تعریف کرنے اور اس طرح کے طرز عمل کی توسل، فزائی کرنے سے آتی ہے۔

ایک اقامتی سہارا میں نے انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا تھا ایک انجینیئر کا اپنے ۱۰ سالہ بیٹے "جوہان" پر ڈالی تو اس کا اس پر ہر ایک کرپہ بٹا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟"

"کچھ نہیں پایا"

"تحقیق ہول رہے ہو؟"

"جی ہاں"

میں نے انہیں انہار پر نظر میں مرکوز کر نہیں کر سکا۔ اب نہیں کی طرف نہیں تھا بلکہ میں حزمیہ روز کے واقعہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ بیٹا نہیں کے نہیں کے دوران جوہان کی ایک ہم عمر کا اس فیلو نے اسے غراب کا ذکر کر دیا کہ وہ اس طرح سے کہتا تھا اور یہ ہے خیال کے مطابق وہ اس وقت سے ہی کچھ چپ چپ رہتا تھا۔ غالباً اس نے سرنے دوستوں کے اپنی جملے کے سامنے ہونی اس سبب سے کہ اس کا اس پر بٹا ہوا تھا۔

میں نے انہار ایک طرف دیکھا اور جوہان کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر میں بٹھا ہوا تھا۔

"تم کو یہ بتا دینا میں رات کو سوچ رہا تھا کہ تم کتنی چیزوں میں نیچے معمولی صلاحیت رکھتے ہو۔"

"ہاں۔" لیا جس میں وہ ہے کہ تم دوسرے بچوں کے ساتھ تم کو درمیان پر تار کرتے ہو؟"

اس کے بعد میں اسے دو بہت سی باتیں کہنے لگا جن میں وہ پہلی بہت اچھا تھا ان باتوں کی فہم سے میں چھوٹی چھوٹی نام معمولی باتیں کہیں جیسے "نئے بچوں کو سنا" "نکلیں صاف لیجے میں پڑھنا" اور باقاعدگی سے ریش ریش کرنا وغیرہ۔ جوہان کی فہم دینی میرے کچھ عرصے دیکھتے

کا فوہ ہو گئی۔ اس کے تاثرات بدل گئے اور چہرہ جھٹک کر نے لگا۔ اس کی آنکھوں میں بھی
چمک آگئی۔ اس تعریف نے جیسے اس کی ساری فسر دہی کو جذب کر لیا۔

”ایسا؟“ جیسے گھٹے ہیں۔“

”کم نصیب بننا۔“

”وہ چیزیں پاپا جن میں میں بہت اچھا ہوں؟“ وہ انہیں بیٹھ کے لیے محفوظ کرنا چاہتا تھا، تاکہ
سب کو اتار سکے کہ وہ ان صفات کا مالک ہے۔

”کہیں نکلیں؟“ میں نے اس پاس کا مذاق کر کے تو نے ہج ہج۔

جو وہ نے بھی اچھا اچھا گوروڑاٹی ٹھرا سے کرے۔ میں کوئی ایسی چیز نکھائی نہ دی جس پر وہ
اپنی ٹوئیاں لکھ سکتا۔

”یہاں؟“ وہ اچانک ہوا۔ ”یہاں میرے ہاتھ پر لکھ دیں، اپنے قلم سے میرے ہاتھ پر لکھ دیں
کہ میں کن باتوں میں بہت اچھا ہوں۔“

اور میں نے کیا ہی کیا اور بیٹھیں جائیں اس نے اس وقت تک ہاتھ نہیں دھونے بس تک کہ
اس کی ماں نے اسے نکال کر لیا۔

اعترافی انعامات، اعزازات

انعامات، اعزازات اور ایسی ہی دوسری اصطلاحات پر مبنی اعترافی اشیاء جو اچھے کام کی تعریف کے ساتھ
مراعاتی قدر پر مبنی مستحق ہر باعمل کا سبب بن جاتی ہیں۔ مختلف قسم کے انعامات کے ساتھ (ایک ایسے گئے ہند
کے دوران کسی خاص اخلاقی قدر کے سوا لے سے بہت اچھی کاوش کرنے کے سلسلے میں دیا جائے گا) آپ خاص
انہ میں بھی شامل کیا جاسکتے ہیں جو نہ صرف باہمی گفتگو کا ایک دلچسپ موضوع بن کر بچوں کو اس اخلاقی اقدار کی طرف
مائل کرنے کا بہترین سبب بھی بن سکتا ہے۔

”دورہ“، ”تجربہ“، ”سرفراز“، ”جیسے طریقہ کار اپنا کر والدین نہ صرف بچوں کے کردار کی درستگی کا کام لے سکتے
ہیں بلکہ سزاؤں اور تنقید جیسے نفی جھگڑوں کی بجائے ان طریقوں سے مثبت طور پر بچوں کو اخلاقیات سکھانے کی
یاد دلائی کر سکتے ہیں۔

ذہن نشین کرانا

اس طریقے میں والدین اپنے بچے کو جملوں یا مقصد قروں کو جو کسی خاص اخلاقی قدر کو ظاہر کرتے ہوں
بچوں کو ذہن نشین کر سکتے ہیں۔ یہی اچھے تصور کو بچوں کے ذہن میں پہنچانے کے ذریعہ ہے

اخلاقی قدر و راس کے برخلاف انجام

یعنی یہ بتایا جائے کہ کی چیز انسان کے کام آتی ہے اور کس سے سے تکلیف بخشتی ہے۔ بچوں کو براہِ اخلاقی قدر کی امت چیز کے بارے میں آگاہ کر کے آپ "مخالف سمت کے نشان" کا ترجمہ بچوں سے پوچھ سکتے ہیں کہ کیا چیز تکلیف دیتی ہے اور نمایاں کے کام آتی ہے۔ اس طرح بچے میں یہ حساسیت پیدا ہوگا کہ اسے اس چیز کو پانا چاہیے جو انسان کے کام آتی ہے۔

ثابت طرز عمل کا اقرار منطقی طرز عمل کو نظر انداز کرنا

بچے توجہ کے ساتھ منطقی ہوتے ہیں۔ اور ان پر یہ رہتا ہے کہ والدین ان کی منطقی باتوں پر تربیت توجہ دیتے ہیں اور اس کے بدلے جس شخص کا ان کا اور تنقید کرنا، اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ اب کو ان کی انجمن باتوں کو نظر انداز کر دیجے ہیں۔ ہم "مخالف باتوں" کو چھوڑ دیتے ہیں اور ساری توجہ کلمہ باتوں کی روشنی میں طرف مبذول دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسی بات دیا جائے اور نہیں سمجھیں گا کہ اسے ہر سبب بخرا تا ہے۔ یعنی اس طرح انسان کی زبانوں کو نظر انداز کرنا ثابت اور تنقید کرنے پر خاص توجہ دیتے ہیں اسی طرح ان کیا اچھے کاموں کو خاص توجہ دیتے۔ ان کی فیصلہ افرونی کرے پر بھی اعلان کیا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے جاپان میں یکایک کے دوران مجھے ایک ایسی مثال دیکھنے کو ملی جو میرے خیال میں تمام والدین کے لیے باعثِ تحذیر ہے۔ یہ منطقی طرز عمل کی بجائے ثابت برتاؤ اور توجہ دینے کی زبان۔ اسے منطقی مثال تھی (یہ شاید ایسی بات ہے جس میں مشرقی ممالک کے والدین مغربی ممالک کے والدین کی تربیت واضح طور پر آگے دکھائی دیتے ہیں)۔

میں اپنی باتیں کا ذکر کر رہی تھی۔ واقعی ایک جاپانی خاندان کے کلمہ کتاب پینے کی غرض سے کیا تھا۔ بچے چائے پاتھون خانے اور ان کو انھوں نے مجھے اندر بلا دیا اور جب ہم دھیس نہ رہے تھے تو چائے کے پھونکے گئے تھے چائے چائے اور وہ کلمہ شروع کر دیا۔ ساتھ ہی ان کا حیا سکرت نما لباس بھی کھینچ کر گلے میں لے آیا۔ خاتون نے اسے منطقی طور پر نظر انداز کرتے ہوئے مجھ پر توجہ مرکوز رکھی۔ چھوٹا لڑکا سڑک لگتی تھا اس کے ساتھ ساتھ اس کے پاس کی اس نے اسے اٹھایا۔ کلمہ مجھ سے باتیں کرتی رہی۔ اور ساتھ ساتھ اسے کلمہ اور اندر داخل کر اسے دوسری طرف بٹھایا اور دروازہ بند کر دیا اس کے ساتھ ہی پیسے معاملہ ختم ہو گیا۔ چند ہی لمحوں بعد ہی وہ باہر سے رستے پاس آیا اور احتیاطی سوچا کہ انداز میں اپنی ماں کو بلا دیا۔ اس بار اس نے

مگر ہم سب نے کچھ نہ کچھ سیکھا اور ہم نے آئندہ ”مسیحوں“ کے لیے نئے ورنی تیار کی کرنی ہم (یعنی میں) اللہ اور رچنے والے بچوں کو بتایا کہ اللہ ان کے لیے معنی میں اور نہیں لے اللہ ان کے بارے میں آگاہ کیا جو ہم انہیں پورے سال میں سکھانے والے تھے ہم نے بچوں کو جس قدر ممکن تھا وہ شیخ اور براہ راست بتانے کی کوشش کی کہ ہم انہیں اللہ اور اس لیے سکھانا چاہتے ہیں کہ انہیں مکمل یقین ہے اللہ اسی وہ چیز میں ہیں جو انسان کو خوشی دیتی ہیں۔ ہم نے انہیں یہ بھی بتایا کہ اخلاق کیا ہے یہ ہیں کہ ہم ”اچھے کام“ کریں اور اپنی اللہ اور پر عمل پیرا ہیں۔ ہم نے انہیں ارستو پر مشتمل، اے کا یہ قول بھی بتایا کہ ”اچھا اخلاق وہ ہے جو بعد میں خوشی لے اور غیر اخلاقی پن وہ ہے جو بعد میں برا محسوس ہوگا“

نہذا

تجدد اللہ اور نیسے سکھائیں؟

ان طریقوں کی مدد سے جو اس کتاب میں موجود ہیں۔

اور ان طریقوں کی مدد سے جو اپنے بچوں کی تربیت کرتے اور انہیں بہ ماہر بنی خاص قدر سکھاتے ہوئے آپ کے ذہن میں آئیں۔

یاد رہے ہر ماہ میں ایک ”انعام“ اس بچے کے لیے رکھا جائے گا جو اس ماہ میں تمام قدر سکھالے سے بہترین طور پر پیش کرے گا۔ (ہم نے اس طرح کا کاروبار بچوں کے اخلاقی اور تعلیمی شعبہ میں استہلاکی سوشل پابا۔)



خود سے متعلق اخلاقیات

ایمانداری

دوسرے لوگوں کے ساتھ ایمانداری، اداروں کے ساتھ معاشرے کے ساتھ اور اپنے ساتھ ایمانداری۔ وہ اندرونی قوت و اعتماد جو کچھ پائی، قابلِ احترام دہونے اور پاکر دہونے سے حاصل ہوتی ہے۔

ایک روز گھر کے پورچ سے آتے ہوئے، میں نے راستے میں ایک بلب کے شیشے ٹکڑے سے پڑے پائے میں سے قریب ہی کھڑے ۹۹ سالہ جرنی اور اس کے دوست پیپ سے دریافت کیا کہ کیا انہیں اس بارے میں کچھ پتہ ہے۔ پیپ نے جلدی سے کہا: "نہیں تو!" ہوش نے اس کی طرف دیکھا: "کچھ بڑا دیا، پھر آگے آکر پیپ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ۹۹ کچھ نہیں ہوتا، کچھ جانیں تھے۔" پھر وہ مجھ سے مخاطب ہو کر بولا: "اسکے بال بلب سے جا ٹکرائی تھی، ڈیڑھ سو فی ایم او اسٹ صاف کرنے والے تھے مگر بھول گئے۔" پیپ، میں کو اسے "ان لے آتا ہوں۔"

میں، اندر گھر سے میں چلا گیا اور جب وہ کرچیاں صاف کر رہے تھے میں نے تھوڑی کے پاس کھڑے ہوئے سنا: "تم نے ایک چیز سیکھی ہے" جوش اپنے سے ۱۰ سالہ بچے نے پیپ کو بتا رہا تھا: "آپ سچ بول، وہ بھوت بولنے سے کہیں کم مسیبت۔" تکلیف اٹھاتا پڑتی ہے۔"

رچرڈ

بچوں کو ایمانداری سکھانا اس کام سے انتہائی مشکل کام ہے کہ وہ ہر روز اپنے اور گردنی دنیا میں بے ایمانی کی مثالوں کا عملی مظاہرہ دیکھیں گے۔ تاہم آپ کی ذاتی مثال اور اپنے بچے کے طرز عمل پر مستقل رد عمل ظاہر کرنا، آپ کے بچے پر بھرپور اثر انداز ہو سکتا ہے۔ آپ کی اپنی مثال کے علاوہ ہم یہاں دوسرے طریقے بھی بتانے جارہے ہیں جو بے حد مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ طریقے (۱) باب میں باہر ہاتھ دھو، (۲) جوش کیے گئے ہیں۔ پہلے جسے میں نے ہر عمر کے بچوں کے لیے "بھول گئے" کا نیا لائن "خیر، ہم کی ہے اس کے بعد پری سکول عمر کے بچوں کے لیے "بھول گئے" بیان کیے ہیں۔ جیسے کہ مرطبی میں انٹرنیٹ کی سطح کے بچوں کے لیے "بھول گئے" مرطبی میں بلوفت کی مر

کو پہنچے والے بچوں کے لیے مؤثر طریقے بیان کیے ہیں۔

جزل گائیڈ لائن:

- ۱۔ آپ خود اپنے بچوں سے مکمل ایمانداری سے پیش آئیں۔ اس سے انھیں یہ پتہ چلے گا کہ اصول کس قدر قابل عمل ہیں اور وہ اس کے لیے آپ کی مستقل مزاجی کو پہچانے لگیں گے۔
 - ۲۔ آپ ان کے سوالوں کا صحیح اور حقیقی جواب دیں تا وقتیکہ ان کا سوال حد سے تجاوز نہ کرے تب بھی انہیں آسان الفاظ میں اور ایمانداری سے بتائیں کہ آپ ان کے سوال کا جواب کیوں نہیں دیں گے۔
 - ۳۔ ان کے سامنے ٹیلی فون پر ”بھونٹے سونے بھونٹ“ بھی مت بولیں۔
 - ۴۔ اور انہیں بھی اپنے لیے بھونٹ بولنے پر مجبور نہ کریں (کہ ”سیری می یا ایو ٹھہر رہی ہیں۔ حالانکہ آپ گھر پر موجود ہیں)۔ ان کے سامنے بالآخر میری نہ کریں۔
 - ۵۔ ان چیزوں کو کرنے کی جھولی دھکیلیاں نہ دیں جو آپ کرنے کا حقیقہ اور انھیں نہ کھتے۔
- تعریف اور موقع کے ذریعے ”اڈسرفو آٹاز“ کر دیں گے۔
- اس طرح بچوں کو سچائی کو پہچاننے کا فوری دوسرا موقع میسر آتا ہے۔ اچے بچوں کو جھوٹ بولنا ”پکڑنے“ کی فکر میں نہ رہیں۔ بلکہ اس کی بجائے ”انہیں سچ بولنا سیکھیں“ اور اس کے لیے ان کی تعریف کریں۔ اگر وہ کچھ ایسا کہیں (یا کہنا شروع کریں) جو آپ کے نزدیک سچ نہیں تو ان کی بات کاٹ دیں اور کہیں: ”جینا ایک منٹ کے لیے غور کرو۔ یاد کرو کہ سچ بولنا بے حد ضروری ہے۔“ پھر انہیں دوبارہ بات شروع کرنے دیں۔
- نتیجہ سے آگاہ کریں:

اپنے بچوں کو ایمانداری اور بے ایمانی سے پیش آنے والے حالات اور نتائج سے آگاہ کریں۔ ایسی صورت حال اور واقعات کو (حقیقی زندگی میں، ٹی وی وغیرہ پر) تلاش کریں جن میں لوگ بے ایمانی کے مرتکب پانے گئے ہوں۔ پھر ان کے عمل سے ہونے والے نقصان (اس شخص یا ادارے کے حوالے سے بے رحم کو دیا گیا ہو یا نقصان پہنچایا گیا ہو) سے بچوں کو آگاہ کریں اور ساتھ ہی بے ایمانی کرنے والوں کے انجام کے بارے میں بھی بتائیں۔ اسی طرح ایمانداری کے واقعات اور عملی مثالوں کو تلاش کریں اور ان کے مثبت پہلوؤں اور نتائج خصوصاً ان سے حاصل ہونے والے دیر دیر لی سکون، اعتماد اور خوشامحاشی کے جذبات سے بھی بچوں کو آگاہ کریں۔

پری سکول ٹرکے بچوں کو ایمانداری سکھانے کے طریقے

مثالوں پر مبنی نہیں کے ذریعے

پوچھل گچھل بچوں کو ایمانداری کے معنی سے واقفیت دینے اور ان کے اپنے اندازوں کے ضمن میں بے حد مفید رہت ہو سکتا ہے۔

اس کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ پہلے بچوں سے پوچھے "کیا تمہیں پتہ ہے کی یا ہونا سے اور ہونا کیا ہے؟" فوراً سمجھتے ہیں کہ میں پتہ ہے یا نہیں۔ میں تم سے کہہ چکا ہوں گا کی اور تم بتانا کہ وہ کتنی سے (کی نہیں ہے)۔ اس کے بعد بچوں سے کہل سناؤ اور عام فہم تھائی کے حوالے سے معائنات کرنے شروع کریں اور پھر رویوں کے متعلق بچوں میں اس طرف معائنات کا رخ موڑیں مثال کے طور پر:

1۔ آج کا رنگ کتنا ہے (بچے جواب دیں "جی نہیں ہے")

2۔ (پانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھئے) کیا یہ پانی ہے (بچے جواب دیں "جی ہاں")

3۔ کیا یہ میں (بچوں سے کہائی ہوئی ہیں؟)

4۔ ہمارے گھروں سے دیکھتے ہیں؟

5۔ ہمارے گھر کی دیوار سے ماگھتے ہیں؟

6۔ سرخیاں دودھا رہتی ہیں؟

7۔ کسی مردان سے دوستی کاں کرنا نہیں، بلکہ نہیں! میں نے اپنے نہیں سمجھا۔

8۔ کوئی ٹھکانا ہے۔ یہ فکس پڑا نہیں اور کچھ نہیں! میں نے اعلیٰ فکس پڑا نہیں!

9۔ جب بچے کو آغاں اور مادہ سے سوالوں کے ٹھیک جواب دیں تو انہیں کہیں "جی نہیں تو کوئی"۔ سب دہا ہے۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ جب کوئی ایسی بات کہتا ہے تو وہ کس کو کہتا ہے؟ کیا کہتا ہے؟

10۔ جب "میں تم سے کہہ رہا ہوں" کا اور کوئی دہا دے تو کہہ دو کہ "جی" اور اگر کچھ نہیں ہو تو کہہ دو "جی نہیں"۔

11۔ "میں پرچہ ہے" کہیں اٹھائیں اور کہیں "مجھے یہ نہیں ہے"۔

12۔ کسی دوسرے کو تھوڑی سی لٹائی کے لیے کہیں "جی" اور پھر کہیں "میں نے ان کا اٹھایا نہیں بلکہ تھوڑا سا ہے"۔

13۔ ایک مچھلی کا احتمال کریں جو آپ سے کہیں "میں نے اٹھایا نہیں"۔

یہ پانچویں حج ہوا۔ بھٹ بڑے سے کیوں بہتر ہے؟ اگر اس کا سبب توجہ نہ مل سکے تو اصل میں یہ بات حق
 نام کی لکھی گئی ہے اس کا پتہ چل سکتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو سچ ہی ہے اور یہاں پر اس کا سبب نہیں ہے۔
 موصوفہ کی طرف سے، اچھا ہی ہے و شامت کریں۔

یہ طرہ کے کام چوں میں ایماندار کی وہ بات ہے کہ اس کے لیے وہی ہے اور وہی ہے۔
 ہر ایک کی طرف سے اس طرح کے کام میں ہر ایک کے لیے ہے۔ اس پر نہیں توجہ ملتی ہے۔ وہ ثابت طور پر
 توجہ دے (تاریف و توصیف وغیرہ) اور اس کی طرف سے اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں زیادہ دیا گیا ہے۔ کہ اس کا سبب اس کی طرف سے اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 قبول کرتے ہیں۔ اس پر یہ بھی نہیں کہ یہ نہیں ہاں میں توجہ نہ دیں۔

چنانچہ جب یہ سبب ہے سچ سمجھتے ہیں تو اس کی طرف سے اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا

ہم نے اپنے بچوں کو ایماندار کی طرف سے اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 ایماندار کی طرف سے اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا

اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا
 اس میں کہ اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا سبب ہے۔ یہاں پر اس کا

جدید فی آئینہ کی ایمانداری سچانے کے لیے کھیل:

اس کے ذریعے نئے نئے لوگوں کو یہ پتہ چلے گا کہ مختلف قسم کے جذبات کی وجہ سے ہر سب تو پیش آنے والے واقعات ہوتے ہیں اور یہ کہ چیزیں تو محسوس کرنا اور دوسروں کو اپنے محسوسات سے جانی آکاؤ کرنا ایسی بات ہے جو کوئی شخص یا ایمانداریات (ان کے) میں سے بہت سے اشتباہ اور تھیں (دوسروں) کسی خاص چیز کی طرف اشارہ کر کے بچوں سے پوچھیں: "کیسے یہ نظر آتا ہے؟" (یعنی خوش ہے ناراض ہے یا بھلا اس لیے) اور پوچھیں: "دو ایسے یوں نظر آتا ہے" (یعنی دو خوش ناراض یا ناراض یوں سے)۔ اس کے بعد پوچھیں: "کیا اس حالت سے نظر آتا؟" (محسوس کرنا) جیسے یہ محسوس کرنا ہے یا غلط؟

بچوں کو ان سوالات کے جواب دینے میں تھوڑی بہت مدد بھی کریں۔ مثلاً جذبات (خوش ناراض یا) اس انصاف کو بچہ سنے اس کی صورت اور بات سنانے اور یہ دے دینے میں کہ ایسا نظر آتا ہے۔ دوسروں کو بتا دینا یہ کہنا نصیب ہے یا نہیں بچوں کی تھوڑی مدد کرتے ہیں۔

بیمعنی سچ کے بچوں کے لیے طریقے

سچ سے آگاہی کا کھیل

یہ کھیل بچوں کو سمجھانے میں مدد کرے گا کہ یہ خود ہی کے حوالے سے حقیقت سچ ہے یا حقیقی کے حوالے سے سچ ہے۔

بچوں کے ہاتھ کا رڈ کا کھانے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیں۔ اب ان دونوں کا رڈ کا کھانے پر ایک ہی کامیابی مختلف صورتیں ایک ایک کر کے کریں، یعنی ایک کا رڈ کا کھانے ایک صورت لیں اور دوسرے کا رڈ کا کھانے ایک صورت لیں۔ ان صورتوں میں سے ایک ایک انداز میں کریں جو دوسرے کا بھائی پر۔ اب ان کا کھانے یا کھانے کی باتوں پر بات کریں کہ کسے لکھیں کہ سچ یا جھوٹ ہے۔

اسے ایک فیملی کی صورت دے لیں اور بچوں کو صرف دونوں میں سے ایک کا رڈ کا کھانے کی سہولت (ان کے) کامیابی اور ایک ایک صورتیں کریں اور کہتے ہوئے ان سے پوچھیں کہ وہ ان میں سے کون سا رڈ کا کھانے اختیار کریں گے۔ مثال کے طور پر:

پہلا: (بائیں کی جانب)

آپ سنو پر چڑھ کر کھاتے ہیں اور غور سے ملاحظہ آپ کی ٹریڈ کی چیز کو پیسے بھرنے کے حساب سے کافی زیادہ پیسے لائیں۔ یہ سچ ہے۔ آپ سے سنو کی زمیں کی ٹھنڈی کچھ کرنا دیتے ہو

اور پاس ہی موجود اور — سطور پر پانچ سو زیادہ ملنے والے جیسوں سے اپنی سانگیں کے لیے نیا پینڈر گرپ خریدتے ہو۔

دوسرا کارڈ (دوسری سائیڈ)

آپ کو پتہ تھا کہ پیسے آپ نے کس جگہ سٹور اے کی غلطی سے آپ کے پاس آئے تھے۔ آپ کو یہ سوچ کر ہلاکت ہو رہی ہو گئی ہے کہ سٹور کے کارڈم کو بھی نکلنا اوس سے وہ پیسے دینے چاہیں گے۔ جب کہ آپ اپنی سانگیں پر ٹھوس کام کا پینڈل گرپ آپ کو دے گا آپ نے بلائی کی تھی۔

دوسرا کارڈ (ساتھ کی سائیڈ)

جب سٹور کا کارڈم آپ کو دیا آپ کو یاد آئے کہ یہ سٹور ہے تو آپ اس کے پیسے لوٹا دیتے ہو وہ آپ کا شکریہ ادا کرے گا۔ مگر جب آپ سٹور سے واپس آئے تو آپ کو خیال آئے کہ ان جیسوں سے آپ سانگیں کا نیا پینڈر گرپ خرید سکتے تھے۔

دوسرا کارڈ (دوسری سائیڈ)

آپ کو یہ سوچ کر اپنے اندر ایسا احساس اور قوت محسوس ہوتی ہے کہ آپ نے ایمان داری کا مظاہرہ کیا۔ آپ اب سانگیں پر بیٹھے ہو آپ کو یاد آئے کہ ان سانگیں کے لیے نیا پینڈر گرپ چاہیے مگر آپ کو یہ بھی یاد آئے کہ آپ نے ایمان داری کا مظاہرہ کیا تھا۔

تیسرا کارڈ (ساتھ کی سائیڈ)

آپ کو کسی میں بیٹھے ایسا مشکل امتحان دے رہے ہو جس کی تیاری تو آپ کو یہ نہیں رہا۔ آپ کے قریب بھی لڑکی کا عام سوال آتے ہیں اور آپ اس کا ہر بھی جواب دے سکتے ہیں۔ یہ پتہ چلے کہ آپ کو جو سوچیں گے اس کے سچے سے نقل کر دیتے ہیں اور نتیجتاً امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کر لیتے ہو۔

چوتھا کارڈ (ساتھ کی سائیڈ)

آپ کی تیار شدہ نمونہ بہت زیادہ اچانک ہے اور آپ نے اسے یاد میں محفوظ کر لیا۔ یہ بھی آپ اپنی

انکس سرفا پنے جیرو پر گھڑ رکھے اور اس میں تل لکڑی کی پوری خوشتر لگاتے ہو۔ بد قسمتی سے ٹھیکے میں اس روڑا پ کو C ٹرکڈتا ہے۔

وہی طرح ہے۔ وہ بھی اپنے گناہ تیار کریں جو آپ کی اپنی سہولت اور آپ کی اپنی اجتماعت سے مطابقت رکھتے ہوں۔ کسی نے اپنی جگہ پر مشتمل کسی تعلیماتی حق کو بھی تو پھوٹا اور طے میں حق کاغذ کو بڑا دلوا دیا۔ والدین سے زیر نگرانی، طالبان دوستوں اور مختلف سرگرمیوں میں جو لڑائی سے مشغول ہو کر رہا کریں۔ یہ خصلت بچہ، لڑکھانے کے بعد بچوں سے چھوٹی طرح کے سوالات کریں۔

”کہ کوئی شخص نے ایمانی کر لے اور پھر بعد میں اس پر چبھتا ہے تو اسے لیا کرنا چاہیے“ (۱۰۱)

9. یگانہ امریکی ہمسایہ

[illegible]

۱۰. ڈیپریسایو اعصابی کے کچھ علامات:

[illegible]

پندہ بھروسہ میں ہیں انھیں سے ماناؤں ہوئے تو آپ دیکھیں کہ کہ حلقہ گردشِ باطن کے مقابلے میں اپنے طرزِ عمل زیادہ بہتر بنائے اور زیادہ سے زیادہ ایمانداروں کے کام کرنے کی جستجو کرنے لگیں کہ تاکہ اس بے باک اور بے حیثیت نہیں۔ اس طرح کی سوچ اور کوشش اور پھر اس سوچ اور کوشش کا مقابلہ (اور اور یا کسی بھی اور صورت میں) اور اصل ایمانداروں کو غلط عمل سے اور غلط رویے سے۔

کہانی "زاعنہ کا چھوٹا جھوٹا"

اپنے بچوں کو اس بات پر آمادہ کر دے کہ کسی ایک جھوٹے دوسرے جھوٹ کی دہاڑا مارا جائے اور ان سے کہیں غلط فہمیاں نہ پھیل جائیں۔

[illegible]

بارہوی حالت بہت خراب ہو گئی، اور مکی سے جانوروں کے ہسپتال کے نہیں۔ زراہل بھی سہ ماہی تھی۔ ”میں نے
 کو یہ بتایا ہے“ کا اتر سے پوچھا۔ ”میں نے نہیں پتا“ زراہل نے بولی۔ (زراہل اور جوت تھے بے مال، گھمراہ، انہیں سچ بتا دیتی
 تو مکی اور زراہل جانتے کہ اس کے پیچھے جھوٹ والا قمار لگانا اتر کے تہا“ ان کے یہ صرف ایک بڑی بھائی تو ہم اسے
 اپنے ایک اور بھائی سے کہیں۔ یہ مگر وہ کہتا ہے کہ یہ بھائی بھی راجہ عیسویس کے لیے نہیں تو پریشان کرنا پڑے گا۔“
 اب زراہل نے فیصلہ کیا کہ اسے جاتا چاہیے دو بھائی ”بھائی“ جوت جانتے ہوں کہ ہمارے بھائی
 کھائی ہے اور میں نے جانا تھا انہیں کھانا دیا کہ ان کو کوئی دیا تھا اور اب میں انہیں بھوت نہیں کہوں گی۔ یہ کہہ کر
 یہ جھوٹ بولو تو مکی اور جوت بولنے لگے۔ ”اگر میں“ زراہل نے روئے کئی گھر اس کی مٹی نے اسے بہت بچا دیا اور
 زراہل نے جانا اور ان کو کیا کہ دو سہ ہسپتال کے ہوئے۔

(نوٹ: کتاب کے بارے میں آج کل کی طرح ایک یا زیادہ نسخوں کی کوپیوں میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں جو اس ماہ میں)

قدح کے حوالے سے ہوں گی۔ جو طبعی غریبی طبع کے بچوں کے لیے لکھی تھی جس پر انہیں نخرے پہنچے اور طاقت کی مر
نویہ پہنچے والے بڑے بچے بھی لپسپ پائیں گے۔

اشاروں کا تفصیل۔

یہ تحلیل بچوں کو اپنے گور اور اسرار کے اندر ایماندارانہ جذبہ بات پر کھٹکتا ہے جس دور سے نکلا اور ساتھ ہی وہ اس کے
3۔ بے یہ بھی جان سکیں گے کہ ان جذبہ بات کو محسوس کرنا اور ان کے بارے میں بات کرنا درست نکلتا ہے۔

اس تحلیل کا مرکز درجہ دوم کی بات ہے کہ اصل میں درج تمام جذباتی صفات میں سے جو ایک کو چھوڑے۔ نہ کارام
نکھ لیں۔ اس کے بعد تمام کارڈوں کی ترتیب۔ یہی مرتبہ اس میں اور آج سے ہم قرآن میں سے پوچھ کر کارڈ تحریر
کروں۔ اب سب وہ باتیں کہ اس قدر کے پاس درکار آج سے ان پر لکھے جذبہ بات کی اثراتی حرکات
(جسمانی یا چہرے کے تاثرات وغیرہ کے ذریعے) کو پہچانیں سیکھنے کے اندر پیش کرتے ہیں۔ اس سے صحیح طور پر
جذباتی دکائی پیش کرنے والے نوآئی کی بات تو پیش کریں۔ سب سب لوگ اپنے حصے کے کارڈ پر جذبہ باقی
مکان پیش رکھیں۔ ان کے کارڈز دیکھیں گے کہ جو باتیں انکی طرف سے تھیں ان میں۔ پھر وہ سب افراد
میں اپنی بات کا کارڈ ترتیب کریں۔ اور ان میں مل کر وہ باتیں جن میں سب ملے۔ ان باتوں کو پیش کریں۔

ان سے یہ حکم کہ وہ آخر پہنے یہ سیکھ لیں گے کہ ان میں اپنے محسوسات میں جن کا جو راز اور دوسروں کے
محسوسات و چیلنج کے اور دونوں کے بارے میں ان تھامی سے بات کرنے کے لئے ان کے ہاتھ میں ملے گی۔

اصل میں کارڈز پر جو باتیں لکھی جائیں گی ان کی باتیں ہی ہوں گی۔ اب ان میں اپنے تعجب
اور وہ جذبہ بات یا محسوسات بھی شامل کر سکتے ہیں۔

پیرائے والی	دوم	نرمند	پرسنج
مہربان	احقر ہے	نہرہ۔ نہرا	خوش و اند
موجزیت پسند	تھو	پاکوئی	دانا
مسلمانانہ	آجیدار	پتہ کتب	معاوضہ کرنے والا والی
دیکھ دار	مستحسن	مہم تو	پچھلی دھما
حساس	دوستی نہ	قیمت مند	شریفان
ہوشیار	آزاد	روشن	مست
پاک ہے	عزت کرنے والا والی	قابل احترام	تذقیف میں ہونا
مظہبی	بھوت پرستی	معاذ	صدمہ محسوس کرنا
ناراض	غیر امن	قاضی اعظم	داد

نوازش مند	حق	بیوقوفانہ	ناراض
خود پرست	صاف واضح	چنی	آکٹانہ
آلودہ	معافی کا نثر و نثر مند	انسانی پریش	پیشانی
انچھوڑ	بدلتا	بے کسی	بزدلانہ پن

بڑی عمر کے بچوں کے لیے سوشل طریقے

بے نیکی کی: قتل، مار مار کر۔

میں قسم کی: کتہہ ہمارے کچھ کوئی ہماری اور ہے ایمانی کے حق کو وسیع منہ ظہر میں سمجھنے میں مدد سے نکلتی ہے۔
آپ ان (بچوں) سے کہیں: "بے ایمانی کی واقعی برکتی آسمیں ہیں۔ تو دیکھتے ہیں انہیں ان میں سے کسی
قدر بڑا کہ ہے۔" آپ کی تصویر کی اصول ان اور مدد سے اپنے اہل میں ہر حق الزمر میں سے بہت سی
خواہ ہیں۔

۱۔ حکمان میں نقل

۲۔ ٹیکس لکھنا

۳۔ دوسروں سے بھگت ہونا

۴۔ فیصل میں جھوٹ دینا (جیسے کو کرکٹ میں ان آؤت ہوئے کے ہر جو لکھنا کر آؤت نہیں ہے۔)

۵۔ کسی کی تہذیب کی تہذیب کرنے کے لیے بھونچتی تحریک کرنا

۶۔ ہالندین کی رہاؤت کے لیے پیراچہ نہ کرنا

۷۔ حق کو توڑ کر دے دینی کرنا تاکہ وہ بڑے دھوکے یا قصداً اور دھوکے نہ کرنا

۸۔ خود بچانے کے لیے بھگت ہونا

۹۔ کسی دوسرے کو بچانے کے لیے بھگت ہونا

۱۰۔ کسی کا حق مارنا

۱۱۔ نظارہ کرنا یا کرنا

مختلف ضمنی حوالے سے اس لیے ان کی فہمیت میں احادیث کرتے چاہیں جس کے حوالہ میں سے سوجھ بے

ان کی کمزور طریقہ ہونی ہے انورین آلات کے ساتھ بے ایمانی کی طریقوں سے بوساتی ہے انورین

۱۲۔ دوسرے کے ہر جو لکھنا کہیں جھوٹی آؤت

ذی غافل نباش و غفلت آس از یاد آید! خداوند را شکر که ما را به این مقام رسانید.

بے پناہ شہریہ و شہریوں کی طرف سے

[illegible]

بہارِ نوری کا نام ہے پختہ پور کی مرہٹا شاہی بی بی

[illegible]

نہایت اعلیٰ ترین کا پایہ اور وہی ہے کہ ان کے لئے تمام تقاضے کو مہیا کرنے کا یہ ہے کہ ان کے لئے
 ہر چیز کو ان کی اپنی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔ ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔
 یہ ہے کہ ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔ ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔
 ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔ ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔
 ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔ ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔
 ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔ ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔
 ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔ ان کے لئے ہر چیز کو ان کی مرضی کے مطابق بنائے جائے۔

پہلے دور کی نسبت پڑھنے اور لکھنے کی تعلیم کے لیے چھوٹے چھوٹے اسکول بنائے گئے۔

منہج رشتی کا تحریک

یہ تجلیاں پچیس کو مختلف صورتوں کے ہر حصے میں پھیلنے سے سہارے کے ذریعے ہوتے ہیں اور ان کے لیے سہارے منظر
 نقلی و تقریبی ایک مجوزہ مکان اور اس کے نتائج کے ہونے سے ان کے لیے سہارے کے بعد پچیس کے لیے ایک مکان اور
 اس کے نتائج کی صورتوں کو بیان کریں (اسی صورت حال بیان کریں جو بلوغت کی عمر کو پہنچنے والے بچوں کی ہوتی
 ہے) اور ان کے لیے سہارے کے ساتھ ہوتی ہوں اور پھر اپنے والدین کے ساتھ ہیں اور ان کی مختلف عمر کی صورتوں کو
 زیادہ تفصیل اور واضح انداز میں بچوں کے سامنے پیش کریں۔ آپ ان کی سہارے کے ساتھ ہیں اور ان کی وضاحت اور
 مختلف صورتوں کی (Lullaby) بھی بچوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ ان کے لیے سہارے کے ساتھ ہیں اور ان کی وضاحت اور
 ان کے لیے سہارے کے ساتھ ہیں اور ان کے لیے سہارے کے ساتھ ہیں۔

انہیں آپ نے بھی فکر دینی کی ضرورت میں پیشہ وارانہ امور سے غور کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ:

جیسے کہ آپ نے اپنے اچھے اچھے دوستوں سے دریافت کیا ہے کہ وہ اس وقت کی دنیا میں کیا کام کر رہے ہیں اور ان کی مثال سے ہمارے آپ کو کیا ملے گا۔ لیکن جواب اس لئے اس لئے ہے کہ آپ نے اس کے لئے کام کرنا ہی نہیں کیا۔ آپ کو کچھ یقین ہے کہ انہیں اس دنیا میں یہ سب کچھ نہیں ملے گا اور آپ کو کھتے ہوئے اس لئے کہ ان کے جواب دینا آپ کو یہ بھی سمجھنا پڑے گا کہ ان کے جواب دینے سے آپ کو کیا ملے گا۔

[illegible]

خود کو بچانا آپ اپنے والدین کی طرف سے ایک کھنڈ تانے سے نہ بچتے ہو۔ والدین سے بچنے میں چھٹی بات انہیں ہے کہ ان کے بچے اپنے کمرے میں نہ رہیں۔ والدین کو یہ بات چوتھی بات نہیں کہ شہزاد آپ کی وقت باقی آئے تھے۔

تجربہ کار کے علاوہ مختلف مروجہ لیڈنگ سروسز میں مہارت رکھنے والے ہمارے شعبہ میں بھی مہارت رکھنے والے انجینئرز کی کمی ہے۔

اسی موقع پر "ٹانچ" نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا تھا "واقعی ایک سرفہ بٹ کے لیے خاص بات چاہیے۔"

بچہ

ہمارا کئی افغانستان میں یہ ماہ کے لیے دو بڑے اہم مقاصد لے کر آیا تھا پہلا یہ کہ ہم کچھ نئے کھانے کے طریقے کو فروغ دینے کے دوران ہمارے دوستوں اور رکابوں سے بچتے رہیں اور دوسرا یہ کہ بچوں کی فلاحی کنگڈوم کے لیے انہیں آجیو عمر برطانوی سکولوں میں تربیت دلائی جائے۔

پہلے چار ماہ کے بعد ہمارا پہلا مقصد تو مکمل طور پر پورا ہو گیا تھا اور اس سے مقصد کے بھی منظر خواہ نتائج برآمد ہو رہے تھے۔ سرفہ 11 سال پہلے جہاں کو کچھ مسائل درپیش تھے بد قسمتی سے اسے ایسی سکول لپی ملی تھی جو متوجہ برطانوی اصول پسندی اور تنظیم کے بجائے بھگت اپنے کام سے غرض رکھنے والی خاندانوں میں اس کے مدد عام شریف برطانوی بچوں کے علاوہ کسی کی جماعت کے چند لڑکوں نے اسے نگہ کر رکھا تھا اور لڑکوں کا ایک گروپ ایسا تھا جو بڑے بڑی زمین استعمال کرنے پر مجبور نہ تھا۔ ان سب سے بڑا کہ جہاں "وفاقی" نے آلی جو جہاں اس مونیٹ میں تھیں وہ کیا اور اسے پہلے داخل کرنا ہوا۔ جب تک وہ محنت یا بھلائیوں کو سال مکمل ہونے میں چند نئے باقی رو جھٹے تھے۔ خود یہ جہاں واپس دھن۔ دوسرے بچے اور رہا تھا اور ان کی وجوہات کے باعث گھریں پہنچا جاتا تھا

ہم نے غور کر لیا کہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر جہاں واپس سکول نہ جائے گا تو ہمیشہ افغانستان کے اس تجربے کو حقیقی طور پر یاد رکھنے کا کچھ بھی جہاں سے مجبور نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ ہم نے "بھت" کے حوالے سے ایک نور باہمی جہاں نیالی کی نشست دکھائی دے رہی تھی اور بھتوں کی طرف سے بے حد دے کے باہت ہونے سے ہم سب نے ساقبول کر لیا۔ فیصلہ کیا کہ "بھت" کا مطالبہ ہے یہ کام کرنا جو مشکل ہوں گے ساتھ ہی ہمارے لیے بعد ازاں درست اور ناکام و مصلحت ہوں گے۔ اسے مشکل ترجیح دے رہے تھے۔ پہلے پر پیش آنے والی مشکلات کے بارے میں جہاں نیالی جہاں ہم نے مختلف مٹروں کے بارے میں بات کی۔ تاہم اس سے کائنات میں خلیاں انہماک ہونا نیا محنتوں کے بارے میں اور حقیقی فیصلہ اسے نوادہ کرنے کا یہ دیکھ کر مرید تک خود کو واپس جانے پر مجبور کیا۔ انہماک میں یہ دیکھ کر اس نے بہت دھمکتے ہوئے بڑے بڑے ماہ میں سکول جہاں نیلیے چاکہ آفرینانہ و تجربہ کیا تھا۔

ہم نے بھی اس سرے پر سوچا کہ اسے نہ صرف پورا موقع دینا چاہیے بلکہ اس کی مدد بھی کرنی چاہیے۔ چنانچہ ہم نے نئی جہاز پر اس کی کاٹنگ مین سے ملاقات کی، اور اسے تمام صورتحال سے آگاہ کر کے درخواست کی کہ وہ تنقید تمام اور دو صدیوں کی زیادہ کارہیہ اختیار کریں۔ میں جہاز کے ساتھ پیچھے دن سکول گئی، اس کے بہت سے ساتھی طلباء سے ملنے کی کوشش کی اور ان کے ساتھ امریکی طالبان (جو برطانوی بچوں کا پسندیدہ موضوع ہے) پر بات کرنے کی کوشش کی، اس امید کیساتھ کہ جو ان بھی اس طرح خود کو پُر تعلیمات محسوس کر سکے اور انھیں محسوس کر سکے۔ اور پھر واپسی پر ہم سب نے مل کر میراں کی خوب تعریف کی۔ کیسے؟ واہ کیا بات ہے جو ان اس قدر مشکل کام کر کے تم نے اصلی جست کا مظاہرہ کیا ہے!

یہ ہم سب کے لیے ایک زبردست تجربہ رہا۔ ہم نے ان بچوں سے نہ صرف پوری جست اور حوصلہ سے سکول کے تمام حالات کا سامنا کرنا شروع کیا بلکہ تعلیم میں بھی نصفی دلچسپی دھاتے ہوئے ان آخری چند ہفتوں میں "ا" کرپڈ حاصل کر کے ہم سب کو حیران کر دیا۔ اس نے تمام ہدایات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی اور اپنی تنقید پسندینہ تجربے سے بھی شریاض وصول کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مزید برآں اس نے اپنے ساتھی طلباء کے ساتھ دوستانہ مراسم بنانے کے لیے بھی خوش دھند رہی، ہم وہ اس قدر راضی ہوئے کہ دوستی کے بدلے اس نے ان کی ہر ذہن اور دماغ کے کاموں کو اپنانے سے انکار کر دیا۔ ان میں سے دو تین نے جو ان کے اس دلیرانہ اور پختہ رویے کی تعریف کی اور اس کے پیچھے دوست بن گئے۔ ہمارے پاس امریکہ جانے کے بعد بھی ان کے درمیان خط و کتابت ہوتی رہی۔

ہم نے جو ان کو "جست" کے عملی مظاہرے میں مدد دی تھی اور اس کی صورت حال نے ہمیں اس نفاذ بہت "کے اصل معنی سمجھنے اور سمجھانے میں مدد دی۔"

نفاذ

چنانچہ جست کا مطلب ہے نفاذ اور صحیح باتوں کو اس وقت بھی کرنا جب وہ دانا یا مشکل ہو اس وقت بھی کرنا اور ان کے کرنے سے آگاہ کوئی "مرغ" ہی ہے۔

بچے تیار خیر کیلیں، کہا ہوں اور کرو اور اگر بے کے طریقوں سے پہنچتے ہیں تو "جست" کیا ہے، مگر وہ صرف اسی وقت تکہ ملتے ہیں کہ جست کیسے حاصل کرنی ہے اور اس کا مظاہرہ کیسے کرنا ہے۔ جب آپ کو اپنی مثال کہہ کر اپنے انھیں پہنچا دیا ہے اور ان کے بہت والے کاموں پر ان کی تعریف تو صرف کر رہے ہیں (والان کی جست والی کوششوں پر بھی)۔

ایسے ہی دانتوں کے بغیر گزار کرنا ہوگا جب تک کہ اس کے دانت اور پارہ نہیں اٹھ گئے۔۔۔
 اعلیٰ سٹی ایل۔۔۔ اپنے بھائی جہنوں کی چیخ و پکار میں کسی بہرہ کوئی طرح وہ پارہ سائیکل کی گدھی پر
 سوار تھا۔

ایک بہن نے اپنی کونزاق سے چھیڑا کہ وہ "ہیوین Halloween" پارٹی کے لیے بہت مناسب لکڑی ہے جب کہ دوسری نے اسے یہ کہہ کر چھیڑا کہ وہ اسے ضرور یہ لکڑیاں اٹکھائے گی "مجھے شک ہے کہ تم اس کے لیے آکر کچھ چاہیے تو وہ ہیں! اساتے کے دووانت؟" مگر یقین جانیں اعلیٰ الہ کی حق پرست خدائے سنائی پر ہر جھوٹا راہ لٹا

اگر ہم اپنے بچپن پر نگاہ دوں گے تو شاید ہم سب کو اپنے باہمت ترین لمحات دہشتے ہیں جب ہم نے کام کرنے کے بعد دوبارہ کوشش کی اور اس سے بہت اور حوصلہ پایا۔

یاد رکھیں! آپ حد سے زیادہ تعریف بھی نہیں کر سکتے! ۲۱ ہم ایسی کوشش جن کی تعریف کی جاتی ہے وہ مہربانی اور ہمیشہ ہائی، بے حیلہ والی ہمت کی بنیادوں پر جاتی ہے۔

وہی مضطرب کی کہانی:

درن ذیل کہانی چھوٹے بچوں کو اس خوف پر قابو پانے میں مدد دے گی جو اکثر ہمت کے چھوٹے چھوٹے کام کرنے سے بھی روک دیتا ہے۔ اس کہانی سے انہیں یہ سمجھنے میں بھی مدد ملے گی کہ خوف محسوس کرنا ایک عام اور قطعی بات ہے۔

پیشانی کا دل بہت تیزی سے دھک دھک رہا تھا۔ وہ تیرا کیسی نکلاں لینے کے لیے آئی ہوئی تھی اور اس کی نیچر چاہتی تھیں کہ وہ "ڈیو جیم بورڈ" سے پانی میں چلا جائے لگا کر تیرتی ہوئی نکال دے تمب جائے۔ اسے پتہ تھا کہ وہ یہ لڑکتی ہے۔ وہ کافی دور تک باقسمانی تیر ملتی تھی مگر اوپر بورڈ پر کھڑے ہونے سے پانی تک کا یہ فاصلہ بہت زیادہ لگ رہا تھا اور یہیں اس کے خوف کا اصل سبب تھا۔ اس نے سوچا ہی نہ تھا کہ یہ اس قدر اونچی گھوسن ہوگا۔ وہ واپس ملنا اور بورڈ سے نیچے اترنا چاہتی تھی مگر ساتھ ہی وہ چلا جائے گا۔ اور تیرائی بھی سیکھنا ہی بنتی تھی۔ اس کا دل اچھل رہا تھا۔

نیچر سمیت سب انتظامیہ کی نگاہ میں جتنی پرکھیں۔ لیکن مجھے ایسے ہی ملارہے اور میری جتنی بے بہتہ محنت کی ایک ہزار سالہ اور پختہ نگاہوں۔ وہ پانی میں غوطہ خور ہوئی اور پھر تیرتی ہوئی دوسری طرف چلا کھینچی۔ اب اسے بہت اچانک رہا تھا۔ اس نے وہ کام کیا تھا جو اسے چھ سے چیل بہت مشکل لگے۔ ہاتھ اس کے چہرے پر سے بے ٹھیک رہی تھی۔

اگلے دن ایک ہینڈ پرسن کے ڈیوٹی اسٹاپ ایک ٹھم کھانے لے گئے۔ تانی کو بہت سزا آیا اور اس سے خرمہ و سہا وقتے گزرا۔ دلجوئی پر گھبراتے ہوئے وہ اپنے آڈیٹی کے کچے میں بھولے ہوئے انکس بنا نا چاہتی تھی کہ وہ ان سے لکھا جا رہی تھی ہے۔ مگر اس کے ڈیوٹی ایک بے حد معزز اور سچیدہ شخصیت کے مالک، ایمان تھے وہ چھٹی کو یقین نہیں تھا کہ انکس اس کا بیان نہ دہرا گئے مگر نہیں۔ شاید وہ اسے جو خوف یا بد تمیز خیال کریں۔ مگر پھر بھی اس کا دل نرم رہا تھا کہ وہ اپنے ڈیوٹی کی گردن میں اپنے نذرانوں کے کپے "ڈیوٹی" آئی لوگوں سے لگاتار ایسا کرنا نہیں رہے گا مگر اگلے ہی صبح اس کا دل پھر زور زور سے دھڑکنے لگا اور وہ چپ چاپ بے کجانی میں قہمی سے ڈیوٹی کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کرنے کی کوشش کرتی رہی کہ کیا کرے۔

اپنا کھانسی یہ دیا کہ: مہ تیرا کی کی کھا اس میں بچہ ہے اسے بورڈ سے چھلانگ لگانے کو کہا تھا تو میں وقت بھی اس کا دل سے ہی دھڑکا رہا تھا۔ اور سے پہنچی یا تو یا کہ بے وہ غوطہ کرا تیر نے میں کا صاحب ہوئی تھی تو اسے تھی خوشی ہوئی تھی۔ میں سوچا کہ وہ اپنے ڈیڑی کی طرف کھٹک گئی وہ اپنے بازو ان کی گردن میں محال کرتے ہوئے ہوئی "ظلم بہت نہیں تھی ڈیڑی! آپ کا بہت شکریہ۔" اے لویو! اس کے ڈیڑی پونڈ کا خاموشی مع انہوں سے اس لیے انہوں نے زماں تو کچھ نہ کہا مگر انہوں نے اس کے بازو پر پیرو سے اپنا ہاتھ رکھنے پر عیوض اور پیار۔ یہ بھری آواز میں کہا "آپ کا بھی شکریہ جیسا" شہتی نے اوپر دیکھ کر اس سے کا پیسے اس کے ڈیڑی کے کانوں پر آئی اس کا قطر پہنک رہا ہو۔ اب اس کا دل بالکل پر سکون تھا اور اسے اس وقت جو خوشی حاصل ہوئی تھی وہ اس خوشی سے بھی بڑھ کر تھی براہ اسے ہنسٹ پل سے چھلانگ لگا کر تیر نے ہر حال میں ہائی تھی۔

انہیں غموں سے نظریں ملانا سکھائیں

[illegible]

اس کی آنکھوں میں، نچوکر بات کریں۔ اسی طرح آپ سنا سکتے ہیں کہ وہ انہوں کی بات کا وقت بگاڑ رہا ہے۔ جب بھی آپ دوسرے سے کوئی بھی بات کہی جائے تو نظریں اٹھا کر دیکھیں کہ وہ آپ کی بات کا وقت بگاڑ رہا ہے۔ یہ جھوٹے چھوٹے جملے کہے جاتے ہیں کہ میں نے آپ کی بات کا وقت بگاڑ دیا، اور یہ سب کچھ سنا سکتے ہیں۔ (لوگوں! یہ آنکھ بھڑکے ہوئے ہیں، اور آپ کی آنکھ میں سب۔ ہر ایک وہی ہے، ایک ہی جگہ ہے۔)

یہاں لوگوں میں کہہ سکتے ہیں کہ وہ مطلب ہے کہ آپ کو کسی سے چھری بھانپنے کی ضرورت نہیں۔ اور آپ ہر کسی کی آنکھوں سے نظریں اٹھا کر بات کرتے ہیں تو یہ بالکل ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے ہم آپ سے کہیں کہ آپ یہ یقین رکھ کر رہیں، ہوں اور آپ مجھ پر یقین کر لیتے ہیں۔ کیا آپ کو اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے؟ اور انکو شروع کرنے میں ہیرا پھیر ہونے والے اور انکو اس سے بھڑکے ہوئے کہنا اور ہانپنا ہے۔

اور وہ بھی کہہ رہی ہیں:

وہی کہہ رہی ہیں کہ میں نے سب کو سنا لیا ہے، میں نے سب کو سنا لیا ہے، میں نے سب کو سنا لیا ہے۔

تجربہ کرنے والے نے اس سے پہلے بھی سنا ہے اور سنا نہیں، بلکہ وہ اس نے اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے۔

میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے۔

یہاں سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے، میں نے سنا ہے کہ وہ سب کو سنا لیا ہے۔

اندھ لے گیا تھا اور ایک کے شعلے کا تھا۔ تلوار نے جا بجا مار مار کر اسے مٹی کا حال ہو گیا تھا۔ پھر بھی شعلہ اڑے لے گئے بعد اٹھ کر نئی اور تلوار کے آواز، جسے کام تمام کر دیا۔ اڑا دھا مارا تھا اور شعلہ اس کی دھماکیاں اٹھاتے ہوئے ماسوں میں۔

آپ اس کہانی کو سنے بچوں کی ہفتی مستحکم اور انھوں نے ہفت روزہ کی مٹ سے جسے چاہیں انکی مٹا لیتے ہیں۔ اس کے بعد ان سے پوچھیں

۱۔ ”کیا شعلہ بہت تھکا ہوا تھا؟“ (ہاں)

۲۔ ”کیا آج کے روزے میں بھی نہیں ملتی ہی ہے؟“ (نہیں ہے نہ)

۳۔ ”کیوں؟“ (کیوں تو اب انھوں سے دھڑلے نہیں پڑتا؟) ”کیونکہ انھوں نے کام کر دیا اور وہی مٹی انکی جگہ پر نہیں، انھیں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہرے کی طرح ہرے ہوئی ہے۔“

”آج کے روزے ان کی ایک غیر مستحکم باتیں میں بھی باتیں نہ ہوں ان کے لیے نہ چاہیے

مثلاً

۱۔ ”آپ غلطی کریں تو پی ٹاٹھی میں لینا۔“

۲۔ ”مٹی کر رہے ہوں مجھے بھی صحیح کام کرنا۔“

۳۔ ”نہیں بھائی، بچے سے شعلہ آپ سے تھکا ہوا تھا۔“

۴۔ ”بہت سے بچے مل کر آپ کو کھانا کھاتے رہے۔“ (بہت سے بچے مل کر آپ چاہتے ہوں کہ نہیں کرنا چاہیے اس وقت انھیں کھانا کھانا کرنا۔)

۵۔ ”دوکان کی مٹی سکول جائے سے پہلے نماز اور روزے کے لیے جلدی تھا۔“

۶۔ ”آپ کا پسندیدہ ہر گروہ میں اپنی پریم ہوا رانی یا رونی نامی ہے، آپ وہ دن نہیں پڑھا ہے؟“ (نہیں)

الطبع مٹی سکول کی عمر کو بچنے والے بچوں کے لیے مندرجہ ذیل

حق کے علم دار کا اعتراف

بچے اہل خانہ میں سے کسی ایک کے لیے اس ایوارڈ کا اجرا، دراصل آپ کی طرف سے بچوں کی بہت سے

مطالبہ ہے۔ پسندیدہ اور ترقی یافتہ اور سب کا اظہار اظہار۔ اس سلسلے میں ویڈیو اور پاور پوائنٹ کا اعلان کریں جو آپ پر

مقررہ وقت کے لحاظ سے کسی ایک فرد کی مدد اور بہت سے ہی مطالبہ ہے۔ یہ دیکھ کر کہ۔ یہ اعلان کرنے کے بعد

بچوں سے پوچھیں ”اس ایوارڈ کا کیا پورا کرنا ہے؟“ لے کر ان دن اسید وار ہے۔ ”تو اہل خانہ (شمار)

والدین کا ذکر کرتے ہیں“ نے واقعات کو منظر پر آجے سوے سببیں کی منظر کے لیے بچے میں ان سے اپنے

سوائے ان کے جسے وہ بہت سے اعلیٰ مظاہر دیکھا تھا۔ وہی لیا، اور انہیں میں سے ایک کو کہہ "میں تجھ کو یہ کام دے رہا ہوں۔" ان کے نام سے انکار کر دیا تھا۔ انہیں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر انہیں کہا "میں تم کو یہ کام دے رہا ہوں۔" ان کے نام سے انکار کر دیا تھا۔ انہیں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر انہیں کہا "میں تم کو یہ کام دے رہا ہوں۔" ان کے نام سے انکار کر دیا تھا۔ انہیں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

تو نے کہا: ”اے اللہ! میں نے اپنی ساری دولتیں اور تمام جائیدادیں تجھے ہی وقف کر دی ہیں۔ اب تو میری زندگی بھر کی خدمت میں لگاؤ۔“

[illegible][illegible]

خود

[illegible]

۱۔ پائے توں ۔ ہمدردی اور انسانی اہل سہولت (Socio-economic) کو بھی متاثر نہیں کرے اور انسانی
 ۲۔ پائے توں ۔ ہمدردی اور انسانی اہل سہولت (Socio-economic) کو بھی متاثر نہیں کرے اور انسانی

Journal of Management Inquiry 18(6)

۹۔ ”مپ نے پاس ایف“ مویٹ“ ہے جسے آپ بہت پسند کرتے ہو اور وہ آپ طرح کے کٹھنوں ہے جیسا کہ ”اسب نے یہ لکھا ہے۔“

پہلا آپ کو بتا دوں گا کہ جو روایت ہے اس پر کسی کے لیے والدین سے فرما کر لے کر دینا
اس نے پہلے بتا دیا ہے حالانکہ آپ اس طرح کا "سہ پہر" نہ لکھ سکتے ہیں۔

آپ نے تو اپنا واسطہ چمکھ کر اور انہی سب کے لیے فرمائش کی ہے۔
 آپ وہی بٹیر ہیں جو آپ نے وچمہ ہے۔

سب اپنے ذاتی تجربے کا حوالہ دے رہے تھے۔ انہیں اسلامی مکتبہ سے اپنے بچوں کے لیے ایسی ہی سورتیں (Surahs) سننے پر جواہر مینقی تجویز پر مبنی ہوں تو زیادہ اچھے تھے۔

ایک بیابان کی تہائی

اپنے بچوں کو صحیح تربیت اور تعلیم دینے کی صفات سے آگاہی دینے کے لیے درحق اہل ایمانی سے ہیں۔

نومبر 1996ء کی جانب سے جنگ میں ایک نوجوان پاکستانی پرامن نس کے ہنگامہ میں
 تصویر کے ذریعہ اپنی شہریت کو اپنے لٹاٹے پر چھپائی پیش کردہ تھا۔ اس نے
 سلطان بن سلمان نے یہ طریقہ کار اس کا بھارتی جنگ میں حرج عام نہیں آسان کر دیا ہے۔
 اس کتاب عام ہے اسے ایک بھیج دیا تھا۔

محققان نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ اگرچہ پاکستان میں مذہبی آزادی کا تصور موجود ہے، تاہم اس کی عملی سطح پر اس کی پوری تکمیل نہیں ہو سکی ہے۔

اور کسی دوسری سمت میں پرواز کر گیا۔ پاکستانی انہ فوری کے جہان نے اس جذبے سے حملہ کیا تھا کہ وہ اپنی جان کی قربانی دے کر ان میں سے اسے ہندوستانی جہازوں کو مار گرائے گا کہ باقی بچنے والے پاکستانی علاقے میں موجود ہزاروں جہازوں کے لیے خطرہ بن سکیں۔

دشمن کے فرار ہو جانے پر پاکستانی انہ فوری کے اس باہمت جوان نے بھڑاتی طور پر اپنے ڈنکے کا جہاز کو دوبارہ سنبھالا اور اسے محفوظ طور پر واپس لٹکانے پر اتارنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ جنگ کا بہترین ہیرو قرار پایا۔ چند سالوں بعد اس کے آبائی شہر کے ان پورٹ کو اسی فرجوان پائلٹ کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔ جہاز پاکستانی کے چند مصروف ترین ان پورٹ میں سے ایک ہے۔“

”میں کن باتوں کا سوس میں بہت اچھا ہوں“

یہ فہرست بچوں کو اپنی ذات کے خوالے سے جرأت صدی کا مظاہرہ کرنے کے لیے احاطہ مہیا کرے گی اور نئی افواہیت کے انہما اور قوت تقلیل کا مظاہرہ کرنے کے قابل بنائے گی۔ زیادہ پر اعتماد بچے امت کا بہترین مظاہرہ کر پاتے ہیں۔

بچوں کے ساتھ انفرادی طور پر ملنے جانے اور ان کے ساتھ مل کر ان کا سوس / باتوں کی فہرست تیار ہے جن میں وہ بہت اچھے ہیں۔ ان کی صلاحیتوں قدرتی غیر معمولی بن اور سخاوت کے خوالے سے باتیں اور واقعات شامل ہوں جیسے کہ ”تیر دہڑنے والا روائی“ طالب علم سے ملے کر چھوٹی چھوٹی چیزوں مثلاً چھوٹے بچوں کو خوش رکھنے والا اور ادلی وغیرہ۔

تاہم فہرست تیار کرنے میں یہ خیال ضرور ہے کہ صرف وہی چیزیں شامل ہوں جنہیں ان کی طرف واقعی بچے کا رجحان ہو۔ سبالت روائی یا قیاد شامی نہ کریں۔ اگر آپ کا بچہ ٹیٹ بال میں اچھا کھیلے ہے تو اسے فہرست میں شامل نہ کریں (اگرچہ آپ فہرست میں یہ شامل کر سکتے ہیں کہ وہ ”ٹیٹ بال کھیلنے کے لیے پھر پھر کوشش کرنے والا ہے“)

جب فہرست تیار ہو جائے تو مل کر اس کے بارے میں پھر سے سوچ پیدا کریں۔ بچے سے پوچھیں کہ ”کیا کوئی اور بھی ایسا ہے جس میں ایسی ہی خوبیاں پائی جاتی ہوں؟“ اسے بتائیں کہ وہ ہے خاص خاص ہے اور اس جیسا کوئی نہیں ہے اسے خود کو خاص محسوس کرائیں اور اسے بتائیں کہ وہ ہمیشہ اپنی ابھی باتوں کو یاد رکھے کیونکہ وہ ان باتوں میں بہت ہی خاص اور بے شمار لوگوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کی بہت افزائی کریں کہ وہ اپنی ان خوبیوں کو کبھی چھوڑنے یا بدلنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ آپ اسے ان خوبیوں کی وجہ سے بہت زیادہ کرتے ہیں۔

مشکل اور اچھا دونوں کے درمیان تعلق:

بہر گزری بچوں کو مشکل چیلنجوں سے فراہم کی جائے ان کی طرف راغب ہونے میں مدد دے گی۔ اس خیل کے لیے وہ شیکس بنائیں جن میں کم از کم ایک یا اس سے زیادہ ہتھے ہوں۔ اب دونوں ٹیموں میں شامل بچوں سے کہیں کہ آپ مختلف کاموں کے بارے میں باتیں کرتے چورہے ہیں اور دونوں میں سے ایک ٹیم سے کہیں کہ اسے اپنا کاموں کے بارے میں یہ لکھنا ہے کہ وہ "آسان" ہیں یا "مشکل" جب کہ دوسری ٹیم کو یہ لکھنا ہے کہ وہ کام "اچھے" ہیں یا "بہرے"۔ (ہر ٹیم کو ایک کاغذ پر ایک سوئس تک نمبر شمار لکھ دیں اور ایک شیل سپا کر دیں تاکہ وہ اس سے ان مقامات پر گھسے کاموں کے سامنے جو بات لکھتے جائیں۔)

- 1- صبح سویرے اٹھنا اور ٹیم کی بنیاد بنانا۔
 - 2- کسی کو "سواری" کہنا اور وہ آپ کے لیے شرمندگی کا باعث بنے۔
 - 3- اپنے دوستوں کے ساتھ ساتھ رہنے پینے کی کوشش کرنا کہ وہ آپ کو "مرغ" نہ کہیں۔
 - 4- سکول میں جاتے وقت والے بچے کے ساتھ مل کر آئے اور سے بنانا یا جو اس کے کہ باقی سب سے نظر انداز کر رہے ہوں۔
 - 5- احوال کے روز صبح ٹیم کے کام کو ختم کرنے کی بجائے رہنا۔
- اس سے آئے دوستوں کو آپ اپنی مرضی کے کام شامل کرنے کی مست مصلحتیں دیں۔ (کوششیں دیں کہ یہ کام حقیقی تجربے کے ذریعے اختیار ہوں)
- جب مکمل ختم ہو جائے تو دونوں ٹیموں کی فہرستوں کو ملائیں۔ اور بچوں کو حکما میں کہہ لیں "مشکل" کا ہمیشہ "اچھے" کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

بلوغت کی عمر کو پہنچنے والے بچوں کے لیے مؤثر طریقے

ٹیکنیز کا قول ہے

"ہر دے ظنوک (خوف) اور نہیں ان اچھی باتوں سے محروم رہتے ہیں جو ہر کوشش سے حاصل کر سکتے ہیں۔"

بلوغت کی عمر کو پہنچنے والے بچوں کے ساتھ بات چیت کریں اور انہیں بتائیں کہ کس طرح ان کو اوقات ہمارے شکوک (خوف) اور عدم محنت کا احساس نہیں ہمارے اقدار اور ہر مملہ و قد سے بھی روک دیتے ہیں۔ اس حوالے سے اپنے ذاتی تجربے کے بارے میں سوچ کر بچوں کو بتائیں اور انہیں بھی اپنے بچہ ایسے تجربات بتا کر نہ کرنے کے لیے کہیں۔ بچوں کے سامنے یہ نقطہ نظر پیش کریں کہ کوشش کر کے کام ہونا کوشش نہ کرنے سے

تکس بہتر ہے۔ کیونکہ خوش کر کے کام نہ کرنے سے ہمیں سمجھ نہ ہو جائے گا کہ ہم اس قربانی کی بنیاد پر اگل بار ہجرت کر سکتے ہیں اور کام پائی کے زیادہ فراہم پہنچ سکتے ہیں۔ غنیمت کے اس قول کے علاوہ یہ بھی دوسرے اقوال بھی سچوں کا امن نہیں کہ انہیں (دوران کے ساتھ اس طرح ان اقوال کے بارے میں بات چیت کرنا چاہیے آپ اس قول کو دہرائیں کہ وہ آئندہ صورتوں میں خوش آئیں گے خود بھی بخیر رہیں۔

”جہاں کر کے اے کھو رہا، کبھی جہاں نہ کرے۔“ بہتر ہے۔“

(۱۰۰۰)

”تفصیل کتاب فی میں خود اعتمادی بھی نہیں ہے۔۔۔ کتاب دراصل انسان کے انسانی اعتماد و تعلق کا رچا ہے۔“

(۱) جائی طور پر (مجموعہ خطبہ)

”شریفی خیمہ کی زندگی ایدہ میں حوسا اہل خانہ سے محض ہے۔“

۱: بیخ بنیاد

”آزمائش کی جگہ میں تعمیر کرنے والے ماسٹر نہیں ہو سکتے، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ جیسے جیسے ہیں اپنی طاقت و زمانہ انہوں نے کہاں دکھایا ہے۔ میں یہ یہ کہہ لائوں گھنٹی یہ اس کا تو بڑا نتیجہ حاصل ہو سکتا تھا۔ اصل امر اس کا تو ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جو میدان میں جوتے جوتے ہیں تو مکمل طور پر کھڑے، جاتے ہیں۔ جو آفر میں آکر کامیاب ہوں تو اس کا راستہ کا۔ یاد میں ہے صاحب! اچانک تو فرمایا ہے میں اس بار یہ کام بنائے تو بھی ان کا کام ان کے ہر دور میں ہے۔ میں نے کہا ہے کہ میں نے یہ کام بنایا ہے۔“

[illegible]

مستادِ ارباب کے اہل کجنامہ پر ہے ”لیپا“ لایفہ ہے۔

[illegible]

ملے ملے کر لکھیں۔

رہنما چھکارا، بلوغت کی عمر تک پہنچنے والے بچوں کو ایسی صورتوں (Symptoms) میں بھی جو غلط طریقوں کے

انقلاب کی طرف لے جاسکتی ہوں۔ درست اور اچھے فیصلے کرنے میں مدد دیکھا۔ بڑے بڑی عمر کے عیسائیوں پر واضح نہیں ہے۔ بہت سے فیصلوں کا پہلا تیرا سے ملے کر لیا کرتا ہوتا ہے، اچانک اس کے کہہ کر وہ اپنی صبر کھائی میں نکلے گا۔ فیصلہ کریں۔ اس عوائق سے ایک فلم بہت ہنسے میں ابھی کی۔ اگر کہیں جوتا پہلے سے اچھے کردہ فیصلوں کی پہلی سے وہ مثال کے طور پر میں شریعت میں جو میں چھوڑی میں نظر نہیں کرنا چھوڑی۔ میں ابھی بھی غلامان یا بدلتی ہوئی پہلی ہم نہیں کرنا چھوڑا۔ ساتھ میں وہ سب لوگ ایسا کر رہے ہوں۔ اسی طرح کے دوسرے فیصلے!

ہا پہلے سے خدا کو پہچانتے ہوئے اپنے تجویز کو اپنی صورتِ حال کا تصور کرنا کہ کسی پہلے پر قائم رہنا بہت مشکل ہو سکتا ہے۔ بچوں کے ساتھ مل کر اس بارے میں سوچیں۔ کیا اس بارے میں بات کریں گا کہ پہلے ہی سے درست فیصلہ کرنا یہ تو یہ مشکل صورتحال میں اس قدر ناگوار اور ناگوار ہو سکتا ہے

ابو ہریرہؓ نے اس مالک اور دینی صورت حال میں یہ ایک بات ہمیں نے بھی نکرے دینی و شرع کے فہم سے پہلے ہی کر دی تھی۔ یہ وہی مسئلہ ہے جس میں اُن کے عہد میں اُن کے حکام عہد پر تھے۔ یہی وہی مسئلہ ہے۔

یہاں چار اہم ترغیبات کے پیش میں بی بی پریام کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ کبھی عکسیت و غی میں نہ گرے کہ ہندو اس فیصلے پر قائم رہے۔ جتنے کے لیے اس کا اندر ہر مافی امت یہ اس کی اور سر کے ہاتھ فیصلے کو نکلیتے ہوئے غفلت کو دھت سے بھی

تکی چھوڑنے کے لئے جس شخص کو سلائے خانہ اپنی کمریہ

اپنے بچوں کی والدہ اندر دیا پتا ہے کہ مرد اگر بھی جوان کے ذہنی اثرات سے متاثر ہو جائے گا۔ انہیں یہ شکر ادا کرنا چاہیے کہ ان کے ملکہ و دوسری چیزوں کو اثرات کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ سنت کی سرپرستی ہے۔ اے بچوں کو دوسرا نہیں کہ زندگی میں دوسروں کے کاموں اور چیزوں کے ملکہ و بھی۔ بلکہ کام اور چیزیں ہیں اور انہیں یہی چیزوں سے ہے۔ میں مہربانی دیتا ہوں کہ میں ہر ایسی چیز کو غلط سمجھتا ہوں۔ تاہم یہ بھی خیال ہے کہ بچوں کو بات دینے اور بہ قولانہ چیز میں فرق سے بھی کا کوئی ہے۔

میں اپنے تین بچوں کے ساتھ مختصر قطعات کے مسئلے میں سفر کر رہا تھا۔ ان دنوں ہم انگلستان میں مقیم تھے اور اس وقت سفر کر رہا تھا جس کی سزا میں مجبور کر کے سزا دیا گیا تھا۔ اس سے ایک ریسٹورنٹ پر آپہنچے تھے۔ بچوں کے ساتھ ایک ایوان اور مصالحتی مثال حاضر کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے میں نے میونسپل کونسل کے روبرو ایک ایوان کی کھڑکیوں کا آواز دیا۔ یہ کہہ سنا میں اس وقت کونسل کے روبرو تھا اور یہ کہہ سنا میں اس وقت کونسل کے روبرو تھا اور یہ کہہ سنا میں اس وقت کونسل کے روبرو تھا۔

دوبارے لیے درجہ ہو کر آیا تو دس نے پہلے بچوں کے سامنے ان کی آواز دکر دے مہسوں کی چیزیں دیکھیں اس کے بعد سب کے سامنے ایک انتہائی خوبصورت اور چمکتی ہوئی جہاز پیت لکر دکھائی مگر پیت کو دیکھ کر سب کے سمیت میز پر موجود سب حیران ہو گئے۔ پیت میں مچھلی کی تمام خصوصیات شامل تھیں۔ ان میں منہ کی ٹیڑھی ہار مچھلی (سارپ کی طرح کی مچھلی) کھٹکھے اور ان سے نسبتاً غرضی جیسے لپٹے ہوئے ہر جانے کیا کیا خاصا خاصا جو تھو پے شرارتی فکروں۔ سب کی جگہ ابھی میرے سامنے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

یہ سنا کر کہ بھی تجرہ ہی انسان کو سکھاتا ہے اور خود کو یہ اطمینان دل کر کہ وہ مبینہ "جست" کی اخلاقی طور سے سکھانے کا نہیں تھا میں نے "فرہات آف" ہی ہی "کامی" و "عاش" بھی سمجھائی اور اپنے لیے ایک پرکار کا آواز دیا۔

”روزانہ سوئے اٹھانے کے طریقوں کی قبرست بنا میں۔“

یہ فہرست نوبل کے پچاس نو حامی معمولی لی صورتوں (Suffragans) کے ورثے میں ملتی ہیں جن کے یہ ورکاڑے ہم سے ”پیدا کرنے کی ذمہ داری میں مدورے کی۔“

یہ عقد واضح کریں کہ ہر نئی ایسی چیز جو ان کو صرف جنگ کے لیے ان میں بانٹنا تھا اور اس صورت حال میں اس دور کا رہتی ہے۔ بلکہ یہ تو ہر روز چاہیے ہوتی ہے۔ بچوں سے نہیں آؤ انہیں کو ایک لمحہ کے لیے اپنے رشتوں میں ایسی معمول کی صورتوں کے بارے میں سوچتے ہیں جن میں انسان کو ہر روز چاہیے ہوتی ہے، اور اس پر صورتوں کے لیے رہا رہتے ہی انہیں ایک عام سمجھ دے میں گئے۔

عالمگیر

توبہ کے سوا باقی لوگ ایسے کیزے پہنے ہوئے ہیں کہ آپ واقعی پسند نہیں۔ آپ سب لوگوں کی چوڑی نونہ کی بجائے اپنی پسند کا لباس پہننے کا فیصلہ کرتے ہو۔ (الحی ذرات پر رحم و مہربانی نہت)۔

اساتذہ بھی بہت اچھے اور معاون تھے۔ نیشنل شاہی تمام مشائخ میں سے ایک حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔

شاہی کا یہ اقدار ہمارے پورے کنبہ کے لیے مشکل کام کو کرنے کی ہمت سے حاصل ہونے والے انعام کی مثال بن گیا۔ اور اب شاہی جیسے بہن بھائیوں کو کوٹہ یہ بھیست مرنی نظر آتی ہے کہ وہ اپنے اساتذہ سے ضرور اس بارے میں بلا تکلف بات کریں کہ مشائخ کے حوالے سے ان کی کارکردگی کیسی ہے۔

بچوں کو ہمت کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے اور ان کی تعریف کیجیے:

یہ طریقہ کار بچوں میں ہمت کی صفت کو مزید پختہ اور قوی بنانے میں انتہائی موثر ثابت ہوگا۔ ہم بزرگ طاقت اپنے بچوں کو دے رہے ہیں اور بات یہیں رہتی ہے کہ اس سلسلے میں زبردستی نہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں کسی طرح سے صدمہ دے سکتے ہیں انہیں اپنے اندر یہ صفت خود پیدا کرنا ہوگی۔ تاہم اس عمل میں ان کی مدد ضرور کر سکتے ہیں۔ ہمت اور دلیری کے بارے میں ان سے گفتگو کر کے ان کے دلیرانہ کاموں کی طرف توجہ دے کر اور جب بھی وہ ایسا کوئی کام کریں ان کی بھرپور تعریف اور حوصلہ افزائی کر کے:

بہادوری کی مثالی فلمیں دیکھیں اور دکھائیں:

”ظلم دیکھنا“ بچوں کو بالخصوص مشکل اور صبر آزما صورت حال میں ہمت کا مظاہرہ کرنے کے حوالے سے واضح اور اپنے قصور کو واضح کرنے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ اس حوالے سے ایک اچھی فلم ”Charious of the Sea“ ہے۔ بچوں کو یہ فلم دکھا کر اس کے مختلف حصوں کے بارے میں جانو خیال کریں خصوصاً اس حصے کے بارے میں جب ایک لڑکی نامی سیرا شہبازہ افغانستان کے سامنے مصیبت کی خاطر مات ہوتا ہے۔

آپ دیگر ایسی سبق آموز اور دلیرانہ صفات کی حامل فلمیں تلاش کریں جو آپ کے اپنے ماحول معاشرتی پس منظر اور روایات سے مطابقت رکھتی ہوں اور جو آپ کے بچوں کے سامنے مثالی ہمت کے نمونے کا بہتر طور پر واضح کر سکیں۔



امن پسندی

پرسکون، پرامن، پرامینان، بحث و تھپس کی بجائے تسلیم و رضا اور وسعت قلبی کا مظاہرہ کرنے کا ارکان۔ یہ کچھ بوجھ کر اختلافات لڑائی جھگڑے سے دور نہیں ہوتے اور یہ کہ دوسروں کا مطلب پرست ہونا اور اصل ان کے اندر پائے جانے والے مسئلہ پر احساس عدم تحفظ کو ظاہر کرتا ہے اور اس لیے انہیں ہماری مدد اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔ یہ سمجھنے کی صلاحیت کہ دوسرے کیا محسوس کرتے ہیں بجائے اس کے کہ محض ان کی باتوں پر بلا سوچے سمجھے در عمل ظاہر کر دیا۔ قصہ پر قابو پانا۔

ہمارے فی دی پر دکھائے جانے والے محفل میں سے اچانک ظاہر ہونے والا ایک نیا چینل سارا دن پرانی فلمیں اور فی وی میریل دکھاتا رہتا ہے۔ ایک جمعہ کی شام (ویک ایف کے آغاز پر جب ہمارے گھر میں فی وی کے لیے کوئی مقررہ وقت کی قیود نہیں رہتی) میں گھر میں داخل ہوا تو بچوں کو فی وی پر ایک پانا شو "Ozzie and Harriet" دیکھنے میں مصروف پایا اس شو کے معمول کے مطابق کچھ خاص نہیں ہو رہا تھا۔ کاراں کا تعاقب تھا اور نہ ہی قتل کا کوئی سہمہ۔ نہ ہی کوئی سنسنی خیز ڈرامہ ہی اس میں دکھایا جا رہا تھا۔ میں بھی دیکھنے بیٹھ گیا۔ شو میں روکی (جو وہ فی وی کا بیٹا ہے) پرسکون انداز سے اپنے سکول کا کوئی مسئلہ بیان کر رہا تھا۔ ارڈی اپنا بازو روکی کے گرد محال کرتا ہوا کہہ رہا تھا "بیٹا جان" اب آپ بالکل ٹکرمست کر دہم یہ مسئلہ حل کریں گے۔"

جب شو (جس میں کوئی لڑائی جھگڑا ڈرامہ سنسنی خیزی، قتل لوٹ مار وغیرہ نہیں تھی) ختم ہو گیا تو میں نے اپنے 8 سالہ بیٹے سے پوچھا کہ کیا اسے شو اچھا لگا۔ "بہت اچھا! وہ بولا۔" مجھے تو یہ شو بہت پسند آیا یہ دوبارہ کب لگے گا؟" جب میں نے اس سے پوچھا کہ اسے شو کیوں اچھا لگا تو وہ ایک منٹ سوچتا ہوا اور پھر بولا "میں اسے دیکھ کر سمجھتا ہوں اچھا لگا۔"

رجد

امین اور غصے پر قابو نہ لیا۔ اور اسکی بھائی اہم و صاحب ہیں اور ان سے معاملہ ہوتے ہیں جو کہ میں نہ بوجھتا ہوں۔ ایک دوسرے سے بھگتتاری میں مصروف ہو کر رہنے لگی ہے اور اہم و صاحبوں کو بھگتتاری (شعل کرہ) میں تو میں کھلی طرف سے آتا ہوں ایسے بچے جنہیں یہ بھگتتاری کہتے ہیں وہ صاحب کا بچہ ہے۔ اوقات پہنچ رہے ہیں، انکا کوئی نہیں اور انکو نہ جس طرح ان کا اہم و صاحبوں کو کہہ رہے ہیں۔ انکا اپنے بچے کو وہ بچہ سمجھ رہا ہے کہ وہ اپنے صاحب کو کہہ رہے ہیں۔

اگر نے امین پندہ کی اصطلاح استعمال کی ہے اس سے ہماری مراد دوسروں کو بھگتتاری میں مصروف رہنا، اور بھگتتاری میں مصروف رہنے سے کہیں جہان سے کوئی کہہ رہے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ ان کے اہم و صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنا ہے کہ بہت سے طریقہ ہیں ان طریقہ میں میں نے جو نے ہے وہی بہت ہے۔ طریقہ ہیں امین پندہ کا مطلب یہ کہ چاہتے ہیں انکو ان کا اہم و صاحب کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے طریقہ ہیں اور دوسرے طریقہ ہیں اور ان سے بہت سے طریقہ ہیں ان کا مطلب یہ ہے چاہتے ہیں۔

امین پندہ کی اصطلاح میں مصروف رہنا یہ اصطلاح اس سے ہے کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔

بزل کا بھگتتاری

بزل میں امین سے مراد یہ کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔

(۱) بزل میں امین سے مراد یہ کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔

(۲) بزل میں امین سے مراد یہ کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔

(۳) بزل میں امین سے مراد یہ کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دوسروں سے کام لیا ہے۔ یہ صاحب کا بھگتتاری میں مصروف رہنے کو کہہ رہے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں۔

تار۔ اے کبر کا معمول تجویز ہے۔ رامت سے لھانے کے باطل تو یہ "بداعلیٰ" اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ یہ کوئی اپنی بات سنانے کے لیے اسے اپنے لیے اچھا لگا رہتا ہے۔ یہ کسی کو اس وقت کچھ پیسے دیتا ہے۔ (اللہ یں) ان کے لیے بھی اور کوئی رامت نہیں۔ چنانچہ سب کو توجہ دینے کے لیے اس نے بھی نیا اور اونچی قارا بنو لیں۔

ایک روز میں نے کسی میگزین میں شہر کی صوتی ازم اور قومی سے متعلق پڑھا۔ لیگل میں بتایا گیا تھا کہ بے شمار لوگ قومی بن کر بے حد سونے حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی دیکھنے کے لیے ایک مشہور قومی (جو ان دنوں یورپ اور امریکہ میں خاصے مقبول تھے) کی ایک ریکارڈنگ کمپنی کی۔ میں دو روز بعد اس کے کھانے پر مشورہ دیا۔ وہ ان قومیوں نے نمایاں ترین حصے پانچ تین سو روپے اپنے ہاتھوں میں لے کر انٹرنیشنل ایسپورٹس کی مقایسوں پہنچ کر کلبا سا اس لیا اور ریکارڈنگ چلا دی۔ "ہم سست سست" انہی آواز کے ساتھ میں نے لکھنا شروع کر دیا۔

لعنف اور تجسس کے لئے جسے جذبات نے تحت بچے پہلے تو بالکل غلاموں کی ہو گئے۔ پھر حالات
کمرنا شروع کر دیئے۔ "آپ کیا کر رہے ہیں ڈیڑھی؟" آپ اپنی طبیعت کو تحلیل ہے۔ "اس سے
پہلے کہ میں کچھ بھانڈا ہوں پڑی" کہنے ہاتھوں کی عضلہ بھیج کر انھیں یہ کہہ کر اور اسی طرح
اور جیسے تمہارے ڈیڑھی کر رہے ہیں۔ "اس وقت چونکہ بچہ چاند نہ چمک رہا تھا۔ چاہتے تھے لہذا
آپ بولنے والی سی کیا جیسے کہ میں کر رہا تھا۔ اور یہ یقین چاہیے صرف وہ نہ کہ شہ ماتہ منسلک
اور چوٹی پوری ایک دوسرے کی طرف نکلتے کے بعد ہم سب مل کر بالکل ہی طرز پر قول کے
ہوں اور دشمن کے ساتھ جس طرح تھیں رہے تھے۔ "مست مست تندرست مست مست"

[illegible]

خود اور جس سوچ کر، جتنی باتیں وہ کہتی تھیں کہ کیا سوچ کر تھیں اور آئی گئی اور کس قدر : وقت گزرا اور جتنی تھیں : دیکھو یہ وہی پر داشت کرنے کے بعد میں نے سوچا کہ مجھ سے بچاں کوہ رشا سورجوں سے آگاہ کرنا چاہئے۔

نئے نئے عالم میں میرے انہیں یہ پاک و وسوسہ ظاہر کرے۔

میں بات میں اہمیت جانتی تھی اور اپنے نام میں جو کامیابیوں کے لئے لڑنے کے طریقے تھے وہ جتنی بھی کہ ہمارے لئے بیکار ہو رہے تھے وہ اس طرح تھے کہ وہ طریقہ کار ہمیں جانے اور سمجھنے میں آسان تھا۔ چنانچہ ہم نے اس طرح کے کاموں میں اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

۱۔ "خود را آبی بپوشی، ای کعبه کبریا در آبی فرو می ریزد"۔

۱۱۔ اصولی امور: انکساریت، نیرت، غمک، اکل، تمہیں، بخت، من، نالہ، طے، کا، ۱۱

۳۔ ان تین تہوں کے دل بہت اچھے ہیں۔ انسانی عزت کی دو طرفی بات ہے۔ کسی چاروں طرف سے موازنہ نہ کیا جیسے میں نے یادداشت کیا ہے اور آج وہ عالم انسانی کی اپنے انسانی بارے میں خوش اور زیادہ دلچسپی رکھنے والے تھے صرف میرے ساتھ چلنا جس میں ایک دوسرے کے ساتھ تھی۔ میں نے اپنی تاشو کا درجہ بہت زیادہ دینے کی کوشش کی۔ شام تک ہم نے اپنا چرچا کرنا اور پھر ہم نے اسے لے لیا۔ اگلے ایک ایک ایوان کو ہم میں سے دو تھے کبھی نہیں مقرر کرتے تھے۔

ایک بار پھر مجھ پر یہ تحریک واقع ہوئی۔ میرا دل کئی ماں لڑائی جات میں نہ ڈال سکتا تھا۔

پرانی سوال نمبر کے پتوں کے لیے نوٹ کر لیے

”مسئدین کے شعوب“ اور ”الخطوطیہ“ کے نمبر ۱۱

ہر طرح کے اہم اور خاص نمبر کے لیے یہ قیضہ اور یہ علامتیں درج کی گئی ہیں کہ ان کے لیے
 اپنے اساتذہ کو جان کر لیں۔ ان کے تحت بعض کتب و اہم سیاقی کتب کے نام لکھے گئے ہیں جو ان کے لیے
 ان پتوں کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔

ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔

ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔

ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔

میں نے ان کے لیے

ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔
 ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہیں جو ان کے لیے ہیں۔

سے نکل آتا ٹھیک ہے؟" (ہاں) ہم کچھ چھپنے "اگر آپ اور اس بات کو نہیں تو دوسروں کے ساتھ نیسے بار چھکی سے
 خوش آتا ٹھیک ہے؟" (نہیں)
 "نہیں" کی وضاحت کریں

اپنے بچوں کو غصے کے عشق سرور ہی باتوں سے آگاہ کیجیے اور انہیں بتائیں کہ غصہ کون نقصان دہ اور
 خطہ ناک ہے۔ بچوں کے ذہنوں میں یہ تصور واضح کرنے کے لیے آپ ایک چھوٹی سی کھلی مثال۔ حدود لے سکتے
 ہیں۔ ایک برتن لے کر اس میں نصف پانی ڈالیں بچوں کو اسے پھونکے اور پانی میں انگلیاں ڈال لے دیں۔ پھر برتن کو
 چونسے پر دھک کر ٹھوم کریں۔ بچوں کو بتائیں کہ جب ہم غصہ میں آکر رو داشت کا اور کمن چھوڑا دیتے ہیں تو ہم بھی ایسے
 ہی کر رہے ہوئے تھکتے ہیں جیسے پانی اور ہوتے۔ وہ پانی اسٹے تھکے تو تھکے گئے "ہم بھی غصے میں آ کر یوں ہی تھکتے ہیں
 جیسے پانی اٹھ اور کھول دیا ہے ہم بھی غصے میں ایسا ہی کرتے ہیں اور جیسے یہ گرم اور کھنکھاتا ہو پانی قوتوں کو نقصان
 پہنچ سکتا ہے بالکل ویسے ہی ہم بھی غصے کے عالم میں دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بن سکتے ہیں۔ بچوں سے
 پوچھیں آپ آپ وہ پانی کو چھوڑ چاہیں گے؟" (نہیں) "جیسے تھوکتا پانی کسی کو اچھا نہیں لگتا، ویسے ہی غصے میں
 ہے قابو انسان کو بھی ٹولی پسند نہیں لگتا، اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم بھی غصہ نہ کریں۔ بھائی، ماماں نہ
 تھوکیں اور میرا ماماں ہاتھ سے نہ پھوڑیں۔"

دن تک سختی

یہ سختی آپ کے بچوں کو غصے پر قابو پانے کا مکمل طریقہ سمجھائے میں دے رہی ہوں۔ پھر پری سکول لی مر کے
 لیے سکول جانے سے پہلے نو پر بعد میں اور غصے طور پر دس تک سختی سے شہر میں دیکھی رکھتے ہیں دہا چاہے بچوں
 کو دے دیں کہ اس تک سختی سمجھنے کا متعدد مواقع، تقریبی وجہ ہ لے ملاو (اور بھی ہے۔ اس نے دے رہے ہم غصے پر
 قابو پانا بھی سیکھ سکتے ہیں۔ بچوں کو بتایے کہ کس طرح پہنچنے چلانے یا غصے کا اظہار کرنے سے پہلے دس تک گنتی لگنا
 انہیں پر سکول رخصت ہے۔ اس دس لے سے انہیں کچھ ٹھیک رہیں۔ انہی سو وقتوں کی مثالیں ان میں انہوں نے
 دیکھی کی مقلد بن لیا اور ان سے اس بارے میں بات کریں۔ جب وہ دوبارہ وہ یہ اختیار لے لے ہیں تو لیا توجہ
 بھگتے اور آخر وہ دس تک سختی سمجھنے اور دے پانوں میں تو لیا فرق پڑ سکا۔

بچوں کو یہ طریقہ کار سمجھانے کے لیے آپ کھلی مثال کام کریں اور آپ وہ دس تک سختی سمجھنے انہیں لے تو دے
 بھی اس کی حالت بتائیں گے۔

سو بہتی کے ذریعے ہم آہنگی کا سادہ ٹھیک

یہ ٹھیک نسخہ ہے جو جانے والے پری سکول زواہد آہنگی کے تصور سے تو کافی اپنے میں مدد سے گا۔ اگر

[illegible]

اسٹیشنری سکول کی عمر کو گنتی دالے بچوں کے لیے مناظر پیش

1997

[illegible][illegible]

آفریں یہ ایوان اس لئے ہمارا ہے جس نے اس جگہ سے اس نامی نے ہی ہر چیز کو نشاں و نگار کیا ہے۔

”جانی، یہ ماتحتوں سے کیا فرق ہے؟“ کا نظریہ

یہاں پہنچنے میں مجھ کو پانچ گھنٹے کی محنت تھی۔ یہاں پر ایک ٹھکانہ تھا، جسے "اسٹیشن" کہتے تھے۔ وہاں سے دوبارہ سفر کرتے تھے۔

مذکورہ مضمون کے سرچشمہ نے "سرمسمر" کے لے "خج" کا لفظ جوڑا۔ اس کا اثر یہ بھی شیعہ مانی طوائف

آپ نے ہاں میں ہرے ہوا اور آپ کے خائب خائب ایسا غافل قرار دے اور مخالف مجھ کو جانی گندہ دیتی جاتی ہے، جو آپ کے بھائی نہیں ہے۔

میں نے کہا کہ دوستوں! میرے پاس سے ملے نہیں آتا اور یہ عمارت اب اس کے لئے ایک عجیب و غریب قلعہ بن چکی ہے۔

۱۔ کاحیم الامت کا پورا پورا فیضان ہے۔

آئی، اور مقلقی میں کہ چہ لیا، ورنہ کس جاک۔ ستمے کو کمالی مولی ہا، ہے

۱۰۔ کتب نے حال ہی میں اپنے ۲۰ تکمرہ کے انظر وودہ میں یہ نام لکھا۔۔۔

یہی مہربانی ہے اسرا قہ سے جس نے اپنی طرف سے اولیٰ حج ہے اور حج کی پہلانی انتظامات کو دیکھ کر۔ دیکھ کر یہاں شامل کر لیں

ایک برس بعد لاہوری کے میچے میں اس لئے مصروف رہے کہ کسی اور شخص نے اپنی "گولڈن گلیف" سے جتانایا، یعنی وہ بالوں پر ماری آکھینچے اور نیک آواز کی شکل میں سے یہ کام مکمل کرنے کا بعد لیا اور کام میں دست لگایا۔ شعبہ میں "کسک" کی "نی" کھاتے ہوئے رہتے تھے اور ان کے مخالف اپنا جلدی میں آکر ان کو "تار" سے لگا کر ان کے منہ پر باندھ دیتے تھے۔

”جانی میاں!۔ توری شمع جو بج رہی ہے اور نہیں اے ہمارا بیٹا۔“

”کون کون سے دینی و دنیاوی امور اپنی زندگی میں لیتے ہیں؟“ یہ سطور ان فتویٰ کا عنوان بن گئے۔

[illegible]

اچھے لوگوں کی باتوں اور دینی ائمہ کی وصیّت سے ہونی چاہیے کہ وہ اپنے ملک و قوم کے تمام افراد کو اس طرح سے استفادہ بخشنے میں آمادہ ہوں کہ وہ اپنے ملک و قوم کے تمام افراد کو تعلیم و علم سے بھی فائدہ پہنچا سکیں۔

1998

یہ ہیں ان کی کجائات، کج روی، کج خلقی یا بدی، تو ان کے بارے میں یہ خطبہ میں 'مغزانی' بیان

وہابیوں نے یہ بھی کہا ہے کہ

 $\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & i \\ 0 & 1 \end{pmatrix}$

۲۔ سلطان، فی۔ چارستانی زبان، مباحثہ سے مراد سلطان مغلظہ میرزا

۳۔ مسلمان آئیں ہر آئید ہمارے کی طرف کیا ہیں، انہیں اس عمارت کی آئینہ عمارت کو قصاص پہنچاتا ہے تو یہ بھی عمارت اس سے متاثر ہو جاتی ہے۔

”اگر وہاں سے اپنے اچھے کھدے، ”خوارزمی میں لکھتا ہے۔“

اور ایک بار سے عظیم و مساوی لوگوں کی تقابلی نظر میں رہیں۔ میری تجاویز اور اہتمام سے وفاداروں کی نیت بھی چاہیں تو وہ ہر شخص کے لئے لڑتے ہیں۔ اس لیے مجھے دوسرے کے لئے لڑنے کی کوشش نہ چاہیے۔ اور ایک حد تک میں غلطی نہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں ہر شخص کو ہر وقت یہ بتاؤں گا کہ اگر آپ کسی طرح کی غلطی کر سکتے ہیں تو اس سے بچیں۔ اس وقت ہماری توجہ ان خود بخود کی طرف متوجہ رہتی ہوئی ہیں۔ ان میں سے (1) غلطی کرنے والے

”خوبصورتی کا ہے جی خوبصورتی، وہ اپنی وہ انداز میں ہے اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی وہ
ہوتی ہے۔“

پچھلے دنوں کے حالات پر ایک نظر کیا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ان دنوں کے حالات یہ ہیں۔

بدعت کی عدم لائقیت، ان کے لیے مؤثر مرتبہ

تاریخ ۱۳۰۰

[illegible]

کھپائی اور بیت کی بیت کے نمبر

[illegible]

[illegible][illegible]

یہ سب سے سونے کے مچھلی چھٹی ناکھائی ہوئی

[illegible]

مفتی محمد عیسیٰ صاحب دہلوی نے لکھا ہے:

جیسی طرح کے چوں کی اپنے مختلف طرح کے مواد مثلاً PVC اور پلاسٹک میں استعمال کیا جاتا ہے۔
 خطہ موزوں ہے۔ نوٹورین قوموں کے چرم کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی
 بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی
 بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی
 بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی بنی ہوئی کپڑے اور لباس کی

تھیں تھے۔ انہیں یہ بتائے کہ عورت کو نہ بچانے پر یہ فطری عمل ہے کہ یہ ایک نئے میں بہت اچھے محسوس کرتے ہیں اور ان کے ہی لیے میں خود کو دھستکتا ہوں۔ وہ بتاتے ہیں۔ لکھنؤ اساتذہ بچے کو ایسا محسوس کرتا ہے اور ان کی بات کے بارے میں فکر مند ہونے اور ان کی نہ عورت ہے تو یہ کہ اس بارے میں یقین نہ جاسکے کہ وہ اسے ماما کی طرح ہے، دوسروں کو بااوجہ تکلیف یا انسان نہ پہنچے۔



شخصیت اور حقیقی حیا ان کے از خود اور بے وساطت آئے کا اظہار کیا جاتے۔

آخر کار دلچاسات آٹھ پچیس، ادب جمادی پہلی کی اصل شخصیت لوٹ آئی۔ رات تقریباً 300:100 بجے کا وقت تھا رہتا رہتا۔ ”پس قہنی“ مجھے عاف کر دیں۔ وہ ایڈی کی امیر نے جو بھی کیا، اہل خدا اور دیوتاؤں ہاتھیں تھیں۔ پھر سیری گلاس اور میرے گریڈ کا معاملہ ہے۔ پچھلے ٹیسٹ میں بھی میں نے خود ہی غلطی کی تھی۔ میں اس پورا چھوڑنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ مجھے پتہ ہے کہ میں ۸۰ فیصد حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوں۔“

والدین نے لیے سب سے اہم پہلو بھی یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچے کی مدد کریں اور انہیں زندگی بھر اہل خدا میں رہنے کے قابل بنائیں۔

یہاں وہ اب اگلے مختلف محراب نامہ مسک اپنی وی اصول کا رخ کریں۔ یہاں وہ اعتمادی ہے، جس کا مطلب ہے کہ اپنے اعمال اور برکات کوئی کے نتائج پر قسمت، حالات یا دوسروں کو الزام دینے کی بجائے خود اعتمادی قبول کرنا۔ وہ ایسا ہے نہ اپنے طور پر بہتر سے بہتر بن کر خود سے بہترین کی توقع رکھتا ہے۔ آپ آخر میں وہ صلاحیت کے مظاہرہ کی سوچیں بھی کوشش بھی کرے۔ نکتے ہیں وہی طرح یہ دوسرے ارہبے کے نتائج کو قبول نہ کرنے کی ضرورتی و دشمنی بھی ہے۔

”خود اعتمادی اور اپنی صلاحیت پر بھروسہ“ انجانی طاقتور اخلاقی اہل خدا ہیں۔ ان لوگوں کا واسطہ ہے کہ ان میں وہ اعتمادی قبول کرنے اور دنیا میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے دوسروں کی بھی مدد کرتے ہیں۔ جو لوگ ان سے غریب ہیں وہ دوسروں پر الزام تراشی کرنے انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ایسے لوگ خدا کے عطا کردہ اوصاف اور صلاحیتوں سے خود خود اپنی طرف کا دھانڈھ پاتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو ان سے کوئی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جو انہیں اپنی صلاحیتوں سے محروم رہتا ہے وہ خود کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس لیے انہیں جو اپنی صلاحیتوں سے محروم رہتا ہے وہ انہیں پہچانی یا قابلیت کی مثال نہ پیش کرنے والا۔ بطور یہ لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

یہ اخلاقی تہذیب اور اصل خود اعتمادی ہے۔ یہ نکتہ اس کا مطلب ہے انسان ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی صلاحیتوں سے محروم رہتا ہے اور نہ خود اعتمادی ہے اور نہ خود اعتمادی ہے۔ اس لیے انسان کی فہم اور یوں کو قبول کرنا۔

”خود اعتمادی اور اپنی صلاحیت پر بھروسہ“ سوچا جائے تو ایک طرف سے ایک ہی کے دو رخ ہیں۔ خود اعتمادی کا کیا مطلب ہے؟ انسانی چیزوں کی اس قدر اعتمادی یا اعتماد کو قبول کرنے سے ہے جو تو بننے والے ہیں۔ جب

کو مصاحبت پر مجبور ہو کر تعلق و رابطہ اس سے ہے کہ جو کام ہم نہ کر سکتے ہیں اور جس چیز میں ہمارا ہونا یا نہ ہونا ایک تکلیف پہنچانے کے لئے ہے جس میں اس کے ٹکڑوں سے بہت اہم افراد اس کی وجہ سے مصائب و فتنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

جب ہم دوسرے کے اور شکایات کی اصلاح داری اور اصلاحات کو اپنی طرح سے سمجھیں تو ہم ان مسائل اور مشکلات کا حل تلاش کر کے آگے بڑھتے اور بہتری کی طرف کا سفر ہو جاتا ہے۔ مگر جب ہم ایسے نہیں کرتے تو ہم ہمہ گیر اصلاحی نفاذ کے ساتھ ساتھ اور بڑائی ہو جاتے ہیں۔ جب ہم اپنی قابلیت اور قدرت کی طرف سے غلط کردہ صلاحیتوں پر مثبت انداز میں نظر محسوس کرنے کی جگہ ہیں تو ہم ہمیں اندرون کی طور پر اپنی اصلاحات اور ہمہ گیر خود اصلاحی و ہمہ احساسی کرنے لگتے ہیں۔ اور جب ایسا نہیں ہو تو ہم ہمہ گیر اصلاحی اصلاحی کرنے لگتے ہیں ورنہ ان کے اصلاح کے ساتھ ساتھ جان و ہونہ کی طرح رہتے رہتے جاتے ہیں۔

بہتر کار کا یہاں

خود کو ایک کرنے اور مثال کے طور پر پیش کرنا۔ اپنے بچوں کو دیکھ کر آپ ان صفت و اہمیت دیتے ہیں اور خود بھی اس کے لیے مثال رہتے ہیں۔ اپنے بچوں کو یہ بات کہ ہے جو معنی سے قائم و اہمیت اس آپ کو ہمیں یہ صفت پیدا کرنے کے لیے اس قدر روشن کر رہے ہیں۔ ان کے قول کے بارے میں بچوں سے بات کریں جن میں آپ خود بہت اہمیت دیتے ہیں۔ سمجھتے ہیں۔ ان میں مزید بہتری کے لیے مثال رہتے ہیں۔

ان کے بعد جن بچوں یا کاموں میں آپ کی کارکردگی بہت اچھی ہے ان کو مثال کے طور پر اپنی خوشی و زیادہ سے زیادہ دلچسپی کریں۔ ان کے ساتھ ساتھ آپ سے خود بخود ان کے کاموں کے لیے بھی براہ راست تیار ہیں۔ اس صفت سے میں بچوں سے کہیں "بھئی یہاں تو مجھ سے ہی بھٹی ہو گی، اس میں اس کے ساتھ ساتھ کوئی اور بھی

اپنے بچوں کو دیکھ کر آپ بہتر کار کی قبول کرتے ہیں اور ان کی توجہ و اہمیت سے ملنے ہیں اور ان میں یہ بھی دیکھنا کہ آپ کو بھی ہیں۔ اس پر آپ کو فخر ہے اور آپ بہتری کے ساتھ ساتھ مثال رہتے ہیں۔

بچوں کا خود بخود دیکھ کر اپنے بچوں کی قدرتی صلاحیتوں کو اپنے کاروان میں خاص طور پر اہمیت کی نگاہ میں رکھیں۔ ہمیں اپنے اہم خود بخود اہمیت اور ذات کا چھوڑنا چاہیے کبھی ہم ان کے ہر چار خفا و غم میں گم ہوں گے۔ اپنے "مردم کی صورت" نہیں دوتے کہ نہیں ہم کسی طرح چاہیں، جس شخص میں چاہیں اس میں نہیں۔ جلد وہ تو یہ "مجھے پورا" ہیں جن کی ہر طرف سے اور بہتر صلاحیتیں، اسلاف اور تائید ہیں۔ ہماری بھی شاہد کا

1991ء کے درمیان میں شاپلی یا ایشیائی کے درمیان میں شاہد کے درمیان میں جو مل نہیں کر سکتے۔ ہمارے ہمہ گیر مثالی سے اور ان کی توجہ سے یہ ضرور دلچسپی ملے گی کہ وہ اصل میں یہ ہیں اور بہتر ان کی اصلاح اور بہتر اہمیت

تے اُن میں موجود اصلاحات اور بہترین طور پر پہنچے ہیں۔ اس سے کہتے ہیں۔ بطور اداکارانہ کی ذمہ داری ہے کہ کام پوری ذمہ داری اور ہوشیارگی سے اپنے پاس کے اندر چھپا رکھا ہو اور اُن کی تعلیمیتوں کو پیچھے رکھنے کی کوشش کریں۔

جائے اس کے کہ کام ٹھیک سے ہوتا ہے اور یہ کہنے سے لیے کوشش کرتے رہیں جو ہماری خواہش ہے یا اپنی ذاتی تئیں میں نظر رہیں۔

یہ اختتامی جلسوں، طالب حقوقت کے جہاد اپنے نہیں کو، قیمتی ترین طاقت اور وسیلے کے طور پر دیکھا جائے گا۔
 اصرار ہے کہ یہ سب کو بروئے کار لائی جائے تاکہ ملت کے لیے سچا جہاد ہو سکے۔

تقریب اپنے بچوں میں خود چھوٹی پیدا کرنے کے لیے ان کے اعتقاد اور الماریت کے اس میں جو کچھ
تبدیلیں ہوئیں، مشہور اور مخفی کریں۔ جیسے وہ ہم دش کو صورت کے اندر پہنچاتے چوست ہیں، اسی طرح اپنے
تقریب اور سہیلوں کے اعتقاد سے آگے بڑھتے ہیں۔ ان کو اپنا چھوٹا کرنے کو بے پناہ نہیں، اور وہ آپ
سے کہنے میں کامیاب ہو جائیں تو بچوں کو - ممکنہ تقریب جو سب سے نوازیں ایسے وہ خطیں کر کے یا کسی کام
کو پانچ تکلیف نہ پہنچائیں، تو انہیں اس کی امداد دینی چاہیے کہ ان کے میں مدد دین اور ان کی قبولیت کی اس طرح
تقریب کر کے کہ بچوں کی خواہشات کو اس کا بھی یہ خطیں کے وجود کو قائم کرے۔

برقی سکول کی عمر تے بچوں کے لیے مؤثر طریقے

”مذکور نے ہمارے ”سچ“ کی دہر دہرایا۔“

بطریقہ نیکو بچوں کو اپنے حواس کے لیے دوسروں پر انہام تراشی کی بجائے خود دوست داری قبول کرنے میں مدد دینا ہے۔ ”یہ حارسۃ والدین“ (حیثیہ احمیۃ) ”کوسن ہندی“ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اسی بھی طرح نئے عالمی جنگوں (جہاد ملی یا زہابی) کو منتخب کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس کا خیریتہ وہاں ہے کہ اس نے بھڑکنے والے دونوں ”مخالفات“ کو ایک غیر آرام دہ بیج پر بٹھا دیا جائے اور پھر اسے اپنی صورت میں بیج کی فائبر کی اجڑاتے ہی جاتے ہیں۔ یہ بات کہ اس کی ”اور“ سے بچنے کی نہیں (محض تھیم)۔ یہ طریقہ کار ”والی بٹھار“ اختیار کرنے اور اس کا نام کرنے کے لیے ”اور“ کو ”اور“ دوسروں والی نام دینے کی بجائے خود دوست داری قبول کرنے کی انہیں مشق بھی ہے۔

فَدْرُوسُ تَوْبِخِ مَازِلِ

اسی طرح یہ کارے اور بھی کر کے کیے گئے۔ تو یہ سب بڑا مشکل ہے کہ ان کے اگلاس کی وجہ سے اونچے اور برے سڑک کا کچل رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں ایک ایسا حکام سے روکی ہوئی انہیں جس کے تحت وہ اختیار دینی میں اس ادارے کے لیے کاروائی کی ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کے لیے چاہیں۔ اور فی اصل میں خود یہ اس کے لئے اور اہل

نہ اسے انتہاء سے موافق نہ ہو مگر پاپ اپنے اہل خانہ اور یو یو مونی کے اعتبار سے نظام صحیح عرف کرانے میں مددگار ہو سکتی ہے۔

نئی سالوں سے ہمارے گھر میں دستکاری کے کئی نظام بہ طور نیا طالعشہ رہ گئے ہیں۔ انہیں نئے نئے گئے چہ بڑا ہوا (Peg Board) پر باری باری لٹھے جانے رہے ہیں۔ ہمارے ہاں ہر خانہ میں سر پہنے کے لیے چھوٹی چھوٹی ڈنگے (Hooks) کی حد سے چار بورڈ لٹکا رکھے ہیں۔

۱۔ بچہ پسینہ پورہ پر لٹکتا ہے کہ اس نے صبح سویرے انگوٹھ دھو کر کمر میں وقت لیے (ستر) تبدیل کیا اور اسے صاف کیے، دانت دھوئے، کپڑے بدلے، وقت یہ چھپا کر دیا۔

۲۔ بچہ اور دوسرے دور پر کھڑے ہو کر کالج کو پورا کر لینے سے بعد تکلیفات ادا کرتا ہے (اسے بچوں کے لیے بہ حد امان کام میں ایجنٹ کے کھانے کے بعد سڑکیوں کو پیچھے بنانا، ان کو صاف کرنا کا کیا اچھا طریقہ ہے)۔

۳۔ تیسرے ہمارا پروہ اپنے معمولی پر تیشے سے وہ اس میں لٹکتا ہے اور اس نے اپنے سو کھاتی کھاتے، چائے کو دیکھ کر اپنی پر تیشے کر لی ہو اکیسویں پر کلاس کے حق کی پر تیشے، بار بار اس کی پر تیشے کی کسی طرف کی دوسری چیزیں تمام یہ ان بچوں کے لیے ہیں جو کہ کمر لٹکتے سے جملہ ہیں)۔

۴۔ آخر میں وہ اپنے چہ پورہ پر تمام کام مکمل کرنے کے بعد تکلیفات ادا کرتا ہے۔ اور اسے نوادرات صاف کیے، غلوں کا کام مکمل کیا، اپنے سے تبدیل کیے، وہ اسے لیے وقت پر بہتر کر جائے کے لیے تیار ہو کر دیکھو)۔

ہفت کے بعد میں اپنے (Peg board) سے لٹکتا ہوں، دس روز پہلے دیکھنے والے پیسے خرچ کی رقم کا تقسیم کیا جانے ہوا بات ہے۔ شرمندہ ہو گا کہ اس نے لٹکتے ہوئے دیکھیں کیے ہیں (بچے پورہ پر وہ اس کا کھڑے پر تیشے کے حسب سے اپنے تکلیف شدہ کاموں کی فہرست لٹکتے دیکھتے ہوں، اسے حسب "پہلے" کے، وہ دیکھتے ہیں ان کی کارکردگی کا مشاہدہ کرنے سے بعد اپنا فیصلہ کر لیں)۔

یہ پورہ سطح پر لٹکتی ہے ان کی غلوں پہنچنے والے بچوں کے لیے رہا، وہ دیکھتے ہیں کہ ان میں زیادتی شامل کرنے کا مشورہ نہیں، اس کے، البتہ انہیں عادت دیتے ہیں اس لیے اس

[illegible]

اپنے اہل خانہ کے بارہمہ آئے ہیں ہر قطعہ کسی قصہ پر چھٹیں کرتے ہیں اس کے عوامیہ پر ہوتا ہے
 کچھ مہوں کی تفصیل ہے جو بلے ہر اس بلے کو تھوکتے (تھوکتے ہوئے افسوس) کے ذریعے
 ہیں ان افسوس کی اصل مراد ہے بلے ہر اس بلے کو تھوکتے ہیں مراد ہے۔

”سچاپے ٹھوس میں“ کوہ اپنی ہاتھ راجا کرکرنے کے لیے اپنے ہمارے ہر کام شروع کر دیا۔ یہاں
میں رکھنے کو یہ طریقہ نہیں تھا۔ اس وقت ہمارے پاس قدرتی کھونٹے تھے۔ انہیں پتھر سے لے کر
معدنہ کے لیے انہیں کے علاقے میں لے کر آئے۔ انہیں پتھر سے لے کر آئے۔

یہاں واقعے کے پس منظر کے ساتھ ساتھ

یہ طریقہ کار پھر نے چوں میں خوب کام کیا۔ وہ اسے اور خود مقررہ فی سال کے بجائے ہر دو سالوں میں ۱۰۰ روپے کا ایک ٹکس عائد کیا اور اس قدر روٹے چلے۔ وہ یہ کام خود کرنے کی بجائے عوام کی ہمت پر اٹھایا۔ انھیں اپنے اپنے علاقوں میں روٹے دیے۔ ان کے پھیلنے کو روکنے کا سب سے بڑا حربہ انھوں نے انھیں ہمارے انتخاب کیلئے مصلحتی کارکنوں کا شریک بننے پر آمادگی سے خود کو نہ لے، بلکہ یہ سوچے تو یہ وہی ہے کہ انھیں چاہئے کہ ان کے قریبی قریبی لوگوں سے اس وقت ان کے پاس میں سب ایک جگہ سے تہی ہوئی، ان کے پاس بھی ہمارے گھر کے بعد آگیاں ہوں۔ سب اعلان شدہ کے لیے یہ کارنامہ بھی خود کرتے تو پھر ان کو خود کام کرنے کی سہولیت نہ ملوے۔ یہ تو یہ تو یہ ہے۔

المجلس

[illegible]

نارنگے کا مالتی سے کام چیتے کہ یہ ٹھکانے و تیش لڑکا ہے جس نے اپنی صد سوتلیوں و بیویوں کی طرح ہر لڑکے کا دل لٹو
بچہ بٹکا تو قیہ و دانا ہونے سے نہ ہائے مالتی پانی ٹھکانے کی مالتی پانی لڑکا ہے اپنے آپ کو توڑ و مٹا دیتا ہے (Phonetic)
یہ اصطلاح بھی سمجھ سکتے ہیں مگر انہیں یہ سمجھنے میں مدد — نشتہ تیرے کہ مالتی کا کلاک ٹاپ ہے اپنی بھتیجی
صد سوتلی و مالتی لڑکا

فَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشَاقِقْ فَتَايَا أَهْلَ الْقُرَىٰ ۚ إِنَّهُمْ أَوْسَدُ بِأَعْيُنِنَا ۖ ذُرِّيَّتُكُمْ خَبِيرٌ

[illegible][illegible][illegible]

کے سپریم کورٹ کا فیصلہ

یہ ہمیں آتھیں پچاس سو چار سو تیس کے واسطوں پر اور ان کے درجہ طے کرنے کے لئے ان
 اعداد میں فیوڈر کے لئے آتھیں پچاس سو چار سو تیس کے واسطوں پر اور ان کے درجہ طے کرنے کے لئے ان
 اعداد میں فیوڈر کے لئے آتھیں پچاس سو چار سو تیس کے واسطوں پر اور ان کے درجہ طے کرنے کے لئے ان

نیکے جاتے ہیں، آپ کو ایک کھلے منہ والے برتن، اور ایک پلاٹک کا پھونٹینہ بھی چاہیے، ہوگا، وقت بچے برتن کے بعد، پھیٹ کر مہارت کا نظام، انگریزوں کے لیے ایک نیم بورا اور مارکر کی ضرورت ہوگی، جس کے ذریعے آٹے پر ہتھ جاتے ہیں، اسے نہ کی جاسکے گی۔ (آپ یہ پورے شور بھی اُٹھی، ہم پورے، کلاس پورے ڈیا جام، بڑے کا ہتھ پر شروع ہے آخر تک، بچوں میں نشان لگا کر چا کر رکھتے ہیں، ویسے یہ عام صور پر بچوں کے لکھیوں کے ممالک کی دکانوں سے بھی چاہئے، وہ ملے گا سے کہ

[illegible][illegible][illegible]

جب وہی پھر اٹھ کر سفرِ حاصل کرے تو کہیں "اگر بہت اچھا مقرر" کی قسمت تو میری تھی، مگر "اگر بہت بُرا مقرر" تو کہیں "اگر وہی بات نہیں" والی پار قسمت مقرر ہے۔ اسی سبب وہ پانچ دن کی کینڈا دھپھیلنے پر بھی کارکنِ اعلیٰ تو کہیں "بیرے خوب" اور سبب وہ کینڈا کو بڑے تھک چھپنے کے ہیں، مگر کام سے تو کہیں "اچھا" و "بُرا" تو کہیں "اگر وہی" تھکے پڑے سے کسی ہی بات کو نہ لے لیے ہیں۔

جب یہ پہلی نیت جانے تو صرف خواہلاں وہ کہیں ہوگی اسے یہاں پہنچنے کے لیے کبھی نہیں
اس بات کو بھی جانیں کہ جیسے وہ اپنے اچھے دوست کی مرادوں سے یہ نیت اس بار میں خوش قسمت ہو
شاید اگلی مرتبہ آپ جیت جائیں گے یہ بھی خیال رہے کہ وہ نے وہاں ہی جی جیسے اس کی صریح تصویر اور
نہ مری جائے۔ یہاں تو بتائیں کہ اچھے میاں سے ہر وہ صلیب بھی ہے جو اچھا حسین ہے وہ شہر اور کتبہ اور پورے
اس نے کبھی نہیں بھی رہے ہوں۔

یہاں وہ تھے انھیں کئی اسطوانات کی وضاحت کرنی تھی۔ انکی مدت گماناً - سو سال سے بھی زیادہ ہے۔ (بڑے یادگار
پروگرام) اسطوانات کے طور پر یہ سارے ممالک میں مقبول ہوئے اور انکو ایک نیا لٹریچر کا نام دیا گیا کہ "سائنس و ٹیکنالوجی"
پر مشتمل ہے۔

ان کے بعد اس کی جگہ پر بیٹے اسی بیوی کے ساتھ رہے۔ ان کے بچے کا مطلب ہے کہ ان کے بچے کی پرورش ہو رہی ہے۔

ایک سو سال کی عمر کو پہنچنے والے بچوں سے بڑے عمر والے بچے

خداوند را شکر

[illegible][illegible]

تخلیجِ قویہ ہے کہ یہ طریقہ موثر کیجئے ہیں۔ دراصل تجربہ و قسمت آزمائی اور خطیایں بہت جلد انسان (مخصوصاً بچوں) کو بہت توجہ بخلا دیتے ہیں۔ ان کے نتیجے میں جو ماسل ہوتا ہے وہ ہے "خوابِ مجرور" اور جسم و سن بات چہ بغیر نہ رکھتے ہیں کہ ان کو سارے بچے کی خطیایں نہ یاد دہمیں نہیں ہو سکتیں۔ جب کہ ایسے ماسل لڑکے بالائی کی خطیایں جنہوں نے سہ ماہی (۶ ماہ) شروع کر لی ہیں وہ بہت جلد یاد دہم ہوتے ہیں۔ آج کے سہ ماہی میں بچوں کو کتنا مائی تو بہت جلد یاد دہم ہوتی ہے اگرچہ مادی بہت سارے چیز سے وہی جاتی ہے۔

تو کھڑکیوں کی ٹرائیڈیال پر اس وقت اور خاص کر ہے۔ یہ زمانہ بچے کو پاپا سے دو سال پہلے سے بچوں کی طرح خوشنودی اور فطرت و اخلاص سے نوازنے کے باعث فرما۔ ان کی پرورش و تعلیم کے لئے جیسا کہ پھر بھی دوا دینے ہو ہے۔ جو بچے ہو جیسا کہ اپنے کام کو ان کی جیسے تعلیم بھی دے۔
ہم نہیں اور دینے کے لئے سچی سمجھ کر کسی چیز کا انتخاب کر لیں۔

مشاء، تکریم نے کہ خوب کچھ غیبی ہیں

پھر لی روزمرہ زندگی میں اپنا کردار اس طرح نبھیں کہ ان کے ساتھ بچوں کے خود پروردگار اور اپنی والدہ کے بارے میں طویل پیمانے پر جاننے والے دوستوں میں جدوجہد نہ ہو۔ کوشش کریں کہ آپ کے بچے کو ذاتی حالات سے روکا نہ جائے۔ بچے بھی ممکن ہو سے نہیں غمو میں مبتلا ہونے کی کوشش کریں۔ کسی وقت بچے پر مہم چلانے کی بجائے فوس سے چھوٹیں کہ کیا ہے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ وہ فیصلہ خود کرنے کی بجائے کہہ دیا جائے گا۔ والدہ کے ساتھ یا ان کے ساتھ چھپنے والے وقت پر توجہ دینا کہ ان کی کوششوں سے بچہ خود اپنے والدین سے روکا نہ جاسکے۔ والدہ کی صلاحیتیں اور قابلیت میں بچہ کی طرف سے ہیں۔

اگر بھی وہ آپ سے یہ کہنا چاہے کہ "میرا دل تو تمہارے لیے ہے۔" تو اس سے یہ بھی کہیں کہ جب وہ اسے جیسا بھی کہے گا تو آپ اس کا معاملہ کریں۔ اور اسے بتائیں کہ اس نے غصہ کیا ہے یا نہیں اور اس مسئلہ سے متعلق اس کی بات بھی کریں کہ وہ لوگوں کے ہاتھ پاؤں سے غصہ نہیں ہو پا رہی ہے۔

اسب بچے کو کہہ دو کہ وہ اپنے آپ کو مختلف اعلیٰ اور سطحہ دار کالجوں میں داخلہ لے کر ان کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اپنی تعلیم تکمیل تک پہنچائے۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے لیے کچھ ایسی چیزیں بھی بتائی جائیں جن سے ان کی تعلیم اور زندگی میں بہتری آسکے۔

پیشکش

اپنی ذات پر غیور سے اور اپنی سزا جتنا سے اعتقاد کو قصور بخوں کے ذہن میں راسخ کر لیا میں۔ اس
 سوائے سے عدم قبول کا وہ شعور بہت اہم ہے جس سے آٹھ لوٹ واقف ہوں گے
 خدائی نوکر بلکہ انکا کہ ہر شخص سے پہلے
 خدا بندے سے خود پرستھے، مگر تیریں دھما گیا ہے
 سینے پر چال ہوو یا ہی سہی نے انشاء خدا، یاد کرو اور میں انکی شعر نے معنی پر مشہم سے نکھو کیے۔ اس
 خدا بندے سے خود پرستھے، مگر تیریں دھما گیا ہے

۱۰۔ اگر ہوا برفی کا سہا پہن چلائے تو ہوا میں لڑائی کے بے لولہ اعدا اور ہوتا ہے (۱۰ نمبر خراب)

پنی پوری خوشنوازیوں کا وہی ہوتا ہے (البتہ وہ اسی طرح ہم کو یہ سزا بھی عطا کرتے ہیں)۔
بچوں کے ذہنی اور جسمانی تعلیم کے لیے تو صرف ان کے لیے ہی عظیم عواید کا تحفہ ہے۔
کچھ ہے۔ اس کا ایک انگریزی نام ہے۔ یہ ہے جو کہ ہے۔

"(recol) five elements of \mathcal{H}_1 ."

مذکورہ بالا سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگرچہ ان تمام باتوں کے بارے میں
محققانہ اندازوں کے کرکے یہ جتنی باتیں کہیں گے تو یہ سب باتیں ان کے
آپ ہی سے ہیں جو ان میں بھی جتنی باتیں ہیں ان میں ان کے ہاں ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

(نوٹ: اس واقعے سے اس شخص کی حقیقی تہذیب و تمدن کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

حجۃ الکوثر سے کہیں زیادہ توبہ و درامیت وہیں۔ چنانچہ کوہِ سلیمان کے گرد و سواہر، وادئِ ارم، و نایبۂ قاف و فضل اور نائیکی کی عاصمت ہے، جب کہ ستارچ کا قبول کرنا اور اپنے مخالفین کے لیے براہِ اولیٰ دکھانا اور فضلِ سمجھ داری اور عقل و تدبیر کا جہت ہے۔ یہاں بھی خود کو بہتر بنانے اور روشنی کرنے کو ہرچ رو قہو ارف سے تو نازیں اور ہمارے جہت کو زیادہ اہمیت نہ دیں۔

بلوغت کی عمر پہنچنے والے بچوں کے لیے مائٹریٹر ہے

قد رقی مصنامیت کی فہرست۔

یہ سچہ مراسلہ دوسرے اسے میں بتاتے تھے "میں اس کام میں بہت بے دلی" سے ملتا تھا مگر ذرا دیر بعد
 اپنے والد "ہے۔ یہ سچہ کارروائی کی وجہ سے قریب پہنچنے والے لچک کا اپنی انفرادیت کو پسند کرنے میں مدد دیا
 اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی انہیں شمس تمہیں سے فخر کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ دلی کا کوئی ایسا سب
 کاوش کہ میں سب آپ اپنے بچے کے ساتھ نہیں رہا۔ گاڑی میں باپ پیل نہیں آئی تھیں جانتے ہو۔ یا ایسے ہی کسی
 دوسرے موقع پر بچے کے ساتھ اس نے ٹیبلٹ اور رقم کی صلاحیتوں کے بارے میں حوالہ دیا۔ خیال کریں۔ اس سے
 پوچھتے کہ وہ تو انہیں بچہ میں بہت اچھا سمجھتا ہے۔ اسی لیے اس سے وہ بے دلی کا بارے میں حوالہ دیا۔
 میں اپنے مشاہدات سے آگاہ کریں اس حوالے سے باتیں گھر کی انعامات پر نہ تھیں۔ ہاتھ دیا۔ اور یہی
 چیزیں دیکھیں اور میری اپنے سہولت کی تھی۔ وہ سب سنا اور سنا۔ بلکہ یہ کہتے ہو کہ انہی ہی نام میں جھٹی کر دی
 جاتا ہے۔ جیسے کہ یہ سچی ہے۔ انہوں میں تھیں۔ اسی کا انہوں کی بہت زیادہ ہے۔

بچے سے دے چیت کا کھور ایں ، توں پہ کام رکھیں گے : شخص اپنی صلاحیتوں کو نکالتے ہیں ان کا ہر لمحہ اس قدر مستعد ، کا جذبہ اور پیس قدر اہم ہے (تعمیم) جو ان کوں ہم سے دے جاتے ہیں ان کا ہر لمحہ اور ہر واقعہ ان کے لئے جس وقت ضائع کر کے لی جاتے ہیں ان کوں ان کا ہر لمحہ اور ہر واقعہ ان کے لئے

مسائل و فراموشی

پھر یہ کار ہو وقت کی مراد سمجھنے والے بچوں کو اپنی مثال سے اور سب مل کر کسی انسان کی فلاح کا بیج روئے
 بغیر قیود و ریزرٹ میں ہوا۔ کیا، قدرتی اور مومن سے جو ہے۔ اسے تنگدستی میں لانے سے بچنا نہیں کر۔۔۔ نہیں
 بچنا۔۔۔ اپنی جگہ سے ہرگز کوئی اور ہی مسائل نہیں کر سکتے۔ یہ ہم سمجھتے تھے کہ اب دلیو تو دنیا اور کوئی ایسے
 والے شخص کی طرح ہو گئیں۔ نہ تو تنقیدی اور نہ ہی ترقی یافتہ انسانوں کا یہ انداز ہے۔۔۔ یہ ظاہر نہیں۔ یہ بھی خیال ہے
 کہ اب اس دور کے سے لڑائی طوف سے زیادہ چھوٹ گئیں بلکہ نئے نئے نئے ہوئے ہیں۔

اس نے بعد ازیں کوئی کچھ نہیں دیا اور یہی کہ اس نے ہر مسئلہ اور پریشانی کا حل موجود ہے۔ ہم اسی تے رہ سکتے ہیں۔ ہر مسئلہ کا کوئی مخصوص حل نہیں ملتا ہے بلکہ خود ہی ہر مسئلہ کا حل ملتا ہے۔

یہ مسرت کے پارہ نے میں لکھ لیا۔

[illegible]

بچوں سے پوچھنے کو کہو: اوراقِ پارس اور فتوحِ متحدہ دو جہاز میں نہ رہ سکتے تھے۔ انسانی اور غلامی جہازوں کے
ملاقات جیتے جا کر میل صدر کے اسی چاروں طرف کی گلاب یا لالہ لاش کے بعد ان میں بیٹے کے اٹنے اور جتنی تسمیہ و اس
کے نوے کے لکھنے کی گھنٹی کا سلام کرنے کی وجہ سے بہت جلد ہی۔۔۔ وہ تاراجی ہو گئی۔ اس کا نام ہوا اور اتحاد
دیا۔ جس میں آئینے خراب ہو، اور (وہاں) ہم اس کی جگہ پر انیسویں صدی کے نو جوانوں میں کیے ہوئے تھے۔ میں (جو)۔۔۔
تھیں۔ مجھے اس وقت پر توجہ تھی کہ بہت گھنٹی تھی۔ یہاں سے تھیں۔ یہاں سے تھیں۔ یہاں سے تھیں۔ یہاں سے تھیں۔
منزل پہلا شوقی مانے گا۔

’ساتویں سے لکھنے والوں‘ اور ’پیشوا‘

یہ ایک دلکش کتاب ہے۔ اس کے پیرچہ پر جاسمیں لکھنے والے دیوانے کو اپنی ذات نے یا اسے جس میں تمہارا قصہ قلم لکھنے میں مددگار ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی مگر دلچسپ بات ہے کہ اس کے پیرچہ سے جو ایک اور کتاب ان کے میں تیار ہوئی ہے اسے یہاں ہونے والے اشاعت (پبلشرز) نے "کتابوں کی پاداشی" کے ٹیبل میں نمایاں کیا ہے۔ اسے یہ اس میں اس کتاب کی بات لکھ کر لیا ہے۔ اس کتاب میں جو پیرچہ ان کے نام پر لکھا ہے اس کا مختلف وقت پر "کلیکچر" ہوتا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں ایک دستہ کتابوں کی سے لکھ کر جو ان کتابوں کے بارے میں اور معلومات مگر دلچسپ اور پڑھنے والے کو خوش کرنے والی ہے۔ ان کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک "The English Yard Book" اس کے پیرچہ کے آخر میں ہے۔ اس کتاب میں ان کے پیرچہ کے بارے میں اور معلومات دی گئی ہیں۔

یہ کیا؟۔ یہی کہانی ہے جو ایک دہائی میں صراحتاً ہے۔ اور پھر یہی منافقہ تھی کیا ہے۔ یہ کچھ تو آہستہ بہت آہستہ تھی اور پھر یہی طرف ہانے کے اثرات سے آلودہ کرنے کے نیچے آج بھی کھلی ہے

اعزازی ایک جلی خاکی پر ٹھکانا کرتی ہے، اسے صرف غلوں کے تھکے ہوئے مقاموں میں نمایاں جیت چکلے سے بلند کر کے لوجسٹک سپلائی میں بھی ضرورت کے مطابق اسے ڈالنا قابلِ تکرار ہے۔ چارو لکھتی ہے اس لڑکی نے ساتھ واحد مسئلہ یہ ہے کہ وہ میان بازی میں بہت تیز ہے اور اپنی ٹھٹھی تسلیم کرنے سے روک داری قبول کر لیں وہ اپنی مانگنے پر جیت چکلے سے ڈال دیتی ہے۔

ایک ماہ نام نے بیان پائی کہ نے اور متعدد جاننے مشرقی کے بارے میں کی اس شخص
 کا ایک شخصان پر حصار ہم نے یہ شخصان اپنی ہی کو بھی پڑھایا اور اس آفتاب کے بارے میں جان
 کر کے خوش ہوئی اور بھرتی کر کے لے گیا۔ اور جو بھی یہ مسئلہ نہیں پڑھتا اور نگاہات پر
 قائم رہنا لوگوں کا ایک دور کے سے مزید اور مطلق ہے۔ آپ نے معافی کا بعد پتے کے نام پر خوش
 ہوا اور اس میں یہ بات ہے۔ ان لوگوں کو اور سے سے نواز رہا ہے۔ یہ ہم نے فیصلہ کیا کہ جو ہم
 سے ہے اسے ہم نے ان لوگوں پر پڑھا اور ان کو یہ وجہ نہ رہا ہے۔ آپ نے اپنے لیے اس قدر
 قبول کر رہی ہیں۔ اصل فیصلہ کوئی رشتہ دار نہیں رہا۔ یہ ہم نے اس کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ یہ

محبوبوں کو ایسے کے لیے چھپا دے، پھنسا دے، پرہیز کریں

یوملت کی حرکتیں دیکھنے والے اپنے بچوں میں حالتِ نفسِ نمودار قرار دیتی اور اپنی بات پر جرح و علی سلطنت کو پورا اپنی عزت میں ترقیت قرار دیتی تھے۔ یہ یہ قلبِ واضح کو ان کے افسوس پر مشتمل ہے اور جسے عوام نے بچوں پر جرح و علی سلطنت قرار دیا ہے۔ یہ بچوں کو اب یہ کہہ کر ان پر اعتراضات نہیں کر سکتے ہیں کہ ان کی قابلیت کا یہ ہے۔

[illegible]

خود نظمی اور میانہ روی

جسائی، بیٹنی اور مالی اعتبار سے خود نظمی۔ تشکو، ٹھکانے پینے اور ورزش کرنے، وغیرہ میں میانہ روی۔ اپنی خواہشات کو کام اور فرائض پر قابو رکھنا۔ جسم اور ذہن کی حد و کھنسا، غیر متوازن اور شدت پسند نقطہ نظر کے خطرات سے بچنا۔ از خود درگاہوں کے والے حصار اور خود نظمی کے درمیان توازن رکھنے کی صلاحیت۔

”اسی میں، بعد کرتی ہوں، میں ابھی فائدہ چاہوں گی، پلیز مجھے وہ، دیکھ۔ وہ وہاں بیٹنی بات نہ سنائیں۔“

یہ ہماری بیٹی سعدی تھی۔ سن کی عمر اسیالیس سال تھی اور میں اسے (اس صبح تیسری بار) انگریزی تھی کا کورس سول چاہنے سے پہلے بیان کرنا چاہنے کی پریکٹس کر رہی تھی۔

جب میں اس کی عمر کی تھی، تو مجھے حقیقتاً صبح سویرے خود نظمی کے بارے میں پوچھنا تھا۔ اور کائنات بھی میری ہنسنے لگی تھی۔ آج کے شہری طرز زندگی میں نظم، ضبط و ضبط، اس کی بجائے ایک اختیار کی چیز بن کر رہ گیا ہے۔ صبح سویرے اٹھنا، کسی کام کو پیشہ طریقے سے کرنا، خود سے کسی ایسے کام کا آغاز کرنا، اور خود کو کسی کام کی طرف مائل رکھنا جیسے خوب ہی ضروری تھا۔

مگر سعدی جتنی بڑے بعد واقعی اٹھنے لگی تھی، اس نے برائو کی پریکٹس کی اور وہ سمجھتی ہے کہ خود نظمی سے انسان کس قدر راجح محسوس کرتا ہے اور وہ خود اپنے انعام ہے۔ لہذا

خود نظمی میں بہت سی چیزیں شامل ہیں مثلاً خود کو آگے بڑھنے پر مائل رکھنا، اپنی وقت اور خود اپنا نظم بنانا، اپنا وقت اور اپنے غصے پر قابو رکھنا، اپنی خودی میں جہاد کرنا، اور اپنی وقت اور خود نظمی کے ساتھ توازن رکھنا، یہ سب وہی چیزیں ہیں جو کہ ہمارے لیے ہیں۔

خود نظمی اور میانہ روی، اصل ایک ہی مسئلے کے دو رخ ہیں۔ خود نظمی، اصل کام کرنے کی سعی و کوشش ہے۔ میانہ روی، وہ ہے جو نہ اپنی کامیابیوں کی زیادتی بہت جلد چاہے۔ نہ خواہش میں زیادتی ہے اور نہ اس کے ساتھ۔

خود کو بھی اور میان بروی و راستی و قائل و نہی کی ایک اقدار میں کیونکہ ان صفات کا موجود ہونا ہمیں خود و دوسروں کو خود کو بھی تہہ بہ تہہ پہنچانے اور اندر اندر پہنچانے کی تہہ بہ تہہ کی ضرورت ہے۔

یہ واقعہ اور جس میں ہمیں اپنے احوال میں یہ اقدار کے لیے تمام والدین و ذاتی طور پر محنت کرنی چاہیے اور جاری اپنی مثال سے چاہ کر کوئی اور طریقہ یا کیفیت ہمارے بچوں کو ان اقدار سے سکھانے میں معاون و معاونہ ثابت نہیں ہو سکتے۔

اس سال ۱۳۱۱ ہجری کو پہنچنے پر دارالہدیس سے فخر معظمہ مہجہ انیسرت تلمیذوں پر بہت زیادہ وابستگی و دعائی شروع کر دی۔ تیس سال پہلے اسے اپنا بیسواں سال تک پڑھیں رہا تھا۔ اگر انیسویں سال کا کام کر لیجے تو اسے یہ بھی پڑھیں رہتا تھا کہ اس نے وہ کام کرنے کیجے نہ حوالے کیا تھا پڑھیں۔ اس کے خیالات مافوق ہوتی جہاں وہاں سائنس اور انجینئرنگز میں جیسے ہمارے تھے۔ ان کے سوا سے کچھ سمجھتا ہی نہ تھا۔ میں مستقل سے اپنا کردار ف کرنے اور اپنی پیچ واپس جانکھا کرنے کا نتیجہ اپنی اپنی تھی۔

[illegible]

میں موقع پر میں اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ اس بچے کے ساتھ میرے تعلقات بے حد خراب ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ اسے مسلسل پریشان کرتے رہا اور وصافہ کرتے رہا۔ وہ اس کے دل میں اتنا دھوکا دیتا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر ہنس دیتا تھا۔ اس کے دل میں اتنا خوف تھا کہ وہ اسے دیکھ کر ہنس دیتا تھا۔

ساتھ دوستانہ پن اور ذاتی احساسات و خلائع کا جال جیسے امور اس کے ارد گرد صاف کرنے نہ کرنے سے زیادہ اہم ہیں۔

اس برس یہ بچا ایک گائے دار چودے سے ایک بھوس دار چودے میں تبدیل ہو گیا ہے۔ (میں اسے ابھی بھی کسی تخلیق سے تشبیہ نہیں دے سکتی، لیکن نگاہ اس کا کمرہ اب بھی پہلے جیسے ہی نظر آتا ہے۔ اگرچہ وہ اب بغیر کسی کے کئے، ایسے میں ایک بار صاف کر رہا ہے۔)

اب تمام گھٹے اس ڈیپ وڈر ہیپ جگہ (جسے وہ انے کمرہ کہتا ہے) میں بھوسہ ورکائی کی ایک لہر سے ڈھکی ہوئی ہے۔ وہ وہاں ایک ٹیبل کا ٹاٹ اور اپنے سکول کی پینسل آؤٹ سوفا کی کارکن بھی لٹا کر رہا ہے۔ اب میں اسے اپنے لیے کوئی کاشا بھرنے کی بجائے اسے ان آدمیوں کی فہرست میں شامل کرتی ہوں، جو مجھے بہت پسند ہیں۔

جہاں کا بیٹا نکلتا

بچوں کو تو وہ مثال قائم کرنے سکھا گئیں، مگر ان کے ہر معاملے میں خواہ مخواہ اور عدال پسندی کا عملی مظاہرہ نہیں۔ وہ انہیں والدین کی عملی مثالوں کو سمجھانے کا بہترین طریقہ ہے۔ اپنے ذہن میں یہ فیصلہ کر چکے خصوصاً اس ”سینے“ کے لیے کہ آپ اپنے ختمے پر فوجی نہیں لگے، اپنی آہنی کا بوجھ دیکھیں اور ان کے اپنے ذہان کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ کھانا پینے میں سلاخہ رکھیں اور انہیں اس کے ارد گردی میں مہربانی کا مظاہرہ اور یہ زندگی کی باتوں پر عمل کریں گے۔

ان تمام باتوں کو خاص باتیں ہیں۔ ان کے بارے میں (اور ان بارے میں کہ آپ ان سب چیزوں پر کیوں عمل کر رہے ہیں) اپنے بچوں، حقیقت یہ ہے کہ انہیں

”میں ٹیکہ لگتی“ کہنے کی جگہ اور خود بھی غصے اور ہڈ ہڈ سے پر غصی سے قابو رکھ رہی ہیں۔ جذبات اور غصے پر قابو رکھنے سے بہتر ”تفہیم“ کی جگہ اور واضح اور نظر آجوانی اور ہی مثالوں سے ملتی ہیں۔ اپنے بچوں کو غصے کی حالت میں کچھ بھی کہنے سے پہلے میں ٹیکہ لگتی ہوں۔ ان کا بارہا غصوں سکھائیں۔ چنانچہ ایسے بچوں کی مثالیں ہیں جو غصے کی حالت میں بچہ سوئے یا سو پڑے ہے۔ اس کے نتیجہ میں یا کہتے یا کرتے ہیں جو دوسروں کے لیے تکلیف دہن کا کام ہے۔ انہیں ایسے لوگوں کی مثالیں پیش کریں جو پہلے غصے میں پڑے ہوں کہ پھر بے غصے یا کچھ ایسا کرنے جا رہے ہوں۔ ان کے بارے میں کہیں کہیں غصے سے بھاگنے والوں کے بارے میں سوچ کر ہنسانہ

جہاں کا بیٹا نکلتا

بچوں (اور خدا اپنے آپ کو) اس مسئلے کے دوران جب بھی حصہ لے گا شروع ہو تو، نئی آواز میں اس تک پہنچ سکتے کا پابند بنائیں۔ جی ہاں آپ خود بھی ایسا کیجیے۔ اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ جب کوئی نئی مومن رہا ہو تو سب اسے "ایک" "دو" "تین" "چار" "پنچ" "دس" سمجھتے ہیں نہیں تاکہ سب کو یہ احساس ہو کہ تمام اہل خانہ جذبات اور غصے پر قابو آئے کسی کو شش کر رہے ہیں۔

گھر کا ایک شہید ول انعم رکھیں۔ یہ طریقہ کار بچوں کو کچھ خاص چیزوں سے حشمت پر یقین دلا سکتا ہے۔ اور انہیں جہاں متعلق ہو وہاں یقینی طور پر پہنچنے کا نظم و ضبط سکھا سکتا ہے۔ صبح ناشتہ اور رات کے کھانے کے لیے خاص اوقات مقرر کر دیں۔ چاہیں تو چھٹی کے دنوں کے لیے ان اوقات میں تہہ ملی بھی کر سکتے ہیں۔ مگر جو وقت طے کر لیں اسے کس نمایاں جگہ پر لکھ کر چسپاں کر دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام اہل خانہ اس صبحیے کے دوران خود کو اس ضابطے کا پابند بنانے کے لیے مربوط و خوش رکھ رہے ہیں۔

تفکر و ضبط اور مہیا نہ رہی مگر اصطلاحات کی کثرت استعمال کریں یہ طریقہ کار بچوں کو ان اصطلاحات کا فہم بخشنے اور روزانہ کے طرز عمل میں ان اوصاف کے استعمال کو بخشنے میں مدد دے گا۔ جب آپ ایک سے دوسری بار چیزوں کی آغوش لئے کراہتے ہیں یا مانا ڈال لیں تو کہیں:۔ ”کھاتے میں“ مہیا نہ رہی بہت ضروری ہے، میں اس سے زیادہ اور نہیں کھاؤں گا۔ روز میری بھی تو مدد کھل آئے گی۔ جب آپ کسی بچہ کو اپنا ”ہوم ورک“ وقت پر اور باقاعدگی سے کرتے دیکھیں تو کہیں:۔ ”بھئی تم تو تفکر و ضبط کا خیال رکھتے ہو۔“ اسی میں نے سو کر مرگے ہیں اور باقی محنت دیکھنے میں ان دونوں الفاظ کو زیادہ اہمیت دیں۔

”معاہدے“ کریں۔ اپنے بچوں میں خود کو پرتقمربنانے کے لیے کوششوں سے اہواف حاصل کرنے کے جذبے کو تقویت دینا۔ بچوں کے لیے ان اہواف کو مستر کر دیں اور ان اہواف کو حاصل کر لینے سے سرتھانعامات و اعزازات مستر کر دیئے گئے طریقہ کار کے ذریعے والدین کو اپنے بچوں کی حیا و تعریف و توصیف کے مواقع پیش کیجئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ بچوں میں نوابونہ نظم بنانے کے لیے مستطابوشش کرنے کی عادت کو بھی بخت پرایا جاسکتا ہے۔

[illegible]

ہیں۔ ایک "معاہدہ" یا "ڈیل" اس وقت طے ہوتا شروع ہو جاتی ہے۔ جب کوئی بچہ کچھ اعداد "تلمیذین" کرتا ہے۔ اور ان کے لیے خاص مٹی تجویز رکھتا ہے۔ عام طور پر جمہوریوں کی پیشکش میں تبدیلی کرنے کی پیشکش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ دس سالہ بچے نے گزشتہ موسم بہار میں اس "معاہدہ" کی تجویز پیش کی۔ "اور مقبول شدہ پروگرام" (اساتذہ نے انوار کے)۔ یہیں ہاتھ سے دس خوش خط صفحات تھے گا۔ اور پچھلوں تک ایک کتاب دو اقداروں میں پڑھے گا۔ دو اقداروں تک پہنچنے کے پانچ روز (اساتذہ نے انوار) پانچواں اقدار تک کرنے کا۔ اور عام سکول کے پڑوسی کے لیے یہ "معاہدہ"۔

ہم نے اس کی اس تجویز کو قبول کر لیا۔ ایک کتاب پڑھنے پر ہر ایک اقدار ہر روز ایک کر کے ہر گا اور ہر روز دو وقت تک یاد کرنا ہوگا اور یہ سب وہاں ہو جائے گا۔ یہاں بچے نے ہماری پیشکش قبول کر لی۔ اور یہی اساتذہ ساتھ ساتھ مرتب کرنے کے لیے ایک چارٹ تیار کیا اور اپنے "معاہدہ" کو پورا کرنے میں مدد کیا۔

یہ "معاہدہ" بچوں کی عمر کے حساب سے مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچے کے لیے عام طور پر "تلمیذین" "معاہدہ" کرتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں اور انہیں اس حوالے سے ہر روز یاد دہانی دینے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر بچے ہر روز دو روزی کے بغیر اساتذہ کی قیادت کر سکتے ہیں۔ ہر بچے کو اپنے "معاہدہ" سے حاصل ہونے والے اعدادات کے لیے اس قدر سہولت ہے کہ لگتا ہے انہیں اپنی کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش ہے۔ ہر بچہ انہیں اپنی چیز کی تلاش کر سکتا ہے اور وہ تمام ہندسوں سے آزاد ہو کر صرف اپنے مقصد کے حصول کی طرف اٹک جاتے ہیں۔

لہذا

پہلی سکول کی عمر کے بچوں کے لیے مؤثر طریقہ

پہلے سے پہلے کام

یہ چھوٹے بچوں میں خود کھوئی کی بہت اہمیت ہے۔ اپنے خیال یا خیالوں میں ہر بچہ کو اس کا کوئی بھونا کام یا مشاغل کی مثال کی مثال بنانا شروع کرنے کی سہولت رکھنا یا عام طور پر کوئی کام یا مشاغل بنانا ہے۔ اس لیے اس بات پر زور دینا ہے کہ چھوٹے بچے کو اپنے کام کی تلاش ہے۔ جب وہ کام کر لیں تو ان پر ان کی تعریف کریں اور انہیں یہ نہیں کہہ سچ انہیں حقائق میں سنی ہوئی ہیں۔ اور ظہر ان کی تعریف میں لانا شروع کریں

”نظم و ضبط کا مطلب ہے کہ سب آپ اپنے مضبوط ہو جاؤ کہ خود کو ان کاموں پر اہل نہ کہو جو کرنے چاہیں۔“

سو نے اور جاگنے کے وقت مقرر کریں:

اپنے چھوٹے بچوں کو وقت پر کام کرنے کے احساس کو پانے اور بچے بن کی نسبت ذہنوں کے ”مضبوط“ کرنے میں مدد دیں۔ نئے بچوں کے لیے بھی سونے کا وقت مقرر کر دیں۔ انہیں وقت دیکھا اور لگایا سکھائیں (کم زخم کھڑی کی سونہوں کو دیکھ کر گھٹنوں کو پیچھا نہ کے قابل بنائیں) اور پھر انہیں یہ چاہئے کہ انہوں نے از خود دیکھا ہے کہ سونے کا وقت ہوا ہے یا نہیں اور پھر خود کو وقت پر ستر پر سونے کے لیے تیار کر کے نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنا ہے۔ (ظاہر ہے آپ کو انہیں یاد پھر بھی کرانا پڑے گا)۔ سب دو وقت پر سونا شروع کریں تو پھر انہیں قائل ہو جائیں گے۔ ”اے بڑے ہو گئے ہیں کہ از خود وقت پر سو سکتے ہیں تو پھر انہیں صبح وقت پر اٹھنے کے لیے ”الارم بھلاک“ سے بھی کام لینا چاہیے۔ دیکھیں کہ کیا وہ وقت پر اٹھتے، اپنا الارم بند کرتے اور وقت پر ناشتہ کرتے ہیں؟ سب ”واہیا“ کرنے لگیں تو ان کی ہر ممکن تعریف کریں۔

بورڈ سسٹم

یہ طریقہ کار چار پانچ سال کی عمر کے بچوں میں خود کو پر نظم بنانے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔ ہر روز ثابت ہوتا ہے۔ ”چوتھے مہینے“ میں بیان کر دو بورڈ سسٹم میں نظم و ضبط اور نظم سکھانے کی اضافی ثوابی بھی ہے۔ ٹراشنگ نکات میں جان کر دو ”بورڈ سسٹم“ کے طریقہ کار پر دو بار دہر کر دیں اور ”بورڈ اور پے آؤٹ“ کو اپنے اہل قائل کا ”مسلحہ بنائیں۔ بچوں کو بتائیں کہ نظم کا مطلب ہے کہ بغیر چیزوں کو ٹھیک طریقے سے انجام دینا۔ بہت زیادہ“ کا کھیل:

یہ کھیل چھوٹی عمر کے بچوں کو سہارا دہی کے تصور اور اس کے حکموں کے بارے میں سوچنے پر ابلی کرے گا۔ بچوں پر واضح کیجئے کہ کبھی کبھار ”بہت زیادہ“ بھی ”بہت کم“ کی نسبت بدترین ثابت ہوتا ہے۔ کھیل شروع کرتے ہوئے ان سے کہیں ”آؤٹ لیکھل“ دیتے ہیں۔ میں تم سے کسی چیز کے بارے میں نہیں کا کہ بہت زیادہ اور تمہیں ایسی چیز کے بارے میں بتاؤ جو کا جو تم بہت زیادہ نہ کرنا چاہتے ہو۔ پھر تمہیں یہ بتانا ہے کہ اس چیز نے بہت زیادہ ہونے سے کیا ”برا“ ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر

بہت زیادہ کھانا آپ مرنے ہو سکتے ہیں

بہت زیادہ ورزش آپ بہت تھک سکتے پانچھی ہو سکتے ہیں

بہت زیادہ گولیاں، ٹابلیٹس آپ کے دانت خراب اور ہموک ہو سکتی ہے

یہی گویا خود کو امیدوار سمجھتا ہے کہ ”بچوں کو نیکو شہادت کے دوران اپنے دلوں کو تاشی کر کے میں نے دیکھا کہ جب انہوں نے اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے کام میں رہتے ہیں یا انہیں نے لیے وہ بہت زیادہ پہلے اپنے تمام کام مکمل کر لیتے ہیں۔ اس روز میں خود بھی شامل رہے دو سے بچوں کو ان واقعات یا مثالوں سے آگاہ کر رہا تھا کہ آپ نے اپنی خواہشات کے ساتھ ہی کچھ کرنے سے پہلے وہ کام مکمل کر کے چاہیے تھے۔ بچوں نے اس بات پر جواب دیا کہ انہوں نے اپنے تمام کام مکمل کر لیے ہیں تو وہ اپنے سے کسی قدر زیادہ نصف اندازہ کر سکتے ہیں۔

اس نے اپنے گھر میں "الحیٰ بن خویمہ" کی (See What Needs to be Done) کتاب لکھی۔

[illegible]

تحریر: سید محمد رفیع

[illegible]

المجلس

[illegible]

ذہن نشین کرانا:

اپنے بچوں کو مختلف اشعار، غریب الاصول یا کبھی دقوں کے ذریعے تنہیم اور یا اندرونی کے شعور سے ذہن نشین کرانیں۔ ہم وہ مشہور کچھ اشعار سناتے ہیں جنہیں ذہن نشین کرانا آسان بنانے کے ساتھ ساتھ یاد رکھنا بھی بہت آسان ہے۔ آپ ان دونوں کہاتوں کو اس میسج کے دوران کسی نمایاں جگہ پر اس کر کے بچوں کو اس کے بارے میں آتے جاتے غور کرنے کا موقع فراہم کر سکتے ہیں۔

ان کہاتوں میں ایک ہے

”آج کا کام بھی کل پر نہ چھوڑو“

باب کو دوسری

”جو سنا ہے، اچھا ہے“

پہلی مول کہات سستی اور غفلت پر قابو پانے کے لیے دوسری جگہ ہے۔ یہ کہانی بچہ نفس و ورزش، مباحثات یا ہوم ورک وغیرہ کے لیے اچھا سنگھ بنے کے لیے انتہائی مہم ہے (اگر بڑی عمر کے ایتھلیٹک سکول کے بچوں کے لیے آپ ان کہاتوں کو شعری صورت میں تبدیل کر کے بھی ذہن نشین کرنے کا کام لے سکتے ہیں)۔

اپنے بچوں کو ہدف مقرر کرنا اور انہیں حاصل کرنا سکھائیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف نئے سال کے آغاز پر ہی اہداف مقرر کیے جائیں، اگرچہ نئے سال ہی ابتداء کے ساتھ اہداف مقرر کرنے کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔ اگر آپ وقت نکال کر بچوں کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان سے آٹھ نئے سال کے لیے ان کے ہدف کے متعلق گفتگو کریں تو مختلف طریقے کی بہت سی چیزیں نکلیں گی۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جن سے آپ کو ان کی حقیقت سے کافی دور تھی، مگر یہ سیکھنا بہت اچھا طریقہ ہے۔

ہر میسج کے پیچھے غور و انچوں کا مہینہ کے لیے اہداف مقرر کرنے پر مائل کریں۔ ہفتہ وار اہداف بھی بہت اچھے ثابت ہو سکتے ہیں جنہیں ”تین یا چار سال کے بچوں کے لیے“ کی طرح ہدف بہت حد درجہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اہداف مقرر کرنے کے بعد ان کو ان کی تصویر کی شکل دے کر نمایاں طور پر چسپاں کرنا اچھا طریقہ ہے، وی طرح ان اہداف کو ہر دن کے آغاز میں غور و چار کرنے کے بھی مطلوبہ مقام حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

عزیز و قریب

اس ”تقدیر“ کو بچوں میں پختہ کرنے اور ان میں اس کو خوشی کی سے قبول کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں ہم کار ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ مادہ ماحول (عزیز و قریب) اور اصل بچوں کو قدر رکھنے کے سلسلے میں اہم ترین طریقہ کی

نہایت رکھ ہے اور اس بچوں کے لیے یہ عداوت ہے۔ اور ان کو کھم بستہ کا دھڑکا دینا سیکھ رہے ہیں۔ بچوں کو کھر
 کا نام قاتل ٹھیک سے نہ لہر پانے پر مجبورات دھڑکے کی بجائے جب بھی وہ کام میں کو آئیں سب
 قریف اور خوشی سے خوش رہیں۔ بچوں کے لیے کوئی کام نہ ہو جو کھر کے خلاف ہو۔ یہ کھر کو
 کاتے ہیں۔ ان کو قاتل اور بچہ کہہ دیتے ہیں۔ کھر کو کھانسی اور کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 نہیں لیتے تو کھانسی ان طرح بھڑکی کے لیے کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے

کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے

بلوغت کی عمر پہنچنے والوں کے لیے طریقے

اس باب اور نوٹی حد نہیں لے لیں کی نئی نہیں

اس میں لیں کہ رعبے بعد از نوٹی نہ لیں کہ ماکو میانہ اور ان کے پھر نہ لیں کہ کھانسی سے کھر کو
 شام سے لیتے ہیں۔ بچوں کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 سے آکا کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 طرح سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے

روزہ رکھنے کو جس کی ضرورت تھی وہ روزہ رکھنے میں انتہائی محتاط رہے۔ کھانا نہ کھا۔
 پینے کو نہ لیا۔ نہ کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 میں کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے
 کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے کھر کو کھانسی سے

سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ انھیں بتائیں کہ برہمن کی صورت میں آپ کا جسم طاری ہے۔ کانہ چرنہ ہرم میں لہو بکرتا ہے۔
 انہیں وہاں موجود کائنات پر کاتب آسمانی ہے۔ اس طرح کا پورہ کھانا مقبول ہے۔ انھیں تو فریسیائی ہے۔

صحیح سویرے آئیں۔

یہ عادت چھوڑ لو جو ہوتا ہے "دو گھنٹہ" کے تناظر میں اطمینان حاصل کرنے کا۔ توقع تو ابھرتی ہے اور
 والدین کو بچوں کی تعریف اور ان میں انعام و صلہ پہنچانے کا ایک اور موقع فراہم کرتی ہے۔ اس "میلے" کے دوران
 اپنے گھر میں کچھ سویرے "آگاہان" آتے ہیں۔ وقت کو میٹنگ، بھلی ہوا تھیں تو یہیں انہیں میں گھر لے کر جاتا ہوں
 زائے کے تھیں وہی صفت کے لیے لڑ رہے ہیں۔ انہیں کافی دور تک کھانوں اور فریڈ کے لیے جو رہا ہے۔ اس میں ایک
 وقت کا جلدی نہیں کر اس کے بعد سب لوگوں کو اپنے مکان کا کچھ لے کر جاتے ہیں۔ یہی ہے۔ انہیں ہم اس
 پیرہنے میں استعمال کیا میں۔

یاد رہے کہ انہیں حاصل ہے کہ ایک ہی گھر میں کس قدر زیادہ مادی، انہی اور بڑھاپی طور پر
 مختلف طرح کے لوگوں کو ملتا ہے۔ جب ہم نے اپنے گھر میں آگاہان آتے ہیں تو
 ہر ایک کا اندازہ پتا ہوتا ہے۔ وہ اپنے لیے وقت پر وقت روکھتا ہوتا ہے۔ یہ ہے۔ جب
 دیگر مادی بھی ان وقت میں ملتا ہے۔ ان کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے سویرے کے لیے
 گھر ان میں پھر کھانے والے پانچ سے دو گھنٹہ کے لیے انہیں تو پتا ہے۔

ان کے لیے پانچ سے دو گھنٹہ کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے
 ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے
 یہاں کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے

انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے
 انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے
 انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے
 انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے

انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے
 انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے
 انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے
 انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے انہیں ہر ایک کے لیے

جب عمارت بننے لگی تو انھوں نے سوچا ہے میں تو وہ ایک خاص مقام پر چاہتا ہوں وہاں
مجھے اپنے سے بہتر مکان ملے گا میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو
سمجھاؤں گا۔ اس نے کہا ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو

ہر شے کی شہرت کا علم ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو
سمجھاؤں گا۔ اس نے کہا ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو

بسیب و انہماک سے اپنے کو انھوں نے شہرت کا علم ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو
سمجھاؤں گا۔ اس نے کہا ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو

پر ہر شے کی شہرت کا علم ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو
سمجھاؤں گا۔ اس نے کہا ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو

پر ہر شے کی شہرت کا علم ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو
سمجھاؤں گا۔ اس نے کہا ہے کہ میں جانتا ہوں، ایک سیٹھ صاحب سے اپنے سے بہتر مکان کو

ایسے جاوا اور قوت سے بھرا ہے جس کے باعث کئے ہوئے دنیا میں آتے ہیں اور اسے بچا کر اور محفوظ رکھنا چاہیے۔

ان کے لیے یہ بات بھی مین فطری ہے کہ شادی کے بعد وہ لوگوں میں ایسا بندھن بندھا جاتا ہے جو ان دونوں کے لیے سحر ترین ہوتا ہے۔ اور کسی اور کو اس بندھن میں شریک نہیں کیا جاسکتا۔ ہم بچوں کو ڈھکے پیچھے الفاظ میں "ایڈز" کے خطرے اور شادی میں بے وفائی کرنے سے ایڈز کے شوق کے بارے میں بھی آگاہ کرتے ہیں۔ پھر ہم اپنا معیاری طریقہ استعمال کرتے ہوئے بچوں سے پوچھتے ہیں کہ شادی میں بے وفائی نہ کرنے والے کس طرح مطمئن و مسرور رہے ہیں اور بے وفائی کرنے والوں کو کیسے تکلیف پہنچتی ہے۔

رہنما

یہ سنا ہے آپ میں سے کچھ لوگوں کو درج بالا گفتگو کے لیے آٹھ سال کی عمر کافی کم لگے مگر وہ انجانی ایٹم + وہ بات کی بنا پر یہ بالکل صحیح امر ہے۔

۱۔ اس سے زیادہ انتظار کرنا اس خطرے میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے کہ آپ کا بچہ یہ باتیں از خود دوسرے بچوں سے سنی اور یہ خوف و طور پر آپ کے ماننے سے پہلے ہی سیکھ لے گا۔

۲۔ آٹھ سال کی عمر دراصل ایک فطری طور پر پختہ کر ہے۔ مائیں مریض بننے ایک انجانی اچھے اور سادہ ذہن کے ساتھ آپ کی بات سمجھ سکتے ہیں۔

ایک خاص اور ایک دھڑکی بات چیت یقیناً کافی نہیں ہے جس طرح کئی شرمیلی ہم نے تجویزی ہے وہ والدین کو ایک بنیاد فراہم کر کے بچے کے ساتھ اعتماد کا ایک دروازہ کھول سکتی ہے جس سے بچے والدین اور اہل گھر والدین اپنے بچے سے اس بارے میں مزید بات چیت کر سکتے ہیں۔

یقیناً اس کا مقصد بچوں کو پاکوانٹی اور وفاداری سکھانا ہے اور یہ کہ ازواجی بندھن کو فی انکی چیز نہیں، جسے ہم سب کبھی کسی کے لیے بھی وقت نہ دیا ہے۔ بعض والدین بچوں کے ذہنوں میں جنسی عمل کو ایک گندمی اور بڑی چیز بنا کر پیش کرتے ہیں، جو بالکل غلط اور بیوقوفانہ طریقہ ہے۔ ان بارے میں یہ بات یاد رکھیے کہ اگر آپ خواہ اپنے بچے کو صحیح طریقے سے اپنی روایات اور اقدار کے دائرے میں رکھتے ہوئے آگاہی نہیں، پرنس تو وہ بڑی دنیا سے (جس میں ہمارے خاص شرائط ہو سکتے ہیں) اور اسی حوالے سے جان چاہیں گے، اور اس طرح سے جاننا یقیناً ان کے لیے مضر ہے اور نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ والدین بچوں کو امن حوالے سے بے خبر، غماز کر سکتے ہیں ان کا یہ عمل "بلی ٹو" یا "بلی ٹو" کی طرح انہیں بے خبر کرنے کے مترادف ہے جس سے بچہ خطرہ مری ہے۔

میں ایک روز ۱۱ یونی میں بیٹھ رہے ایک سکرپٹ نے مجھے "کوئٹہ" تلاش کر رہا تھا۔ مجھے کاسپرہ قوجہ مراد نے مجھے جس بہت مشکل پیش آرہی تھی۔ کیونکہ میں اپنی ایک بلوفت کی مراد کو پہنچنے والی بنی کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اسے پاکدہ میں دو وقار میں کی اقدار سمجھائے میں بدولت کے حوالے سے پریشانی مجھے ستا رہی تھی۔ وہ دونوں بات سے بدولت کر رہی تھی اور یہی اسے کسی بہت سے اختلاف تھا۔ مراد وہیں جس میں تھی جب پانچ یاں انسان کو برہم محسوس ہوئی ہیں۔ کشمیر، رات، یہی اس بنی نے پوچھا تھا کہ آخر کوئی زیادہ باتوں پر اس قدر پانچ یاں تیوں جاننے کی جاتی ہیں۔

اور میں اسے یہ ماننا چاہتا تھا کہ پاکدامنی نہیں بھی حقیقی قدر یا نام کی طرح اسکی شہتہ چیز ہے جس سے آپ جتنے پاسے ہو ان کے پاس کی وجہ سے آپ اسکی چیز سے محروم ہونا چاہتا ہے۔

[illegible]

مکتبہ تحفہ انوار میں۔ یہ کتاب ان کی خدمت میں پہنچی تھی۔ مکتبہ تحفہ انوار میں۔ یہ کتاب ان کی خدمت میں پہنچی تھی۔

مستند قوالوں کے لئے یہ بھی غلط ہے کہ ان کے پاس اس کے ثبوت کے لئے

پروٹسٹ کی صورت میں عالمی سطح پر دوسرے ملکوں کو "بیتے پائے" سے چھوڑنے سے روکا گیا۔
 آج کے کرکٹسٹوں کا مقصد صرف فی ملین ایک سو روپے کی بیچ سے انوائسز کے لئے روپے کا کھانا
 بنانا ہے۔ پاکستانی کا مطلب صرف جنسی برائیوں سے لڑنا نہیں، بلکہ اس کا مطلب
 ہے کوئی شعور نہ رکھنا، جو ان آف آفس کی طرف سے ملتا ہے۔

۱۰۔ اہم ترین وجوہات جن کی وجہ سے دہلی میں نا اہلیوں کو بھرنے لگے اور ان کو اسے اعلیٰ قیامت تکہ کی

دلہا میں بچے کو اجڑی ٹٹو، بوٹی اور محبت بھرے انداز میں سلام کرتے ہیں، انوشکی تھکی ۱۱۰ سے کی
 بچیدار لڑاتے اندازے پہ انداز یا دوستوں اور دیگر بچوں کے ہونے والے اندازے کا لحاظ پر مبنی علم کی
 نسبت فیصد بچوں کی نسبت زیادہ تر بات ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ والدین میں سے وہی املاں یا امید ہونے پر شخصی عمل سے باعث بن جاتا ہے تو اس موضوع پر نہ صرف ہم سے بات کی، بلکہ ان صاحبانِ علم کے والدین کو بھی بتا دینا چاہیے کہ ان کی ذمہ داری ہے کہ

[illegible][illegible]

میں نے آپ سے پہلے یہ کہہ دیا تھا کہ آپ کے لیے یہ سب کچھ ہمارے لیے ہے۔

اس سلسلے میں مجھے یہ تصور تھا کہ اگر وہ ایک ایسا شخص ہو گا جو اس کے لیے ایک نیا راستہ تلاش کرے گا۔

نے تخلیقات اور مسائل کو چھوڑنے آئے کی اجازت دیں، چوتھے اس لئے کہ ”دین“ ہو جائے گا اٹھارہ مرتبہ
 رہیں۔ اٹھ سال بعد یاد دہر کے بچوں (جن کے ساتھ آپ نے ابتدا میں تنظیم سے تربیت کا آغاز کیا) نے نہ تو
 جنسی معاملات کو قابل قبول موضوع بناتے ہی کوشش کریں، بچانے اس لئے کہ انہیں کوئی انتہائی خفیہ و محدود سے
 چھاپڑ نہ ملے، الٹی، یہ عقائد یا شرمندگی پہنچی جی ہذا نہ رکھویں۔ شروع میں ہو سکتا ہے کہ یہ آپ کو مشکل اور غیر معیاری
 لگے مگر یہی احساسات میں بات کی جا سکتی ہیں کہ اس موضوع کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جو چیزیں آپ کی
 ایشیائی نظموں اور کانوں میں یا اخبارات اور کتابوں میں یا لباس نے اپنا اثر میں دیتے ہیں۔ دوسرا آپ کو یہ موقع
 فراہم کرتی ہیں کہ آپ اپنے بچوں کو ان میں مان کے لینے یا مانا سب سے اور یا انہیں دہان ہی جی میں اخلاقی و شہار
 سے درست ہیں جن سے انہیں کو وہ ملتی ہے اور ان کی غیر اخلاقی جن سے انہیں وادہ سہائی، جنسی یا جذباتی طور پر
 نقصان پہنچ سکتا ہے۔

اپنے بچوں کے ساتھ بلوغت کی مراد پہنچنے والے نو جوانوں (جن سے آپ کے بچے واقف ہوں گے) کے لئے
 جن پر بات کرنے کے مواقع حواشی کریں، اور ان کے سامنے ہر روز اور بلوغت کی مراد پہنچنے پر جو نے والی توجہ
 کے انسانی طرز عمل پر اثرات کو وضع کریں۔

بچوں کے سامنے ان اثرات سے کہ جب بھی ممکن ہو واضح کرنے کی کوشش کریں۔
 جنسی حمل ہو کر نہ لیا جائے اور احساسات اور ان کی وجہ سے پیدا ہونے والے احساسات فکری اور انہیں
 ٹیپ۔

۲۔ چونکہ جنسی حمل لگنے کی وجہ سے اور اس کا تعلق انسان کی شخصیت سے ہے اس لئے اس سے بڑا اور زیادہ
 یعنی شہوانی کے لئے مخصوص دیکھنا چاہیے

پر کی سکول کی عمر کے بچوں کے لیے مؤثر طریقے

تین سو نو اعراف کے بدن اور فن کی صحیح اصطلاحات سے آگاہ کریں

نتیجہ ہے جن میں وہ ان کے بدن کے مختلف اعضاء سے اور ان کے انداز کی میں جسمانی فرق واضح
 کریں اور اپنی حدود میں رہ کر انہیں اپنی مرضی سے اظہار میں ان کے انداز کے انداز کریں۔ جنہیں بچوں سے جان کے
 بچوں اور بچوں کے متعلق سب سے زیادہ کریں، انہیں بتائیے کہ سیدہ بدن پر وہیں وہ مضمون نہ ہے، ان کے ان
 کے میں بہت سے کہ اپنے جسم کے انداز کے ہوتے ہیں بچوں کیسے ہو کر اظہار کی جان جاتی ہیں، اور کیا یہ
 ان کے بدن پر ان کے کسی تشکف اور چہرہ کیسے انداز کی، ان کے انداز کے انہیں بتائیے اور ان کے انداز کے

ایک خاص حد تک بچوں کے مسائل کے جواب میں اور انہیں بحال کیلئے پہنچنے پر مردہ طریقے کے جوابات کی توقع رکھنے میں عوامی

تجربوں نے مجھ کو سوا ۱۱ سے کرب ۱۴ تک مختلف دوروں میں اوسلدا افزائی کرائی اور اسے بھی تو آٹھ سال کی عمر کو پہنچنے پر ہی دھڑکیاں لگنے سے بد ہالی ہو کر چڑھ کر گریں۔ جب مجھ نے بچی کو مکس سے لے کر آتے چرات لکھیں تاکہ میں کہ بچے کو لے کر بیٹ میں کد تجھ سے لے کر پلے میں۔ جب وہ پوچھیں کہ کیا یہ لکھنا ہے تو آتا ہے تو انھیں تاکیں کہ میں یہ۔ انھیں ۸ سال کی عمر کو پہنچنے پر پلے چلے گا۔ جب وہ پوچھیں۔ انھیں انھیں سرسلی کر کو پہنچنے تک کریں، تاکہ ان کو اپنے کاک آئیں تاکہ میں کہ یہ ان کی اہم اور خاص بات ہے۔ چنانچہ انھیں ایک ہیٹ لے کر تھوڑے روز بعد باج لے گا۔

[illegible]

مصلیٰ شاہ ابورکن رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے کتاب نسخہ فرما

پہلے بھنگا، تھپے بچوں کو احساسِ خودیت سے سناؤ انھیں۔ پہلے بچوں کی حفاظت احمائے میں ہوگی، بدکار
کارت ہوگا، آپ خود پر غائب اور ملائے گیاس کے ذریعے تھیں، یعنی انھیں بچھوئے، یہ وہاں نہیں رہیں گے کہ بے شمار
ہیں، اور بچوں کے دیوانے کے لیے معمولی سے احتیاط کریں کہ ہمارا دیوانہ اس قدر، خاص اور جہ سے گھبراہٹ
نکلا، اور جہ ہی کے ساتھ نہیں رہا جانتا۔

بہشتی دنیا میں توفیق کے ساتھ جس طرح کی زندگی ہوگی۔

[illegible]

اقتیسویں سکول کی ہر کوہ چٹائی والے بچوں کے لیے مؤثر طریقے

اپنے بھرتیاء و تجربائیں اور عملی تالیف سے تعلق حاصل کریں۔

تشریح: کہیں اپنے بچوں کے حالات کے جواب دینے سے ہیز کرتے ہیں کیونکہ وہ خواہش رکھتے ہیں کہ اس کے متعلق زیادہ سے زیادہ علم و آگاہی نہیں رکھتے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اپنے بچوں کے حالات کے بارے میں جواب دے سکتے ہیں اور انہیں اعضاء بدن سے وابستہ ہیں سمجھا۔ ان کے حوالے سے خواہش ضروری اعتبار سے کریں۔
اج برفی و کتابوں کی دکان پر جائیں اور عملی تالیف کے حوالے سے ان تفسیروں، عطا احاطہ اور مسائل کو ذہن نشین کریں، ان کے بارے میں آپ اپنے بچوں کے ساتھ گفتگو کرنا اور انہیں ان کی وضاحت پیش کرنا چاہتے ہیں۔
تین سال کی عمر کی تفتیش

اس گفتگو کے بعد میں ان کو واضح طور پر سمجھنے اور انہیں پائیدار بنی و خواہش دینے سے لیے اقتباس کریں۔ اس باب سے آگاہی ان کے لیے کئی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کے طریقے کی ضرورت کریں۔ ایک بار وہ ان کے آقا میں بھی پائیں تو ساتھ رکھیں۔ بچے کے ساتھ گفتگو میں کم از کم ان کی اہمیت کو ملحوظ رکھیں۔ اس میں

1. اس کے بدن کے نام

2. اس کے اجزاء کی فہرست

3. اس کے اجزاء کے نام

4. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

5. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

6. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

7. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

8. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

9. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

10. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

11. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

12. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

13. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

14. اس کے اجزاء کے اجزاء کے نام

جیسے کہ ہم نے اس سے پہلے اس فی راجہ کی باتوں نے مانتا تھا کہ انہیں اسے شامز جملہ
جائزہ "یونکر ای راجہ جملہ" "Cub Score and Brent" کے نام پر دیا تھا۔

[illegible][illegible]

یقیناً مائے حیات ہے لئے (۱) رات بہت طویل مائے حیات ہوئی

— ۱۳۸ —

جب اپنے بچوں کو پڑھائی سمجھائی اور ان کی تعلیمات سے متعلقہ لکچر اس کے بعد میں بچے سے ان کی میں غلط کرنے سے لیے مزید تشویش کا سہارا میں۔ تاکہ میں ان کو ہر گز سمجھنے کے بعد پہلی خاص مسئلہ کو نے بعد لاکھ خاص طور پر اس کے بعد کے مضمون اور سیکشن میں ان کی غفلت کو تمامیت و پورے والے مسائل میں سے واقعہ پر آ کر میں۔ جب آپ بچے کے ساتھ ایسے صحیح لکچر بات کر رہے ہوں تو اس وقت کے وہ میں یاد میں جب وہ تمام باتوں کا جواب دے گا۔ جب آپ نے خاص بات کر کے اس سے ملنے کے لیے تھے یہ اس سے جو چیزیں اس کو ملنے سے اس سے ان کی میں کیا بات ہے۔

جیسے جیسے بچے بڑے ہوتے جاتے ہیں ان سے جو غلط کئے جانے سے انکار ہوتا ہے۔ انھیں یہ میر کہہ کر انھیں یہ حوالے سے کہیں کہ میں یہ نہیں کرتی چاہیے (جسٹائی ہو یا یوں) جبکہ وہ تو یہ دیکھ کر ہرگز ہی نہ کہہ سکتی کہ یہ میری صورت میں کیا ہو گا۔ (شعبہ ۱) اپنی جو غلطی میر نے کی ہے کو یاد رکھنے کی کوشش کیجیے۔ کہ آپ اس وقت کیسا محسوس کرتے ہیں؟ اس کی روشنی میں بچہ کی راہنمائی کیجیے۔

”نیچے بڑھنے اور مٹانے چوکنے کے لیے کراہا ہے“ کی کھیل

یہ فیصلہ شام کو ہی سنسن کی ٹیبلٹ کے پچھلے کونے پر رکھا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ صبح کے نو بجے کی بجائے چھ بجے اٹھ گیا۔ اس نے اپنے کمرے میں بیٹھ کر سوچا کہ اس نے کیا کیا ہے۔ اس نے اپنے کمرے میں بیٹھ کر سوچا کہ اس نے کیا کیا ہے۔

— 34 —

بہارِ نبویؐ

11/1/2011

$$(\frac{1}{2} \leq \alpha \leq 1, g \in \mathcal{G} \text{ and } i) = 0 \quad \forall i \in \mathcal{I}.$$

12

$$f_{\text{max}} = \frac{1}{2\pi} \sqrt{\frac{1}{L C_{\text{eq}}}}$$

المباركة والحمد لله رب العالمين

۱۰. اس شعر میں دو الفاظ (جوانی کے) پر مشتمل لفظ ہے :

[illegible]

— نگیلاں، خرم، زارے کے مورچوں میں — مقلدے، عرب — جلال کے عربیہ ٹیپا۔

[illegible]

پھر غلام، یاد کی پتھر۔

میں نے کہا کہ اس (مرد اور عورت) نے اپنے کو یہ سب اپنے گوارا سمجھ کر کئے ہوں انھیں وہ ہم سمجھ نہیں سکتا ہے۔
 فلسفہ کی دینی پر دکر، عذاب، انگڑ چڑوں کے بارے میں گفت و شنید۔

اسی طرح کی گفت و شنید اور بات چیت جو چاہئے وہی کہہ سکتا ہے۔ اس کی ساری باتوں کو یہ نہیں سمجھ سکتا۔
 اس کی کہہ سکتا ہے کہ وہ عذاب کا کیا ہے، وقت کی گزری اور دل کی تپنیں یہ بات کو سمجھ سکتا ہے، اور یہ کہ اس کا کیا
 ہے۔ یہاں تو حقیقت اس کی بجائے کہ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ یہ سمجھا
 نہیں سکتا کہ کئی مختلف بات ہے، یہاں یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کا کیا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

۱۔ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

۲۔ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

۳۔ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

۴۔ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

۵۔ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

۶۔ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

میں نے بعد میں سمجھا کہ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ
 اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ
 اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ
 اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ
 اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

دو غمت کی عمر کوئی اپنے واسطے چکوں کے لیے موثر طریقہ

تیسرے کی مثال

یہاں پہلی بات ہے کہ اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ
 اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ
 اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ
 اس کی قسم دینی پر دکر، عذاب سمجھ سکتا ہے، اس کے ذریعے کہ اس کے ذریعے کہ

ایک مکان بنانے کے لیے کئی چیز اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسٹین، پتھر، مر یا لکڑی کے تختے، لکڑیاں اور دارے اور کئی دوسری اشیاء۔ ایک سب سے اہم چیز سمنٹ کا ”پشتر“ ہے جو دیواروں کو باہم ملنے رکھتا اور ہر چیز کو پانی جگہ پر قائم رکھتا ہے۔ اسی طرح کئی قبیلہ خوشحال اور شہید و تکیہ بنانے کے لیے بھی بہت سی سمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لیے مالی اور جذباتی معاونت کے ساتھ ساتھ باہمی مدد اخوت، ایک دوسرے کا خیال رکھنے اور برداشت، عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک طرف سے، سچا سچ ایک گھر کے افراد کو باہم جوڑ دے، کھتی ہے اور انہیں مختلف کاموں میں ملتا ہے اور مسائل میں اور آپ کی ایک دوسرے سے وفاداری ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک بھی دوسرے سے ”غائب“ کرتا ہے تو اس سے پورے گھر کو زبردستی جدا پانی چھین چکے ہیں۔ اس میں وہ تعالٰیٰ میں والدین میں سے ایک کو، خود اور شہید و تکیہ بنانے کے لیے سب کی دوسرا شخصیت خود اور غریب کاوی کا قیام میں مدد دیتا ہے اس سے بعد وہ زمین کے درمیان صلہ کی یا علاقہ واقع نہ بھی ہو۔ ان کے درمیان ایک دوسرے کے لیے پیار و محبت کے جذبات اور ایسا ساتھ بھائے کا عہد کر دینا یا ثابت ہے اور پورا تکیہ کسی ”سب سے سستے کو کی طرح نکالے نکالے ہو کر نکھر سکتا ہے۔“

گھوڑے اور کام کی مثال۔

یہ مثال اخوت کی تہ نہ چھیننے والے بچوں کو پانی، شہادت، نوبت، عداوت میں دیکھئے اور اس کے ساتھ ہی اسے ایسی چیز سمجھئے جس میں مردہ کی۔ جس پر قابو رکھنا حد ضروری ہے۔ ایک اور جہان کا خاص لمحہ اس کیجیے پہلی مثال کی طرح یہ مثال میں دو بھائیوں میں مردہ سے پرہیز کر کے رہتی ہے، جس سے آپ کا پچھلے بھائیوں میں لڑنے کا کوئی سے اعتدال نظر نہ آئے۔ یہ تکیہ کرنا یا ہمارا ہے یا اپنے بچے کے ساتھ اور کئی اہل نکات نہ بات نہایت تکیہ کرنا ایک گھوڑے کے لیے کام کی ضرورت ہوتی ہے اور گھوڑے کو قابو میں رکھنے کے لیے اس کا اہل مرہی کے تحت چلائے گئے ہے۔

ایسا اس نے سوا گھوڑے کو قابو کر کے لاہی اور وہ گھوڑا ملتا رہتا ہے؟ (ات باہم کر رہیں، اس کی تائیں باہم کر رہیں، چھائے لگا میں یا کوئی اور نہ)

ان دو آدمیوں کے طریقوں میں کیا قباحت محسوس ہوتی ہے؟ ان طریقوں سے باقی باتوں سے علاوہ اس سے پہلے کسی کی ملکیت کا اظہار اور تکیہ کی کا قیام جو جاتی ہے۔

گھوڑے کو قابو میں رکھنے کے لیے غور و فکر کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟ یہ سب کو لے کر جانتا تھا اور دانتا ہے آپ کو زندگی نہ رکھتا ہے۔

اب بیچارہ ایک مشکل سوال ہے۔ وہ یہ کہ ایک گھوڑے اور تکیہ کی تکیہ کی خواہش میں یا مشترک بات ہے یا دونوں سے حد طاقتور ہیں دونوں ہم سے لڑاؤ و طاقتور رہ سکتی ہیں۔

ہمیں اپنی جنسی خواہشات کو قابو میں کیوں رکھنا چاہیے؟ (دو ہمیں نے امتیازی طور پر اپنے کام کرنے کے لیے

مجھ کو نہ ملتی ہیں، چرن سے ہم خود کو اور دوسروں کو سمیٹتے ہیں جتنا تر نکلتے ہیں۔

یہ بھی خواہشاتِ مادی و مادیہ فی ہوتی ہیں (نہیں جین کھوڑا اور انیس سو اسی طے یہ خواہشات بھی فطری اور ٹھیک چڑھیں۔)

۵۔ تو مجھ ان خواہشات کو مکمل طور پر چھوڑ دیا جس کو کہتے ہیں "I" نے خواہشات کو چھوڑ دیا اب میں ان سے لگاؤ نہیں

بہت اہم کتاب بھی عبارت ہو سکتی ہیں۔

۱۰: تو بھڑائی ہوئی (نہیں) تھی، مے سے (نہیں) تھی۔

”محب فخر است، و در حق پر جاوید خیال

یہ خط کار پورے کی طرف پہنچنے والوں کو یہ بھیجئے ہیں کہ وہ جانوریت کو مٹانے کے لئے اپنا حق ادا کر دیں۔ وہ اس سے کہتے ہیں کہ ان سے پہلے ایک بڑا ہی نیکو پیمانہ دیا گیا تھا۔ لیکن اس میں مخالف حضرات (مال میل) کی گونا گونا گویاں تھیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے مخالفین یا ان کی منافقت سے نکالنے کو بھیجتے ہوئے اس خط کو ارسال کر رہے۔

شہادت سے پہلے جسکی تعلقات سے پرہیز کیا، جو بات نام نہور ہو گئی۔

(11) : منہائی سے جو بات اجزاء ہیں ،

[illegible]

(3) معاشرتی ماحولیات ایک شہر کے باہر پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ شہر کی بنیاد پر قائم ہے۔

(4) درختی اجوات۔ اس طرح کی سہولتوں میں مقوا ہونے سے انسانی کے لیے تعلیم اور رابطہ اجتماعی میں بڑا فائدہ ہے۔

(۶) خدائے ربوبیت کی وحدانیت اور ہیبت و عظمت کے ساتھ اس کی رحمت و شفقت کا اظہار ہے۔

پس یہ واضح کریں کہ تحقیق سے پہلے چلا ہے، اس لیے اسے ”ڈیٹا“ میں لایوں کے فرق نہ لگتے ہیں۔۔۔ لیکن یہ دینی ایمانی تحقیقوں سے ہے کہ جیسے دینی سربراہی کو طاعت کرنے کے لیے ایسی کو

یہ خوف رکھنے والے وہ لوگ تھے جن کے لئے کوہِ دیا گرجا کرتے ہیں۔ یہ اپنے لئے راز رکھنا ہی ہی کوئی کرنے کے لئے ہے۔ راز رکھنا تو کیا اور توڑنا کیا؟ یہاں جو بات لی ہے چاہتی ہیں اور اس پر ہی ان کو غصے کے تحت جھنجھوٹا ہوا ہے۔ محوئی سے نہجاًت کے لئے وہ قیصر ہوا۔ بچوں سے پوچھتے کہ ان باتوں میں سے کوئی بھی مضحکہ چاہے ہے؟ اگر آپ اس حوالے سے کسی "نہیں" کہہ رہے ہیں جانتے ہوں کہ تو اس کا حوالہ دے رہے ہو۔

یہ نقطہ واضح کیجئے کہ: یہ کوئی نیا فلسفہ نہیں ہے، بلکہ بعض اوقات کوئی ایسی کسی بات ہے کہ متعدد پادروں نے یہ بھی کر رہے ہیں۔ وہ جو مسوعی طریقوں سے ایسا کرتے ہیں۔

(10) اُترتے ہوئے چار رتوں (پورے) سے دو تونٹیں لے کر چھوڑ دو۔

1001 میرے ہاتھ تمام ممالک و زمینوں کے لیے ہمارے لیے یہ ایک ایسا نکتہ ہے۔

[illegible]

چونکہ یہ بات اعلان کیے بغیر ہی اس کی تصدیق کی گئی تھی، اس لیے اس طرح سے
تواضع کی گئی تھی۔ لیکن اس کے بعد اس نے اپنے وقت کے لیے اس طرح کی باتیں
کہیں، جن سے اس نے اس طرح کی باتیں کہیں، جن سے اس نے اس طرح کی باتیں کہیں، جن سے
اس نے اس طرح کی باتیں کہیں، جن سے اس نے اس طرح کی باتیں کہیں، جن سے

والہذا ان قوم کو جو کہ فی کمال میں ہے، ان کے ملکات و احوال کے اس مجموعہ کو کہانی سے بیان کیا گیا ہے۔ ان کی آواز کے علاوہ ان کے تمام احوال بیان کیے ہیں۔ ان کی بھی زبان و لہجہ کی اس حد تک وضاحت کی گئی ہے کہ ان کے بیان کا مطالعہ کرنے والے کو ان کے احوال کا صحیح تصور ہو جائے۔ ان کے ملکات و احوال کے بیان میں ان کے احوال کا صحیح تصور ہو جائے۔ ان کے ملکات و احوال کے بیان میں ان کے احوال کا صحیح تصور ہو جائے۔

اپنی جہانیت کو مٹا دینے کے لئے ان کے لئے تحصیل کے رکنوں کو ایسے کرتے کہ ان کے لئے جو کچھ ضروری ہے، ان کو بھی پیش کرتے ہیں۔

[illegible][illegible]

مذہب ان صورتوں کے نام سے نہیں جانا، بلکہ ان کے اصول و قوانین کے نام سے جانا چاہئے۔

انکی مصداق میں آیا۔ پتہ لگے گا کہ ان کے اسے پختہ طور پر فہم کئے انھوں نے اس حد پہنچنے اور وہی میں اس
معدود حال کو تصور کرنے کا وہاں ہے کہ ان میں اس مزاحیہ چاند کا انداز میں کام میں نہر جا رہا ہے۔ کہانی یا سونہ
ان کی نگاہ میں اس کا وہاں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

پتہ لگے گا کہ ان میں اس کی فہم کی سطح پر بھی اس حال میں فہم کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔
ایک خاص مرتبہ آزادی میں وہی مرتبہ

یہاں سے ان میں وہی کے بعد یہ غلط ہے کہ پتہ لگے گا کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔
مبہوت نہیں اس وقت تک ان کے حوالے نہیں لگے، جو آزادانہ طور پر ان کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔
ماہوں میں رہتے ہیں کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔
پتہ لگے گا کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔
ان کے لئے یہ نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔
پتہ لگے گا کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

آپ جیسے کہ ان کے حوالے نہیں لگے، جو آزادانہ طور پر ان کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔
پتہ لگے گا کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔
ان کے لئے یہ نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

ان کی فہم کی سطح پر بھی اس حال میں فہم کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

پتہ لگے گا کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

ان کے لئے یہ نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

پتہ لگے گا کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

ان کے لئے یہ نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

پتہ لگے گا کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

ان کے لئے یہ نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

پتہ لگے گا کہ ان میں اس کا انداز لگنے کے لئے نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

ان کے لئے یہ نہر آج میں کام میں ہو رہا ہے۔

زندگی، یاد کرنا چاہتی ہو، کیونکہ جلدی کے فیصلے ایسی ہی ہوتے ہیں!“
 جیسا کہ اس جی ساری رات اس کے بارے میں سوچتی رہی ہوگی، کیونکہ اگلی صبح اس نے اپنا
 ذہن تبدیل کر لیا تھا۔

لفظی تھیلی: ”کیا یاد کرنا ہے کیا تکلیف دیتا ہے؟“

وہ طریقہ کار اس بابہ میں بیان کیے گئے بہت سے اصولوں کو ذہن نشین اور ادا کرتا ہے۔ بچوں کے
 سامنے ایسی مختلف صورتیں بیان کریں جن میں مرد اور عورت یا بہر قریب آتے ہیں (شادی کی صورت حال میں،
 انصاف کی صورت حال میں، شادی کے بغیر، کنٹرول کرنے کی صورت میں اتفاقاً طور پر کسی جگہ اکٹھے ہو جانے پر، وغیرہ)
 اور پھر پوچھیں کہ ان میں سے کون سی صورت سے ”کس کو مدد مل سکتی ہے؟ اس سے نون تکلیف میں مبتلا ہو سکتا
 ہے؟“ اس گفتگو کو پہلے کریں اور پھر ان کی رہنمائی کے لیے تمام ضروری باتیں اور اصول بیان کریں۔
 غیر اخلاقی اور نامیاد بین کے بارے میں گفتگو۔

یہ آپ کے بچوں کو مزید یاد دہانی کے ذریعے دہرایا جانے والے کامیاب پیغامات کے نمونوں کے
 ذریعے سے زیادہ حساس ہونے میں مدد دے گا۔

کسی مناسب وقت پر بچوں سے ساتھ غیر اخلاقی اور نامیاد بین کے مضمون پر گفتگو کریں۔ انہیں بتائیں کہ
 غیر اخلاقی بین عام طور پر اقتدار سے انکار دکھاتا ہے، یہ غلط ہوتا ہے اور اسے مالی طور پر غم و غم اور تھک دینا
 جاتا ہے۔ دوسری طرف کامیاب بین کا مطلب ہے جس میں صحیح اور غلط کا کوئی حوالہ ہی نہیں ہے۔

بچوں کو واضح کریں کہ میڈیا پر دکھائی جانے والی باتوں میں حقیقی باتوں کو دیکھنا بھی آسان ہے مگر کامیاب بین کے
 گائیڈز کے بحال کوئی نگرانہ اثر کرنا۔ انتہائی ناقابل برداشت ہے۔

کامیاب بین کا عمل میڈیا میں ایک ایسے عمل کو پیش کرتے ہیں جو پاکوئی اور وفاداری سے انکار کو ظاہر کرتے
 ہیں اور انہیں گناہت یا جہت سے کہنا ہے جیسے نتائج سے آگاہ کیے بغیر اس کامیاب بین کی طرف راغب کرتے ہیں۔
 بچوں کو مثالیں دیجئے اور ان کی ہر ہر بات پر انہیں سمجھنے۔ ایک خاندان کے طور پر فیملی سمجھنے کہ آپ کامیاب بین
 پر نظر نہیں مٹے اور اسے پہچان کر (نہ اچھے ہوئے) ایک دوسرے کے سامنے لائیں گے۔



دوسروں سے متعلق اخلاقیات

مویو-شکل کیلنڈر (Motivational Calender)



مخلص اور قابل بھروسہ ہونا

اپنے اہل خانہ سے، مکان سے، اپنے قلب سے، مذہب سے، ہر قسم کی دواؤں، مصلیوں یا این دیگر ادویوں سے جتن سے آپ نے عید و عیاشی کر رکھے ہوں۔ مخلص رہنا، ان سے تھوڑا کرنا، ان کے لیے نعمات انجام دینا اور اپنا کردار بخوبی ادا کرنا، اس کو اسے سے دل میں بھروسہ اور مستحق مزاحیہ دیکھا کر آپ جو سمجھیں گے وہ ساریں گے۔

ایک دفعہ ہماری دو بلوغت کی عمر کو پہنچنے والی بیٹیوں نے مخلص کا کیا آسان معنی سمجھا، پھر اس پر مبنی ہو کر کہیں۔ انہوں نے ہمارے گھر اپنی ننھی بڑھاپے بل خانہ کے ساتھ کسی دوسرے شیر آدمی کو لے جا رہی تھی۔ نے اس زمانہ میں اداویہ تقریب کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ پارٹی کے روز انہوں نے جہن لڑکیوں کو مدعو کر کے کہاں میں سے تھیں نے فون کر کے معذرت کرتے ہوئے کہہ دیا کہ وہ نہیں آ پا کریں گی۔ ہماری رضایہ بیٹیوں نے پارٹی سے لیے خوب سواگت اور تیار کر رکھی تھی، پہلے باجیں ہو میں اور پھر تھڑے ٹھکے میں آگئیں، وہ آکر تو دیکھیں، ہمارے ان سگے لیے کیا انجام کر رکھا تھا "ایک بیٹی نے شکایت کر کے لکھ میں کہا۔ اب ہمارے باپ کو اور نئی عیالوں سے لیے جاتی لوگ کچھ نہیں ہو پا رہے ہیں۔ اگر یہ سب اچھا فیصلہ ہو تو سب سے بڑی بیٹی ہوئی۔ لیکن یہ سب سب ملاحظا ہوتا ہے "تیسری بیٹی نے بھی اپنے دل کی کہہ دی۔

اسی نیک نامی بیٹیوں کی اپنی بیٹیوں میں سے ایک نے نہیں ایک دعوت پر مدعو کیا، وہ تو اس پارٹی میں نہ آکر، نہ ہندو، نہ مسیحی تھیں، نہ پارٹی کا ساتھ بنیں، اس کو، اداویہ شام میں سے ایک لڑکی اور اس کے (اس کے) میں ہوں سے ان تھیں اکابر اس اور اس کے ساتھ جاتی تھی۔ وہاں پہنچ کر فی میں جانے کا مال ہی نہیں پھر وہ سے تھا کہ اس سے انہیں یہ نہ وہ چل گیا کہ وہ جڑیں انہیں نہ تھیں نہیں سے لیے آپ مخلص اور قابل بھروسہ ہوتے ہیں۔

جزل کا نیند لائز

خود کو قتل بھروسہ بنا کر قتل کریں۔ اپنے بچوں کو اپنی ہی مثال سے سکھانا بہترین حکمت عملی ہے۔ راندین بھروسہ دلائے ہے غدار کم کرتے ہیں جن سے ان کی اپنے بچوں سے شکلی کا انہماک ہوتا ہے اور جو گھ کے ماحول میں بھروسہ مندی کی مثال بنتے ہیں مگر ان میں سے زیادہ تر چیزیں اتنی خود کار ہیں کہ ان پر تو یہ ہی نہیں وہی باقی اور یہی انہیں اس اہم ترین اخلاقی قدر کی واضح مثال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اپنے بچوں کو یہ کہنے کی بجائے کہ "میں تمہیں سکول سے لینے" کا "نہیے" میں ٹھیک 2.10 بجے پہنچ جاؤں گا، بے شک گھڑی دیکھ لینا؟" بچے کے ٹھیکس یا کسی مقابلے کو محض، سمجھنے کے لیے جانے کی بجائے کہیے، "میں جتنا بھی مصروف ہوں، تمہارے لیے وقت پر پہنچ جاؤں گا میں تمہاری بہت بڑا سا اور عرصہ افزائی کرتا چاہتا ہوں؟"

بچوں کو یہ یقین دلائیے کہ آپ ان کی ہر مشکل میں ان کے ساتھ ہیں وہ آپ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ آپ ہر لحاظ ان کے لیے موجود ہوں گے۔ اپنے قتل بھروسہ ہونے اور اپنی شکلی کا "ترغیب" ضرور لیں، کیونکہ یہ بچوں میں ایسی ہی صفات پیدا کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

بچوں کی طرف سے شکلی اور قتل بھروسہ ہونے کی ہر مثال پر تعریف اور شکر یہ کا اظہار کریں، بچوں میں اس اخلاقی قدر کو پختہ کریں اور انہیں دلچاس کہیں کہ اس کا استعمال کتنا بکثرت کیا جاسکتا ہے۔ جب کبھی بچے رات کے کھانے کے لیے وقت پر آئیں، اپنے چھوٹے بہن بھائی کی مدد کریں تو ان کا شکر یہ ادا کریں۔ جب وہ خود کم تنوع پیش کریں یا کامیاب اور پوری کر لیں تو ان کی خوب تعریف کریں۔ اس مہینے میں شکلی اور قتل بھروسہ ہونے کی کسی مثال کو نظر انداز نہ کریں۔

پری سکول کی عمر کے بچوں کے لیے مؤثر طریقے

لیسی کی کہانی

درج ذیل کہانی کی مدد سے نئے بچوں کو شکلی اور قتل بھروسہ ہونے کی اصطلاحات سے متعارف کروائیے۔

لی (نر کے کاہن) کا ایک نر تھا۔ لیسی، لیلی، جب بھی "لیسی" کہہ کر پکارتا، اس کا فوراً اس کے پاس دوڑا چلا آتا۔ اسی طرح جب لیلی کہتا تھا تو "لیسی" بھی اس سے ہاتھ ملاتا تھا۔ لیلی "لیسی" پر یہ سب چیزیں کرنے کے لیے بھروسہ کرتا تھا۔ "لیسی" ایک قابل بھروسہ تھا تھا۔ جہاں کہیں بھی لیلی جاتا۔ "لیسی" اس کے پیچھے پیچھے چلا آتا۔ رات کو بھی "لیسی" لیلی کے ہنسنے کے لیے سوتا تھا۔ اگر کسی لیلی سمیت میں نہیں جاتا، "لیسی" اس کی

درد کے لیے موجود ہوتا۔ ایسی بہت گھٹیا اور دغا دار لڑکیاں تھیں کہ وہ بلی کا دھیان رکھتا تھا، اور جب بھی بلی کو ضرورت ہوتی ہمیشہ اس کا ساتھ دیتا تھا۔

ایک روز بلی ایک ایسے میدان میں گھوم رہا تھا جہاں ایک بڑا بیل رہتا تھا۔ چنانچہ بلی کے سامنے آگیا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ بلی نے چودے زور سے اپنے دغا دار اور گھٹیا بھرتے کو پکارا جو اس کے قریب ہی تھا۔ بلی جانتا تھا کہ وہ "لیسی" پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ "لیسی" تیزی سے میدان میں آیا اور بیل پر بھر کھٹنے لگا۔ بیل نے کور کچھ کر رک کر تھپا اور کچھ دیر کے بعد سڑکروا نہیں چلا گیا۔

صحیح جواب منتخب کرنے کا ٹھیکل:

یہ ٹھیکل ان چھوٹے بچوں کو جنہوں نے یہ جتنا شروع کر دیا ہو، مخلص اور قابل بھروسہ ہونے کو سمجھنے بلکہ مشغول کرنے میں بھی مدد دے گا۔

ایک "گھڑکی نما" چارٹ تیار کریں۔ جس میں دو الفاظ اور ان کے متضاد الفاظ کیے گئے ہوں

قابل بھروسہ	غافل بھروسہ
مخلص	نامخلص

پھر بچوں سے کہیے کہ آپ لوگ انہیں مختلف لوگوں کی کہانی سناتے جائے ہیں اور ان کے کچھ کواں چارٹ کی مدد سے یہ بتانا ہے کہ ان لوگوں کا طرز عمل کیسا لگتا ہے؟

۱۔ ٹی کے ڈیڑی نے اس سے پوچھا کہ لیا وہ کچھ اٹلیس لاکر گیارہ بج میں رکھ دے گا۔ اس نے کہا کہ وہ رکھ دے گا مگر وہ بھول گیا اور اس نے ایسا نہیں کیا۔ (قابل بھروسہ)

۲۔ جیٹ کی سکول کلاس نے سکول کی پارٹنگ میں کاروٹوں کا دن منانے کا فیصلہ کیا تاکہ نادار بچوں کے لیے کچھ پیسے جمع کیے جاسکیں۔ جو بچے آ سکتے تھے ان سے آکر بدو کرنے کے لیے کہا گیا مگر کوئی بھی نہ آیا۔ جیٹ کچھ تو لے اور پانی لے کر تائے گئے وقت پر پہنچ گئی (مخلص اپنے سکول سے)

۳۔ سارہ کے دادے گھر کا کام تھا کہ وہ رات کے کھانے کے لیے میز کو تیار کرے۔ گی وہ اپنی اس کے دادا کے بغیر ہی اپنا کام ہمیشہ یاد رکھتی ہے۔ (قابل بھروسہ)

۴۔ نائی ایک روز دوڑکیوں کے ساتھ بس میں جا رہی تھی۔ ایک لڑکی نے آئی بی بیٹ فرینڈز چلنے کے لیے۔ میں کچھ ایسی لڑکی باتیں کیں جو سچ نہیں تھیں۔ نائی وہ باتیں سن کر ابھی چپ رہی اور کچھ نہیں کہا۔ (نامخلص اپنی دوست سے)

جیسے کہ چھوٹے جانی کا ذیبات یہ سنیں کچھ ہونے چاہئے تھا۔ شمعیں کو اچھا سو بڑھ کر آتا تھا۔ انہیں اس نے جلتے دھنسنے کو دے دیے تھے۔ یہ پہلے سحر کیا اور کچھ پہنچے بھائی کی حوصلہ کڑاں کے لیے تھی کیا۔
(مخلص : نہ جانے ہے)

ایسی ہی تھیں کہ ایک رات وہ اپنی بڑھی ہوئی کاپی پر غور کیا تو اس کا ایک چھاپہ اٹھ اٹھا جسے وہ روز باقاعدگی سے پانی دینے کی ضرورت سمجھتی تھیں۔ اس بڑھتی ہوئی ضرورت سے مرنے کی پوری کمرہ دیکھ گئے۔ انہیں چھپوں پر مکیس چارٹس تھے، ایک دوڑنے والی کاپی اس کے ہونے کو پائی۔ پتہ لگ گیا کہ یہ کاپی پوری رات تک پورے کو پائی رات جاتی تھی۔

۱۰: ناصر بیٹا اپنے غول میں توی خراٹے کی قیادت کے لیے تیار رہا۔ وہ انیسویں صدی کے پہلے
محسوس کرتا رہا (مخلص اپنے ملک سے)۔

روحِ قادر میں پہنچ کر تپیل غنی وہی پڑا خانہ دار اور لہریں کے حوصلے جتنا ایک بختہ وار پر گرام
نی میرہ پالی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ہمارے بچے بھی کھڑے پیر پر گرام کو نکھینے بیٹھ جاتے ہیں جب
ہم نے اس شکی ایذا دہی تھی تو ان کا کھلے ہاتھ میں "ہمارے علم میں نہ لڑ نہیں تھے۔

شکے، ہے کہ وہ ویرایا تیرا مشورہ ہم نے لیا۔ اس میں شہداء و یومین فی حقہ۔ خیرین میں سے ایک
خیر سے ہے سوال کیا کہ اگر اپنے دونوں بیٹوں کو آپس میں لڑنے سے کس طرح روک سق
اس کے جواب میں میں نے ایک جگہ قس اپنے نام میں ہونے والے بچوں کے ایک ہنگامہ
سوال کیا، میں نے جی نے فرمایا ویرایا تیرا مشورہ ہم نے لیا۔

جب ہم میں رات گھر پہنچے تو، بچے کمرے پیچھے تھے۔ 'امی! کاجو' نے نوحہ کیا۔ 'میں نے رات گھر جوتوں کے دروازے اور یہ باتر مفلک لٹکے۔ بدبو چھٹی آیا تو رات گھر میں سے میرے جوتوں نے اس کو مار دیا تو وہ نہیں تھیں۔' اس نے۔

اس وقت ہم اپنے توہم سے بے خبر تھے۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے آپ کو ایک نئے دور کا آغاز سمجھا۔ اس وقت ہم نے اپنے آپ کو ایک نئے دور کا آغاز سمجھا۔

ذاتی روایات میں ہے کہ

[illegible]

کسی تعطیل یا منگرو کے حوالے سے ترتیب دی گئی روایات تھیں۔ انہیں آپ سال یا سال دو ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک مسلسل جاری رہنے والی خاندانی روایت بتائیں جس کے تحت یہ کوئی روایت سے فرق خانہ کو اس کے کاموں میں مددگار کی حوصلہ افزائی کرے (جیسے کہ کسی کھیل یا سکول وغیرہ میں مقابلوں کے وقت کسی ڈراما، سالانہ درائی یا مگرام میں یہ فارمیں کے موقع پر صوفیوں وغیرہ)۔

پھر آپ کو کام بتائیے گی۔ بجائے کام سے پیچھے رہیں

اس طرح کار سے آپ بچوں کے ہولناکیاں حاصل کریں گے جنہیں آپ قابلِ تخریب و مہیا نہ کرنے کے لیے اِستِغاثہ کرتے ہیں۔ جب بچوں کو کچھ کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے تو وہ اس طریقہ سے تا بعد اری کا اصول سمجھ سکتے ہیں۔ مگر جب بچوں نے بچوں سے کچھ کرنے کا کام چھوڑ دیا ہے تو ایک غلوں مگر باغات طریقہ سے اتو وہ تا بعد اری کے ساتھ قابلِ تخریب و مہیا نہ بھی سمجھ سکتے ہیں۔

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

اپنے بچوں کو قابل بھروسہ بن کر اٹھائے گا ہمارے تعلق دیتے رہیں۔ جب ننھے بچے کوئی ایسا کام کرنے میں ناکام رہتی جس کے لیے انہوں نے کہا ہو کہ وہ "یہ کریں گے" تو آپ ان سے نصیحت "آج پھر سے آواز کرتے ہیں لڑائی باز ٹھیک سے کرتے ہیں۔ قابل بھروسہ بن جاتے ہیں۔ تم بالکل یہ سمجھو کہ میں نے پہلے بھی تمہیں ویسا کرنے کو نہیں کہا۔ اور دیکھتے ہیں تم کیا کرتے ہو۔"

۱۔ پسمندی سکول کی سطح کے بچوں کے لیے مؤثر طریقہ:

بہر معنی ۶۱ در متضاد کا کھیل۔

[illegible]

تبادلہ خیال

اپنے بچوں کو قابل اعتبار اور محض ہونے کے تصور سے واضح طور پر روشناس ہونے اور اس کے بارے میں با آسانی سوچنے کے قابل بننے میں مدد دیں۔ ان سے پوچھئے کہ وہ کس کے ساتھ محض ہو سکتے ہیں (خدا، ہب، ملک، سکول، مسٹر جیرو، دوست، افسانہ وغیرہ)۔ پھر پوچھئے کہ وہ کس کے لیے قابل بھروسہ ہو سکتے ہیں (ہمدرد، امانت دار، درست، بدستار وغیرہ)۔

”مفتی اور غلط محض کے بارے میں تفکر۔“

یہ بچوں کو محض وہ ”بے اصولی“ میں ترقی کو سمجھانے کا اچھا طریقہ ہے۔ ”پتا میں کہ کچھ بچے دوستوں کے ساتھ محض کے معنی یہ تصور کرتے ہیں کہ ”ان کے پاس میں کچھ ہوتا“۔ ”ناموش رہنا“ یا حتیٰ کہ انہیں بچانے کے لیے بصورت تک بولنا۔ یہ ”غلط محض“ ہے۔ بچوں پر واضح کیجئے کہ اگر کسی نے کچھ غلط کیا، تو ایک مفتی محض دوست سے اپنا غلطی تسلیم کر لینے پر آمادہ کرنے کی کوشش کریگا اور اگر یہ طریقہ کام نہیں کرے تو پھر اسے کسی اور آدمی یا دوست سے اپنے غلطیوں کو دیکھ کر یہ دونوں طریقے کام میں کرتے دیکھیں کہ وہ دوست غلط کام کرتا رہے گا اور بالآخر اس بہت بڑی مصیبت میں پھنس جائے گا۔

کہانیاں

یہ ہم بچوں کو محض اور قابل بھروسہ بننے کی سورتوں (Stories) کو تصوراتی طور پر محسوس کرنے میں مدد دے گا۔ اٹھمسٹر کی سکول کی عمر کو پہنچنے والے بچوں کے لیے کہانیاں ملنا آسان ترین کام ہے۔ ان میں آپ اپنے بچوں کو اس کو سونے کے وقت اپنے ذہن سے تخلیق کردہ ایسی کہانیاں سنائیں جو محض اور درست ہوں۔ مثلاً کے طور پر کسی جاسوس کی کہانی، کسی ایسے شخص کی جو محض اور درست تھا، کسی کھیل کی کہانی مثلاً کسی راستہ یا پارک کے کھانڈن کی کہانی جو پیادہ دھڑکی ہونے کے وہ جو ٹیم کے لیے ٹھیکہ دار کو وہ پتی نیم سے ملاں تو۔ کسی کہان کی کہانی۔ ایسے کہان کا بیٹا تھا جو اپنے باپ کی خدمت میں بڑی میں کھینچوں کو پانی دے گا اور اس چار بار اس کے بھروسہ مند بننے کے باعث اسے اچھے نسل کا انعام ملا۔

مذاہب کی تعمیر سے توجہ

یہ تشبیہ بچوں کو یہ سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے کہ ”کوتا کر دہ بخوبی بھلا“ محض کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ بچوں سے کہیے کہ ایسے (۱۰۰) سوال اور تصور کریں جو انہوں کی اولیاء و عوام ناچاہتے ہیں۔ دیکھو کہ ان کے لیے ایک جزو انہوں کی ضرورت ہوگی۔ اگر سب لوگ مل کر ہم کریں تو اس میں سے ہر فرد مفتی انہیں کا نام ہوگی؟ اگر صرف ایک کام کریں تو ہر فرد کو مفتی انہیں کا نام ہوگی؟ بچوں کے سامنے یہ نقطہ واضح کریں کہ جب لوگ محض

تاکہ جو بیٹے ہیں قرآن کے لیے جو چیزیں وہ پیش کرتے ہیں ان میں برصاف جو چیزیں ہیں۔

جی ایل نیچر، سائنس اور ماحولیات کے بارے میں

جو اپنے بھروسہ مندوں کے مظاہرہ کریں، انہیں نیا اور تازہ دوسرا جانا دیا جائے۔ آپ نے انہیں مجھ سے مدد کی درخواست کی۔ وہ ہمارا کے علم پر کاربند تھے، لیکن انہوں نے اس لئے ہمارے نیا اپنی مرضی کے کسی وقت کا انتخاب نہیں کیا اور پوچھنے کے لئے انہیں ہمارے دور میں اس نے مجلس کو متنبہ کیا۔ ”اسی طرح مجھ سے مدد کرنے کے حوالے سے بھی مدد یافتہ تھے۔ لیکن انہوں نے اس حوالے سے کسی حقیقی مظاہرے کو امداد کیوں کرنے پر حوصلہ افزائی اور تعریف سے نوازا۔ تو میں اپنی جگہ میں بھی پہنچا۔ تاہم وہ بھی مدد سے میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔“

دور ایک دوست اپنے بچوں سے اختہ فی شخص دوران کے ہر چھوٹے سے چھوٹے کام میں مصروف رہتا ہے۔ اس کا ایک چہرہ اپنی مسکراہٹوں اور کارکنان نے باعث ملانے کی کچھ خدمت ہاں نیم میں شہب و مونا پر نماز کا اچھا نمونہ ہے۔ اس کی عیادت ہوتا ہے۔ یہاں کے دوران جب کہ کھانا اور فریہات سے کام لیتے ہیں۔ اس کا باپ طوفانی عیادت کے موقع پر ٹھہرتا ہے۔ یہاں سے اس کی عیادت ہوتی ہے۔

[illegible]

تجربہ کرنا چاہئے اور اس کے لئے:

[illegible]

کے انفرادی میں بہت سے راز کھپتے ہیں جیسے قرآنی (والدین) انکس و اہل کسے۔ ان کی وہیں ہوتی ہے۔
 ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔
 ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔

تو یہ کہ ان کی وہیں میں ہے۔

یہ کہ ان کی وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔

ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔

ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔

ان کے وہیں میں ہے۔

ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔

ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔

ان کے وہیں میں ہے۔

ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔ ان کے وہیں میں ہے۔

یوتی لغت (Talking Dictionary)



مہربانی اور "شکریہ" کے الفاظ بکثرت استعمال کرتا ہے۔ اور یہ — نزدیک سیدہ صدیقہ — ہم ہے
 محروم اس کا مطلب صرف ایک الفاظ کا استعمال اور تربیت یافتہ ہونے کا مظاہرہ کرنا ہی نہیں،
 بلکہ اس نام کا مطلب ہے لوگوں کے احساسات کا خیال رکھنا۔

احترام کی وجہ سے اور انسانی شخصیت کے لیے اس کا بیجاوی ضرورت ہوا، اگلے واضح ہے احترام زندگی
 دیگر بیجاوی اور انداز کے لیے مرکزی اور بنیادی (اور بعض دفعہ مائل کرنے والی قوت) مائل حیثیت رکھتا ہے ایسے ہی
 یہ احترام کے اصول کو سمجھنے اور اس پر عملدرآمد کرنا جو ہے ہوں، معاشرے کے بہتر فرد، دوسروں سے بہتر
 دوست اور بہتر رہنما بناتے ہوئے ہیں۔

احترام کرنا سلطان ایک دلچسپ اور بھونک مشکل کام بھی ہے۔ اس حوالے سے جو چیزیں یاد رکھنی چاہیے وہ یہ
 ہے کہ انسان اس وقت تک مستحق احترام نہیں ہے کہ جب تک کہ خود کو خواہات احترام نہ ملے۔ لہذا اپنے
 بچوں کو احترام سکھانے سے پہلے ہمیں خود اپنے بچوں کو عزت و احترام میں ڈھونڈنا (ان سے شکوہ و غلطی بحال کرنے
 کو ملے سے) اور پھر آپ ان سے بھی نفسی طور پر مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ بدلے میں بھی احترام دے سکیں
 ہیں۔ بچوں کو ملے میں جو عزت ملے گی، وہ ان کے لیے خواہات ملے کی قبولیت و قبولی نہیں ہے بلکہ وہ اس
 کے لیے احترام کی علامت تعمیر ہوگی۔

جہاں کا نیک نام ناسخ

احترام کرنے کا تصور بچپن میں اور بچہ احترام میں واقعی اس لیے نہ نہیں ایسا ہے کہ اس میں اس کے عزت و احترام
 کا ناموں کا نام لیں، یہ طور پر ہم اپنے بچوں سے بات کرتے اور مختلف معاملات کے حوالے سے چیلنج کرتے
 ہیں۔ ہم اپنے احترام کو عزت کا بھی نہیں سمجھتے۔ بلکہ کہ ہم انہیں — لیے اور دیتے ہیں۔ جہاں کا ایک
 خوش آتے ہیں جیسے ان کے کسی قسم سے کوئی حقوق حاصل نہیں اور وہ اپنی معاہدات میں شکستیں اٹھانے سے تعلق نہیں۔ ہم
 ان سے کہتے ہیں "جب میں نے تمہارا قول کیا ہے تو یہ ہوا" اور ہم انہیں کسی طرح کے شک و شبہ کا سامنا کرنے سے منع کرتے
 تصور یہ لینے میں کہ وہ سب تک خود کو مستحق عزت نہ لیں۔ بھروسہ ہیں۔

بچپن یہ یہ یہ ہمیں دینے کی ضرورت ہے، اور یہ کچھ ایسی آریضات ہوتی ہیں۔ بچے ہر — لیے بچہ ہیں
 اور ہم ان سے انہیں سے روا رکھنے کے لیے احترام کے ساتھ تو بچپن کو چاہئے۔ بچوں کا شکوہ
 اور ان "بڑے مہربانی" (Please) اور "شکریہ" (Thank You) جیسے الفاظ بکثرت استعمال کریں۔
 جہاں تک نفسی اور جسمانی علم دینے کی بات ہے ان سے کام کرنے کا یہ بچہ مختلف چیزوں کے متعلق ان سے

پری سکول کی عمر کے بچوں کے لیے سو ڈھ پتے

محتی سمجھائے کا ٹھیل:

اس ٹھیل کے ذریعے نئے بچوں کے تخیروں، لفظوں، "اخترا" کو بھی شامل کیجئے تاکہ آپ اور وہ بچے اس لفظ کو اپنی گفتگو میں بغیر وقت کے استعمال کر سکیں۔ بچوں کو بتائیے کہ "اخترا" کا مطلب ہے "مچھان کرکٹش" یا "انجی باتیں کرنا اور دوسروں کا خیال رکھنا"۔ یہ انجی "انجی" کے نام ایک فرضی کردار کے بارے میں بتا کر پوچھئے کہ درج ذیل صورتوں میں کیا "انجی" اخترا کا مظاہرہ کر رہا تھا؟

1. "انجی کی ماں نے اس سے اس کا کمرہ سالانہ کرنے کا پوچھا اور وہ چلا کر یوٹا "میں ایسا نہیں کرنا چاہتا" (نہیں)

2. "انجی نے اپنے کمرے کے باغ میں ٹھکانے بھونڈ لیا۔" (نہیں)

3. جب اس کے دادا نے انجی سے پوچھا "کیسے ہو چلا؟" تو اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے منکرانہ کہا "ٹھیک ہوں، اور تو؟" (ہاں)

4. اس نے اپنے دوست کا وہ ٹھکانہ جس سے وہ ٹھیل رہا تھا، بارش میں پھونڈ دیا۔ (نہیں)

کر دار اور کر نے کا ٹھیل

یہ ٹھیل بچوں کو یہ یاد دہان کرے گا کہ "اخترا" کا مطلب "کرتا نہیں ہے" نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب "کر رہا ہے" ہے۔ آپ نے (مثلاً والدین میں سے کوئی ایک) اپنے کاردار اور کر کے کا اور بچے سے اس کا کردار لینے کے لیے کہا ہے کہ "ادوں" اور اس نے ٹھیل انجام دینے کے بعد اپنے سے پوچھنے "تھیں" اس طرح ان کو سمجھانے کا۔

5. جب بچے کے دادا (میں کا کردار ہے) ان کو بات (کر رہا ہے) "کینڈے (Candies)" کو دینے میں توجہ دیتا ہے تب بہت شرم و "ادوں"۔

6. انجی اس سے ملتی ہے (چونکہ اس کا کردار "ادوں" ہے) تاکہ اپنے چھلنے کے لیے اپنے دوست کی بھابھ "ٹھیں" پر اچھل کر رہا ہے۔

7. وہ (بچہ) ان کو دیکھتے ہیں کہ ٹھیلوں کو بچھانے کی کوشش کر رہا ہے مگر وہ بے حد متوجہ رہتا ہے۔

8. ایک ڈیڑھ ٹھیل شور کے اور ٹھیل کا ذکر کے ساتھ کوئی مضمون (مثلاً "میں کا کردار ہے" اور "ادوں" ہے) کیا ایک حیران و پریشان رہ جاتی ہیں جب ایک بچہ (ادوں) میں سے کوئی "ادوں" کے لئے آکر آتا ہے۔

۱۰۔ کچھ رات کے اٹھانے کے وقت مجھے ہو۔ نے اپنی مٹی (جن کا نر اور پتی نر ہا ہے) کے لیے لڑی کھینچا ہے اور پھر ان کے جھوٹ جانے کے بعد کہتے ہیں کہ مٹی کا یہ ارٹھن ہاتھ سے لیے پیہ کا بہت بہت شکر یہ نر۔

۱۱۔ کچھ سجد میں شاد چر رہا ہے اور اس کے ساتھ بیٹھے "اگل" (یعنی بچہ) ماہ مسجد کی دت انیس من پار ہے۔

۱۲۔ پیہ مٹی کی (جن کا نر اور پتی نر ہا ہے) کو ہار مارا کہہ رہا ہے حالانکہ اس کی ایسی اپنی فیک ۱۰-۱۱ سے ضروری بات کر رہی ہیں۔

نیک نوحہ کرنا میں خوش قسمتی سے میرے لیے پورا اہم کے طور پر امریکہ کی ایک مشہور چھاپہ خانہ اور محلات کے دیگر نمونہ مصروفاتی نگاروں کے بارے میں منظر کو نیچے لکھ لکھ کر دیا ہے ہے، یہ تمام سے اچھا حال بننے کے کہا "پتہ ہے کہ کچھ" زبردست الفاظ بہت اچھے لگتے ہیں، مگر یہ منظر واقعی بہت زبردست ہے"۔

نمبر ثلثانات اور سیام ثلثانات یونانی حارث:

[illegible]

‘جناوہ کی’ : لفظ

[illegible]

خوش اخلاقی کی گمریلہ روایات کے ”انتخابات“:

یہ احترام کی عادت کو بچنے کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔ کسی بختہ دار قسطل کی یا کسی بھی شام جب سب لوگ موجود ہوں، خوش اخلاقی کی تین گمریلہ روایات کے لیے ”دوٹ“ حاصل کیجئے۔ آپ اس ”اوہاس“ کا افتتاح کرتے ہوئے مختلف چیزوں کو انتخاب کے لیے ”احرز“ کیجئے۔ یہ چیزیں کوئی بھی ہو سکتی ہیں، جیسے کہ لوگوں کے لیے دروازہ کھولنا اور انہیں خوش آمدید کہنا۔ لوگوں کی آنکھوں میں دیکھے کران کا فلکریہ ادا کرنا۔

احرام چارٹ

کس کو احترام دینا ہے

کس طرح احترام دینا ہے

ان کا کہنا مانو، ان سے ادب سے بات کرو

ماں

اللہ تعالیٰ

نہی کریم ﷺ

اللہ کی نعمتوں کا

بڑی عمر کے لوگ

اساتذہ

انسان کی اپنی ذات

قدرت (Nature)

وسائل کی قدر

ان ناخردگیوں کے لیے نیکو و نرا خاندان سے بھی رائے طلب کریں اور تم از کم چھ ناخردگیاں کر لیں۔ اس کے بعد سب کے ساتھ مل کر ان گمریلہ روایات کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں اور پھر ان کے لیے دوٹ طلب کریں۔ ہر فرد تین چیزوں کو ”دوٹ“ ”دوٹ“ ”دوٹ“ لکھا ہے۔ ایک چارٹ پر سب کے دوٹ لکھ کر تین حصے والی ”روایات“ کو ظاہر کریں اور انہیں ”گمریلہ روایات“ منتخب کر لیں۔ آخر میں ان تینوں کو کسی نمایاں مقام پر آویزاں کر دیں۔

خاندان کی عدم دروایات، ہلی کر نیٹھ کرنا (کیا نہیں کرنا چاہیے):

یہ طریقہ کار بے احترامی پر مبنی کاموں کے خاتمے سے ایک خاندانی معادہ تشکیل دینے میں مدد کرے گا۔ گمریلہ روایات کی طرز پر کسی رشتہ ”ناخردگی اور دوٹ“ کا محل و ہر انہیں نگرہیں پار تین تا پتہ بدترین اور بے احترامی کے خوالے سے بازو دگیاں کر کے تین بدترین روایات کو منتخب کریں۔ ناخردگیوں میں بدزبانی یا بہت زیادہ قسمیں کھانا، والدین سے چلا کر باتیں کرنا، بدوں کو بات کرتے ٹوکنا، وغیرہ شامل کی جاسکتی ہیں۔ جب آپ

”تین بدترین“ اور بیس خوشیوں پر تینوں سے کہیں کہ دو خوشیاں تھیں وہ بیس کا مغلجہ کر کے پھر انہیں گوج کر لیں (مثال کے طور پر) کہ میں پانچ دن کی صورت میں اپنے کمرے میں جاتا ہوں گا، وہ زبانی پر بیان غرض میں سے پیسے کہیں گے، وغیرہ)

ایک عظیم آدمی کے اپنی بیوی کے لیے احترام کی کہانی اپنے بچوں کو احترام سے متعلق کوئی دور بننے والی مثال پیش کرنے کی کوشش کریں جیسا کہ وہ جہاں بھونپی کی کہانی امر کی ایک مثال ہے۔

90 سالہ مذہبی رہنما اپنی بیگم کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو کر ایک بی بی بکس میں نشست کے لیے جا رہے تھے جب وہ بکس کے مقام پر پہنچ کر گاڑی سے اترنے گئے تو بیس صاف صحت کے باعث اترنے کے لیے دروازہ کی مدد لینا پڑی۔ اگرچہ انہیں خود کو دونوں جانب سے مددگار نے تو مدد کیا تھا مگر پھر بھی انہیں اس کی بلکھنی مرخصی 100 برس کے قریب تھی۔ مذہبی رہنما نے نہ صرف اپنی بیگم کے لیے دروازہ کھولا بلکہ اب وہ گاڑی سے اترنے لگی تو انہیں اپنے ہاتھوں سے مدد کی پیش کیا۔ 100 سالہ بیگم نے دروازہ کھولا اور ان کے ساتھ اپنے شاندار لباس میں خوش آمدید کہنے کے لیے بکس سے باہر نکلے۔ تھے اس آدمی کی مثال ہو تو آپ بہت متاثر ہو گئے اور ان میں سے کسی ایک یہ بھی ہو گئے۔

بلوغت کی عمر کو پہنچنے والوں کے لیے مؤثر طریقے

خوش اخلاقی کی عادت انہ کے لیے کی وجوہات

اپنے بڑی عمر کے بچوں کو خوش اخلاقی کی عادت بنانے کی وجوہات اور اس پر عمل درآمد کے قواعد یہ ہیں۔
 میں نے اپنے بچوں کو کہیں، میں بار بار مختلف طریقہ اختیار کرتے ہوئے ”بچوں کے لیے“ میں نے بچوں سے کہنا کہ وہ خیال رکھنا کہ وہ فائدہ سے چیزیں نکلیں۔ مجھ نے ہوسے لیے ضروری اشیاء کا خیال رکھنا۔ ان کو اس کے لیے دروازہ کھولا۔ اپنے لیے دروازہ کھولا۔ سوتے ہیں ان کو وہ خوش آمدید کہنے کے لیے پوچھتے ہیں۔
 یہ ہے کہ وہ پوچھتا ہے اس طرح کی باتیں اور ان کو دروازہ کھولنے کی باتیں کہنے کی باتیں کہ ان میں سے ایک طرح کی خوش آمدید کہتی اور آپ کو اس کی بات کو پہنچانے کے لیے ہیں۔

ہمارے جیسے بڑے شہر کا ایک خانہ و (یا گھرانہ) جہاں آپ اسے قصہ گو کرتے ہوں، آپ کو یہ سب نہیں ملے گا۔
 مگر ان کی شخصیت و زندگی ان افراد کو جوڑتا ہے۔

تیار ہوتا تھا۔ خواہ اسے ایمانی تہذیب سے یا اگلی انتخابی تہذیب پہنچے۔ اس وقت کے حالات سے ٹھیک چھوٹے اور اچھے کرنے کی لگن حاصل ہوتی ہے، مگر اس اندام کو وہ بر وقت فکر مند اور خود تنقیدی انسانیت کا دور بھی ملتا ہے۔ یہ وہ ایسا پانی کا نہال ہے، انہماک ہے، جسے یا اسے اپنے آپ سے یا شکرگزارانہ تقاضا کہ وہ اس قدر مست و قرار ہے اور یہ شکر میں نے کبھی سے کام نہ لیا ہے، اسی کو اس کا کام مانتا ہے۔

ایک دفعہ میں نے یوں کیا کہ اس کے اپنے بارے میں جو کچھ وہ بتا دے گا میں نے کوئی
 انکار شروع کر دیا۔ ہفتہ کے اختتام تک یہ کام چلے گیا۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ
 "جیسا کہ تم نے کہا ہے، میں نے اس سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ چلا گیا۔" جیسا کہ
 میں نے کہا ہے، میں نے اس سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ چلا گیا۔ جیسا کہ
 میں نے کہا ہے، میں نے اس سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ چلا گیا۔ جیسا کہ
 میں نے کہا ہے، میں نے اس سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ چلا گیا۔ جیسا کہ

”چھٹس۔ ہر سہرا خیال ہے، اسے ایسا کرنے سے منع تو ضرور کرنا چاہیے۔“
 ”بالکل ٹھیک ہے!“ میں نے کہا۔ ”تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس شخص کو“ کیا کہئے؟“ کے سامنے کرنا
 چاہیے۔ اب فرار ہوا کر لیا کہتے ہیں، انہوں کو اور وہی سب کچھ کہہ رہا تھا۔“

میں نے بعد ازاں انہیں دیکھے۔ آپ نے ان کو اپنے پاس بلا کر ان کے لئے کھانا کھانے کے بعد انہیں دیکھے۔ آپ نے ان کو اپنے پاس بلا کر ان کے لئے کھانا کھانے کے بعد انہیں دیکھے۔

—

المشاور

[illegible]

ایک صاحبِ دماغ نے ان خیالات کے سلسلے میں ایک سال کے لیے کسی اور سے ملک چاہا تھا، چنانچہ وہ اپنی تمام اوریجنوں کو بھی حاکم کے سامنے لے کر گئے۔ ان دنوں (کئی مہینے پہلے) ایک پیشہ ورانہ پورٹل کے نام پر ایک

کئی عہد سے ہر چھپنے والے بارے میں بے حد عقیدتی اور بے انتہائی کاغذ پرور رہے تھے۔ انہیں ان ملک کی جنگ مرزائیں، مختلف فتنے، ہر وقت مرنے والی بادشہیں، عجیب و غریب۔ عرض ہر چھپنے والی جنگ رہی تھی۔ اداوں بارے میں ایک دوسرے سے بھی شکارت کرتے رہے اور جو کوئی شے وادعا اسے بھی اپنی تکیہ بنا لے رہا تھا۔ ان کے والدین سر وقت انہیں کچھ لے رہے کتاب دینا ہے، بیچ نہیں، بیچو تو فائدہ نہیں، کتاب بند کر دیں اور اگر کچھ پھاٹکیں ہوں سیکے تو کمر از کمر غاموٹیں دیا کریں۔

یہاں سارا دیکھنا ہوتا ہے کہ دونوں لیکن ایک لڑائی لڑا لے یا لڑائی نہیں تھے ۱۹۴۷ میں بے کہہ کسی چیز کو احترام دینے پر تیار نہ تھے۔ احترام، انسان کو شہت، یہاں اور جدت کی طرف لے جاتا تھا۔ چونکہ وہ کسی چیز کو احترام نہیں دے رہے تھے، اس لیے بد۔ میں انہیں بھی احترام نہیں مل رہا تھا ان کے والدین بھی ان کے جذبات کا احسان کیے بغیر انہیں بھگنے پر چڑھ رہے تھے۔

کیا کسی طرف لے جاتا ہے۔ کاکھیل

یہ نہیں ہو گئی تھی کہ پہلے والے اور نیا راج سے ہو جائے اور لے جھک سرائی قبول کرنے کی بجوں واقعی احترام۔ اس میں کے حضار و انہوں نے اچھے، در نہ بے شکائی کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کے سوا لے سے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ کسی چوتھوں۔ یاد پر ایک تیر کے نشان و افواہیں بنائیں۔ شغل میں سب سے پہلے احترام اور بدتمیزی سے آمادہ کریں اور پھر کچھ ان الفاظ کے بارے میں سوچنے دیں۔ جن کی طرف یہ دونوں رویے انسان کو لے جاتے ہیں مثلاً:

احترام ← میریائی ← دوستانہ پن ← دوسروں کو سمجھنا
بدتمیزی ← خود غرضی ← دشمنی ← غم



کیمیائی



پیار..... محبت

شخصیت اور ذات کے متعلق امور کا خیال رکھنا، جو قلمی ہونے اور احرام کے ساتھ اور اس کے علاوہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ دوستوں، محسبوں حتیٰ کہ مخالفین کے لیے بھی زیادہ کا جذبہ رکھنا اور سب سے بڑھ کر خاندان سے محبت کے لیے زندگی بھر کا جہد!

ہم نے سب سے چھوٹی بیٹی کا نام ”چیرٹی“ رکھا ہے۔ ہمیں نہ صرف اس نفل کو پکارنا (ادا کرنا) بہت اچھا لگتا ہے بلکہ اس کے معنی ”خالص پیار“ بھی بہت پسند ہیں۔ کچھ بیٹے لیں، اس کی پہلی سالگرہ سے کچھ دن پہلے ہم اس کے کھانے پر اپنے بڑے بچوں کے ساتھ ”پیار“ کے حوالے سے چٹوری خیال کر رہے تھے۔ پیار کیا ہے؟ کیا چیز ہمیں دوسروں کے لیے پیار محسوس کرنے پر آمادہ کرتی ہے؟ اور بعض لوگوں کے لیے اس جذبہ کو دوسروں کی نسبت محسوس کرنا کا آسان سامان کیوں ہوتا ہے؟ یقیناً یہ مشکل سوال تھے۔ خاص طور پر بچوں کے لیے مگر نہیں۔ شاید یہ بڑوں کے لیے مشکل اور بچوں کے لیے آسان ہیں۔ ہماری بحث اتنی آگے چل گئی کہ میں اتنی اویہ نہیں تھی۔ ہمیں یوں لگا جیسے ہم بچوں کو سکھا نہیں رہے ہیں۔ ان سے سمجھ رہے ہیں۔ ہم نے پیار کا مطلب ”خیال رکھنا“ بات کی اور یہ کہ ہم ان لوگوں کو جیسے پیار کرنے لگتے ہیں جو ہماری پرہیزگار کرتے اور ہمیں پیار کرتے ہیں۔ پھر ہماری کیا وہ سالہ بیٹی نے ننھی ”چیرٹی“ کی مثال پیش کی ”وہ جاز سے لیے کچھ بھی نہیں کرتی۔ بلکہ ہم سب اس کے لیے کچھ نہ کچھ کرتے ہیں۔ خود بھی سو پھرتے۔ ہم سب چیرٹی سے لگنا پیار کرتے ہیں۔“

”وہ بھی ہم سے پیار کرتی ہے“ سات سالہ بیٹے نے کہا ”آپ اس کے پیار کو، چیرٹی کے آنکھ کے انداز سے کچھ سمجھتے ہیں۔“

”اور وہ آپ سے پہلی نہیں سمجھتی کہ“ آپ میرے لیے خود کو تہذیبی کرنا، وہ اس سال بیٹا والا دور آپ کو ویسے ہی پسند کرتی ہے، جیسے آپ بول رہے۔

وَجَاءَ الْفَلَّاحُ كَيْفَ بَدَا
وَسَبَّحَ بِحَمْدِ اللَّهِ مَا بَدَا

سب سے پہلے تو یہ لوگ اس کے ساتھ ہو کر اسے تھم پھار کر لے جاتے ہیں۔

وہ ہر ایک کے ہم اس وقت پیدا کرنا چاہتے ہیں جب ہم اس کی کمی محسوس کر رہے ہیں۔

بہنوہی اصول جو لوگ تیار کیے تھے ان میں سے ایک زمانہ جو یہ کہہ سکتا ہے کہ ان کا خیار۔

میں بھی ادا ہے، ہے وہ نہیں، ہے ہے۔ ہمیں وہاں سے نکلنا ہے۔ وہاں سے نکلنا ہے اور یہ غرض ہے۔

جیسر کسی خوف کے بغیر نہ نکلاں وہاں سے دور اور اطراف پر جان جاتا ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے گی۔ ہوسکتا ہے کہ

ہمک دہرے لے چو کہ ہے جس ہم "اے پر نہ کرتے ہوں بچہ بھراں سے چہ رہے ہو کہ جس سے جوئے کے لیے

تم کو خبر ہے کہ اس باب میں جو باتیں درج ہیں، ان کے لیے جو اصول کو ملحوظ رکھتے ہیں کہ انہوں نے اس باب میں

جہاں سے وہ جانے اور انھیں چھوڑے کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔

2025

مجھے کہہ رہے تھے کہ تم نے تمہارے لیے پیارے الگا الگا رکھے:

سے کچال کھال سے ہے۔ یہ ہے کہ وہ اس نے غرض یہ کہ وہ یقیناً پہلی بار میں نے کچال کھال سے

اور میں نے بھی ان حلقوں کو دھمکا دیا کہ جو بے فکر تھی وہ مجھے اور مجھ کو مار دے۔ بے فکرانہ فعل

الحقیقت یہ ہے کہ ان کے لیے جو اہل حق و باطل کی جڑیں کاٹنے والے ہیں۔

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد کی۔

1. *Pharmaceutical industry* – The pharmaceutical industry is the largest of the three industries, with sales of \$10.5 billion in 1997. It is the only industry that has a significant presence in all three markets.

[illegible]

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

1. *What is the purpose of the study?*
 2. *What are the research objectives?*
 3. *What is the research methodology?*
 4. *What are the results of the study?*
 5. *What are the conclusions of the study?*
 6. *What are the limitations of the study?*
 7. *What are the implications of the study?*
 8. *What are the future research directions?*
 9. *What are the contributions of the study?*
 10. *What are the key findings of the study?*
 11. *What are the main results of the study?*
 12. *What are the primary outcomes of the study?*
 13. *What are the secondary outcomes of the study?*
 14. *What are the tertiary outcomes of the study?*
 15. *What are the quaternary outcomes of the study?*
 16. *What are the quinary outcomes of the study?*
 17. *What are the senary outcomes of the study?*
 18. *What are the septenary outcomes of the study?*
 19. *What are the octenary outcomes of the study?*
 20. *What are the nonary outcomes of the study?*
 21. *What are the decenary outcomes of the study?*
 22. *What are the undecenary outcomes of the study?*
 23. *What are the duodecenary outcomes of the study?*
 24. *What are the tredecenary outcomes of the study?*
 25. *What are the quattuordecenary outcomes of the study?*
 26. *What are the quindecenary outcomes of the study?*
 27. *What are the sexdecenary outcomes of the study?*
 28. *What are the septendecenary outcomes of the study?*
 29. *What are the octodecenary outcomes of the study?*
 30. *What are the nonodecenary outcomes of the study?*
 31. *What are the vigintenary outcomes of the study?*
 32. *What are the unvigintenary outcomes of the study?*
 33. *What are the bivigintenary outcomes of the study?*
 34. *What are the trivigintenary outcomes of the study?*
 35. *What are the quadvigintenary outcomes of the study?*
 36. *What are the quinvigintenary outcomes of the study?*
 37. *What are the sexvigintenary outcomes of the study?*
 38. *What are the septenvigintenary outcomes of the study?*
 39. *What are the octovigintenary outcomes of the study?*
 40. *What are the nonavigintenary outcomes of the study?*
 41. *What are the vigintigintenary outcomes of the study?*
 42. *What are the unvigintigintenary outcomes of the study?*
 43. *What are the bivigintigintenary outcomes of the study?*
 44. *What are the trivigintigintenary outcomes of the study?*
 45. *What are the quadvigintigintenary outcomes of the study?*
 46. *What are the quinvigintigintenary outcomes of the study?*
 47. *What are the sexvigintigintenary outcomes of the study?*
 48. *What are the septenvigintigintenary outcomes of the study?*
 49. *What are the octovigintigintenary outcomes of the study?*
 50. *What are the nonavigintigintenary outcomes of the study?*
 51. *What are the vigintigintigintenary outcomes of the study?*
 52. *What are the unvigintigintigintenary outcomes of the study?*
 53. *What are the bivigintigintigintenary outcomes of the study?*
 54. *What are the trivigintigintigintenary outcomes of the study?*
 55. *What are the quadvigintigintigintenary outcomes of the study?*
 56. *What are the quinvigintigintigintenary outcomes of the study?*
 57. *What are the sexvigintigintigintenary outcomes of the study?*
 58. *What are the septenvigintigintigintenary outcomes of the study?*
 59. *What are the octovigintigintigintenary outcomes of the study?*
 60. *What are the nonavigintigintigintenary outcomes of the study?*
 61. *What are the vigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 62. *What are the unvigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 63. *What are the bivigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 64. *What are the trivigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 65. *What are the quadvigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 66. *What are the quinvigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 67. *What are the sexvigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 68. *What are the septenvigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 69. *What are the octovigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 70. *What are the nonavigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 71. *What are the vigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 72. *What are the unvigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 73. *What are the bivigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 74. *What are the trivigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 75. *What are the quadvigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 76. *What are the quinvigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 77. *What are the sexvigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 78. *What are the septenvigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 79. *What are the octovigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 80. *What are the nonavigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 81. *What are the vigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 82. *What are the unvigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 83. *What are the bivigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 84. *What are the trivigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 85. *What are the quadvigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 86. *What are the quinvigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 87. *What are the sexvigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 88. *What are the septenvigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 89. *What are the octovigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 90. *What are the nonavigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 91. *What are the vigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 92. *What are the unvigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 93. *What are the bivigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 94. *What are the trivigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 95. *What are the quadvigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 96. *What are the quinvigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 97. *What are the sexvigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 98. *What are the septenvigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 99. *What are the octovigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*
 100. *What are the nonavigintigintigintigintigintigintigintenary outcomes of the study?*

میں نے ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا ہے۔

عزت پروردگار کی خاطر، آپ میں ایک نئے دور کی ابتداء ہو گئی۔

اُغیر العرب کے لیے پتھر کے قلعے بنوائے گئے اور ان میں پیدائشیں

آپ کا چہرہ اب بھی اسی طرح ہے۔۔۔ ابھی تو آپ نے کہا کہ آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے۔۔۔

تھے ہیں۔ انکیب، مرنے کے لیے۔ کوئی! بے گناہ پھر ہر سوسل پر میں اضافی ہیں، بنانا چاہتا ہے۔ اس کی

میں مختلف چھوٹے چھوٹے پرنٹوں کے کام بھی آپ کے ہفتے کے لیے انتخابی مواد فراہم کرتے ہوئے ہوں۔

چیرٹی کے کام تلاش کیجئے جو آپ اپنے اکل خانہ کے ساتھ مل کر انجام دے سکیں اور اپنے بچوں کو ان میں شام کر سکیں۔ یہ کام مساجد سے متعارف ہو سکتے ہیں۔ عید یا کرسمس وغیرہ پھر نئی جی دوسرے مذہبی تہوار کے موقع پر مقامی، عبادت اور شائش وغیرہ کا کوئی پروگرام ہو سکتا ہے۔ یہ فخر ضرورت مند قروانی سال میں کسی بھی وقت ادا کیا جاتا ہے۔ اس مسئلے میں تاثر ثابت ہو سکتا ہے۔

[illegible]

معافیہ اور غلطی درست کرنے کی اجازت ہے اور موقع ایسی

[illegible]

جج تو یہ ہے کہ تحقیق اور تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ دوسری دھوکھانے کا بہترین نمونہ ہے اور اسی طرح اوطلسی و سہولہ نے "کھانہ" کو شیعہ دین و مانت کیسے زیادہ بہتر قرار دیا ہے۔

بچوں کو سکھانے کے دہ وہ کوئی غلطی کر نہیں۔ اپنے غم کو قابو میں نہ رکھیں، یا پھر اس کے کسی غم کو نہ بٹنے کی خلاف ورزی کر نہیں۔ تو اس صورت میں سراسے بچا سکتے ہیں کہ وہ معافی مانگیں۔ غلطی تو سب سے زیادہ بار بار کی جاتی ہے۔ اس لئے اسے سہارا دے والے بچے کا پہلے بیان کرنا، طریقہ امتحان کرنا۔ دہ وہ بچے میں میں میں یا بالکل آواز میں بھونکنے سے نہیں بچتا، یہاں تک کہ بچے سے اسے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ وہ بتائیں کہ انہوں نے (دوسرے سے نہیں) کیا غلطی کی ہے، معافی مانگیں (دوسرے سے بچے سے بچے نہیں) اور وہ بار بار ایسا نہ کرے اور نہ کرے۔ بچوں کو یہ سکھانے میں مدد کرنے کے دہ وہی بھونکنے کا۔ یہی ہوتی ہے کہ اس میں وہوں کو کوئی کیجئے کہ بچہ غلطی سے روز کوئی ہے، کتابی وہ باتوں سے سخت ہے۔

بچے غلطی کا کوئی بھی عمل انجام دیں تو ان کی توجہ ایک طرف کریں اور سزا دیں۔ یہ بار بار آپ کے کام میں آسکتی ہے اور ظاہر کیے جانے والے بائیں یا دائیں کوئی کتاب کا دہ گے۔

پری سکول عمر کے بچوں کے لیے مؤثر طریقے

نکھے بچوں کو چار سوا دراپے اہل خانہ، غورانی ذات پر دوسری چیز و زیادہ مقدم خیال کرنے کا سچی تقاضا اور اصل ٹھوس ایسا تصور دینے کے لئے جو کہ ایک ہے جو کہ دوسری حواس کے کام آئے گا۔

آپ کے سامنے

[illegible]

یہ ستر کی سکون^{۸۴} کے بیچوں ہے اے موثر طرے

غیر سے تھوڑا سا لیٹا

آپ اس مرتے تھیں، اگلے دن کے دن کو آپ نے مجھ سے پھر ملنے کے لیے کھٹک کا مرنے والا انٹرنیٹ پر
 پہنچنے کی اطلاع دی۔ دیکھ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر
 آ کر، بہر حال آپ نے کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر
 مجھ سے ملنے والی اس کے ساتھ بیٹھ کر انٹرنیٹ کو دیکھ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر
 شکر گزار ہونا چاہیے۔ وہ انٹرنیٹ پر آ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر
 آپ سے ملنے والی اس کے ساتھ بیٹھ کر انٹرنیٹ کو دیکھ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر
 آپ کے انٹرنیٹ پر آ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر
 آپ کے انٹرنیٹ پر آ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر
 آپ کے انٹرنیٹ پر آ کر مجھ کو کھٹک کا مرنے والا دیکھ کر

[illegible]

پاکستان کے لیے سچی دوستی، اس کا مخالف ہر وقت اپنا سر اٹھاتا ہے۔ پاکستان کے لیے سچی دوستی، اس کا مخالف ہر وقت اپنا سر اٹھاتا ہے۔ پاکستان کے لیے سچی دوستی، اس کا مخالف ہر وقت اپنا سر اٹھاتا ہے۔

[illegible]

۱۰۰ - و تحویل به ایستگاه راه آهن

[illegible]

یوسف کی عمر کو پہنچنے والے بچوں کے لیے ماڈل ہے

تاریخ: ۱۳۹۵/۰۵/۰۵

[illegible]

انہیں میں نے پہنچے تو بڑا اور مسرور ہوا کہ اس میں نے خود مرزا کے بارے میں جو خبر
اپنی کتاب میں "خطبات کے خلاف" میں لکھی تھی وہ سب سچ ثابت ہوئی۔ اس نے علی و عاتق کو
خود رکھنے والے بے دلوں کے لئے اور مسلمانوں کو یہ سچ بتانے کے لئے اپنی کتاب سے دو صفحوں پر
پورا کچھ میں اضافہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی بتا دیا کہ میں اس وقت کے صدر مدرس بہاولپور ہوں۔
انہوں نے کہا کہ "میری" کتاب میں "اے مالک" کے سب سے پہلے صفحوں پر لکھا ہوا ہے کہ "آپ
میرا چچا ابلیس زکریا بن مہدی کے گھٹے کے خطبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ خطبہ میرا گھٹا ہے۔"

همسایه های من

یہ طریقہ کار بڑی لمبائی کے پچھلے میں مددگار کا کام چاروں طرف سے متعلق ہے۔
 یہیں اس کی جڑ کے ساتھ مختلف حلقی مثالوں کے بارے میں گفتگو۔ انہیں اپنے مسئلے حل کرنے کے قابل بنانے
 میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ بات سمجھنے کے لیے جانے سے پہلے اپنے بڑی عمر کے بچوں سے اوجہ لیں جو حقیقی
 مثالوں سے متعلق گفتگو کریں۔

جان ایسا ایک تفریب میں جوتا جاتا ہے جہاں دو جاتا ہے کہ شاید شراب نوشی اور شیشے کی صنعتیں بھی استعمال کی جائیں گی۔ دو تیس دوستوں کے ساتھ جا رہا ہے جن میں سے دو کے ہمارے ہیں اسے یہ ہے کہ وہ شیشہ تفریب میں دھنسی رہتے ہیں اور انھیں شراب نوشی یا صنعت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ یہ فیصلہ کرتے ہی خوش ہو رہے ہیں کہ چائے پات چاہے اور انھیں تفریب کی نوعیت کے ہمارے ہیں اپنے والدین لے جاتے ہیں۔

جو ناگھن کا ڈنڈی لے کر اپنے دوست کے ساتھ قسم رکھنے لگا پتا چلتا ہے۔ مگر اس کے والدین بھی باز جا رہے ہیں۔ اور کھر جی کو خود اگلیں کا ڈنڈی ساتھ لے جائیں گے۔ مزید یہ کہ اس کے دادا بھی جو ناگھن کے پہولے بھائی کا دھڑیل رکھنے کے لیے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ جو ناگھن مڑھو ہفتہ کے دوران انتخابات کے باعث بے حد تنگی محسوس کر رہا ہے اور یقیناً قسم دیکھنے جانے کا خواہش مند ہے اسے کیا کرنا چاہیے؟

عینی اور انکار کا وہ سوچ و فکر ہے کہ وہ رات 11:30 بجے تک جاگ کر بھی مکمل نہیں کر سکتی۔ اور اسے اگلے روز سکول جانے اور اپنے پتا کو پرنکلس کے لیے بیسج پو پو تک لڑنا پانا بھی ہے۔ مزید یہ کہ اسے اگلے دن ریاضی کے امتحان میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے مناسب تیار ہونا بھی ضروری ہے۔

تمہارے خیال سے عینی کو کیا کرنا چاہیے؟ اس کے والدین کو عینی کی مدد کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

ان شکلوں کے علاوہ اپنی ذاتی یا فاضلی سے تجربات سے بھی اپنی قیمتی مثالیں اور واقعات دیکھو گے

ساتھ برسات اپنے جو لہجہ پتھی جوں اور جتنی آواز بھی اور ایسے سوالات لیے جو نے ہوں جو سچے اور والدین

نیم میں کرنا ایک دوسرے کی مدد سے حل کر سکیں۔

ان سوالات کے جوابات اور کئی والدین اور بچوں کی ملازمت سے مختلف ہوتے ہیں۔ مگر آپ نے اپنے اپنے بچوں سے مختلف شکایات کے جواب سے تشکوک ہے۔ وہ تشکوک کا باعث ہو سکتی ہے۔ اور یہ اپنے اپنے بچوں کے جسمی اور جذباتی زندگی میں پیش آنے والے مسئلوں سے اپنے بچوں کے بارے میں فیصلہ کرنے کے قابل بنانا ہو سکتی ہے۔ یہ فیصلہ وہ ہوگا جو آپ (مادری والدین) اور بچوں کی باہمی رضا مندی پر مبنی ہوگا۔ مگر والدین فیصلہ کرنے کے کام لیں اور سچے اور سیدھی کا مظاہرہ کریں۔ تو والدین اور بچوں کے درمیان چارکا پنڈھن مضبوط تر ہو جائے گا۔

اگر آپ ان سے پیار کرتے ہیں، تو اظہار کیجئے۔

مغز والدین بچوں کو "I love you" کہنے کی عادت ڈال دیں۔ آخر والدین کو یوں لگتا ہے کہ انھیں ایگز
ہمیشہ ہر سہ طریقوں سے الفت کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم (یعنی والدین) ان پر
بے جا یا ضرورت سے زیادہ تنقید کرتے جلتے ہیں اور بچوں کو یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ ہم والدین ان سے محبت بھی
کرتے ہیں۔ ان کے اس مسئلہ کا بہترین حل یہی ہے کہ کہیں بتایا جائے "ہم ان سے پیار کرتے ہیں" نہ صرف ان
سے لیے جو وہ ہم کرتے ہیں اس کے ذریعے، بلکہ زبان سے مختلف اوقات میں "I love you" کا اظہار کرتے
بھی ضروری ہے مثال کے طور پر جب وہ سکول کے لیے جا رہے ہوں، یا سونے جا رہے ہوں، اور خاص طور پر جب
وہ تبوایا کریں، جس سے آپ کو خوشی یا فخر محسوس ہو تو ضرور ان سے اپنی محبت کا اظہار کیجئے۔ اس بارے میں
سوچنے کہ آپ نے کتنا عرصہ پہلے اپنے نکلن ایجز کو یہ بتایا تھا "آپ اس سے محبت کرتے ہیں"۔ اگر ایسا کیجے
زیادہ عرصہ ہو چکا ہے تو شاید اب آپ کے لیے اسے یہ کہنا زیادہ مشکل اور عجیب محسوس ہوگا۔ تاہم ایسا کرنا بے حد
ضروری ہے۔ یقین مانجئے آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ کتنی جلدی رہا (یعنی بچے) ابھی آپ سے نہ صرف
یہی کہنے لگیں گے بلکہ علی طور پر بھی اس کا اظہار کریں گے۔



بچوں کو اقدار کیسے سکھائیں؟



بے لوث اور خیال رکھنا

مجموعی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینے والا جتنا دوسروں کے ساتھ اور ان کے لیے محسوس کرنا سیکھنا، بھدروی، تحمل، بھڑکی چارہ، لوگوں کی ضروریات اور حالات کے بارے میں ذی جسیرہ۔

ذی جس اور بھدروی انتہائی اہمیت کی حامل اقدار ہیں، مگر یہ دو اقدار نہیں جنہیں اکثر بڑی عمر کے سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگوں کی خوبیاں گنواٹا جاتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ اقدار بچوں کو سکھائی جاسکتی ہیں؟

ہمارے بچے جوش کی پھٹی سا تکرہ کی تقریب منعقد ہونے جا رہی تھی جس کے لیے خصم سی طور سے ایک ”جیمپنگ کاسٹل“ تیار کروایا گیا تھا۔ شاعری، جوش کی آٹھ سال بہن اپنے والد کا ساتھ دینے اور کھانے کے لیے چادری کی تھریں کی تیار میں شامل ہو گئی۔ تقریب میں ایک درجن سے زیادہ لڑکے شریک ہوئے اور انہوں نے خوب بل گد کیا اور لطف اٹھایا۔ کم از کم مجھے تو ایسا ہی لگا۔

پھر میں نے سب سے حیرت انگیز اور غور طلب ترین چیز کا مشاہدہ کیا۔ جوش اپنے دو دوستوں کے ساتھ ”جیمپنگ کاسٹل“ پر اچھل کود کرنے آیا تو وہاں شاعری اس کے پاس جا پہنچی اور بولی ”جوش، چادری بہت اچھی چادری ہے اور زیادہ تر لڑکے بہت لطف اندوز ہو رہے ہیں مگر وہ وہاں کھڑا کر کے بٹا کر دیا ہو گیا ہے اور لگتا ہے اسے بالکل مزہ نہیں آ رہا اور وہ مرغ کوٹ والا لڑکا بھی ڈرا ہوا ہے اور ٹھیک سے ”جیمپنگ کاسٹل“ کا لطف نہیں لے پا رہا۔ تمہیں جا کر ان دونوں کو بھی کھیل میں شریک کرنا چاہیے۔“

جاری آٹھ سال ذی جس اور خیال رکھنے والی بیٹی نے وہ چیز محسوس کی تھی۔ جو میں بھی نہیں کر سکتا تھا۔ حقیقت وہ دونوں لڑکے اتنا لطف نہیں اٹھا رہے تھے جتنا دوسرے لڑکے اٹھا رہے تھے۔ خود سے غرض رکھنے، پوریت محسوس کرنے یا اپنے سے نیچے سال چھوٹے سے سارے لڑکوں میں اگلیٹی لڑائی ہونے کے بارے میں پینٹا پینٹا ہونے کی بجائے، وہ انہیں بخود دیکھ رہی تھی، ان کے بارے میں سوچ رہی تھی، اور ان کے بارے میں شکوک اور حساس بھی تھی۔

[illegible]

نصرانیوں نے، بچپن ہی سے ہی اپنے لوگ، مرہٹوں پر حملہ کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں یہ کہہ کر ہتھیار اٹھانے اور وفاداری اور تقابلی بھی دیکھو وہاں صفات ایسا ملتا ہے۔

[illegible]

ایک روز بیمار نے پھر اوروں کو اس کے خیالوں میں اپنے کو اپنی حاصل کرنے سے روکنا شروع کیا۔ وہ کہا
میں کہنا تھا کہ دونوں ہی اپنے سوا کچھ سے پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ دونوں بچے و صاحب و تھوکر
میں کوئی بچہ نہیں رہی رہے ہیں۔ حق کا ہے۔ یہ کہہ کر وہ ایک بچہ پیچھے رہ گیا ہے۔ جب میں
خوار سے ایک بچہ اور چلائے ملک چائینی ہو۔ اس کے دیان ہاتھوں کے انورے کرتے
کے قریب سے ان میں پہلے داخل ہے۔

۱۱۔ تصویر کشی کی نوبت پہنچنے پر خوشیوں کی آوازوں میں سے ایک آواز یہ بھیج رہی تھی۔

ان دونوں کی خطی عبارتوں کے قریب قریب ایک ہی مقدار میں اضافہ ہو گیا ہے۔

یہ میں کہ انہوں نے ایسا کھنی کی قسمی اس صورت میں کا ہندو بدھ میں سے معد میں اس نتیجہ پر پہنچی کہ انہوں میں سے کوئی بھی حقیقہ کار کا ثابت نہیں ہو گا۔ میرے جواب میں یہ لکھنے والی دونوں رقم دونوں میں۔ یہ ان واقع کا علم ہوا کہ ان تین صفحات میں اس اصطلاح کا استعمال کیا جاتا ہے۔ میں یہ لکھی ہوں کہ وہ دونوں دہشت ہے کہ اس مسئلہ کا حل کرنے کے لیے لیا کرنا چاہیے۔ تقریباً پندرہ منٹ کی خاموشی۔ ان بعد ایک بچے نے اپنی خاموشی میں دوسرے نوک سے کہی کہ اس کا چہرہ اور ہوشی اور خوشی دونوں کے اثرات ایک وقت نکالنا بہت مشکل ہے۔ جب یہ نے اپنے نوٹ اور اپنے حق مجھ سے دیکھا۔ بچے کی تحریف اور تحریف کی تو وہ اس نے کہی کہ وہ اس سے بچے کو پیش کر رہی۔

نہ ہر قوم ہی قوی رہے تو سچے یقیناً اس بارے میں یہ کہ جس حد تک ایک دوسرے سے قیاسی
 کرنے لگیں گے کہ کوئی قوم وہ ہے غرضی اس بات پر مبنی ہے کہ اسے

جزال کاغذ لائے

تقریباً ۱۰۰۰

[illegible][illegible]

اور وہ درحقیقت حکماء اور دانشمندی نے لکھا ہے کہ میں اس کو دیکھنے کے لیے ہاشمیہ سرورہ
 ہمارے یوں رہتی تھی ایک نامور ترین شخصیت میں جو کچھ پر بات کرتے تھے اس نے۔ جس میں بچوں کو ان کی طرف سے
 لڑو اور ان کو اس میں ملنے کیوں۔ اور ان کو اس کے ساتھ اور خیریت رکھنے والے کو اس کے ساتھ ہی ملے۔ یہی حکماء اور
 ان کی سے ہوا۔ سب مل کر جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ سب اس نے خود لکھا ہے۔ یہی حکماء اور ان کی سے
 کتاب کو دیکھنے کے لیے ہیں۔

اس کے دوران اپنے بچوں کو دینی مکی ڈراموں اور ان سے متعلق احکامات اور ان پر توجہ مرکوز نہیں۔ بلکہ انہیں از سر نو تربیت دیں۔ جب کسی موقع ملے، اپنے بچوں سے حوالہ خیال کریں، آئندہ دوسرے لوگوں کو کس طرح سے امداد دینا اور پیش ہیں۔ اور یہ کہ انہیں دوسروں سے بوجھ باندھنے کے لیے کس طرح کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر کہ اگر توجہ سے بات نہ کر لیا کرنا اٹھا کریں۔ بچوں کو ہر روز پانچ منٹ اور اس مسابقت کا مظاہرہ کر کے دیکھا کریں جن پر آپ اپنے بچوں کو مل جیہ اوکھٹا پاتے ہیں۔ دوسروں کی بات بغور سننے اور ان کا خیال رکھنے کے امور واضح اور دلکھلی دینے والے۔ نواز میں انجام دیں۔ اس کا ایک طریقہ زیادہ خوب توجہ سے بات سننا ہے۔ بلکہ والدین بچوں کو مضمون کے مطابق ہیادیت دینے اور ان سے گفتگو کے دوران انہیں ایک متعلم کے طور پر سنیں اور انہیں امور کو پہنچنے کی جو درحقیقت یہ سننے کی کوشش کریں کہ سچے کیا کہتے ہیں انہی۔ کہ کچھ میں ان کی بات کا جواب دے کر یہ یقین دلایں کہ انہوں نے جو کہ آپ نے اسی طرح سمجھ لیا ہے، اور اس پر توجہ مرکوز کیا ہے۔ انہیں اس شخصیت کا دلدار برائی نکیت دان کے نام پر "مراہرینا" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہر عمر کے لوگ اس وقت آپ کو زیادہ سے لگتے ہیں جب آپ ان سے پوچھتے ہیں، بچانے سننے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہوں آپ کی بغور سننے کی کوشش سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوگا کہ آپ کے بچے آپ سے اپنے دل کی باتیں زیادہ آسانی اور مکمل کر کر سکیں گے۔ چنانچہ ان کے سامنے ان کے بارے میں سامان ہونے کی ان کی مثال قائم کریں جو آپ ان میں دیکھتے۔ کہ خواہش مند ہیں

مجھے ایک چھوٹا سا واقعہ یاد ہے جس نے اس عمل کی اہمیت سے ہمیں صحیح معنوں میں روشناس کروایا۔ میں ایک رات اپنی پانچ سالہ بیٹی سعدی کے بستر کے سر پر بیٹھ گیا۔ اس سے پوچھا کہ میں کاشوں کیسا جا رہا ہوں؟ تعجب چارہ ہے، "ایڈی" سعدی نے کہا مجھ کو دایا کہتے ہوئے مجھے زیادہ خوش لگائی کہ "کوئی مسئلہ ہے مینی؟" کوئی پریشانی ہے؟"

"کچھ خاص نہیں، ایڈی"

میں اس روز بہت تھکا ہوا تھا اور حیدر نون میرے لیے بہت مشکل تھا۔ میں اس قدر تھکا ہوا تھا کہ میں ایک صحت کے بچے سعدی کے ساتھ ہی اس کے بچے پر بیٹ گیا۔ ایک صحت خاموشی کا پانچ منٹ میں تبدیل ہو گیا۔ اور میں خود کی لی حالت میں خود جب سعدی کہنے لگی، "ایڈی، مجھے ایک نئے دوست کی ضرورت ہے۔"

یہ بہت اچھا کام ہے کہ بچے کی سطح سے والدین کے دماغ میں اسی وقت کے بارے میں

خیالات کو موزن کرتے ہیں میں اس کیلئے والا تھا" کیا ہوا کیا تمہارے کافی سارے دوست نہیں ہیں" کیا کسی نے تم سے جھگڑا کیا؟" تمہیں پتہ ہے دوست بنانے کے لیے خود بھی کسی کا دوست بنانا پڑتا ہے"

"بھری جان میں تمہارا دوست ہوں۔ ہے ناں؟" یہ والدین کا رواجی رد عمل ہے جو میں بھی اس وقت سعدی کے ساتھ دار تھے والا تھا اور اصل جہم والد میں اپنے بچوں سے کشیش کر رہے، انہیں بچا کر رکھنے، قید، اور بنانے اور ان کا مسلحانہ رہنے پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں اور یہ بچہ انہیں سکون پہنچانے اور بلدیہ میں داخلہ کرنے کے لئے "پکڑ" میں رہتے ہیں۔

مگر اس رات "شاید محاکمات کی وجہ سے میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔ میں نے صرف اتنا کہا" ہوں" تو تمہیں گنا ہے تمہیں ایک نئے دوست کی ضرورت ہے۔

"ہاں، ذرا۔" یہ کہہ کر آپ میری نیکی سے فریذا می وہاں سے جاتے ہیں نا ان اس نے میرے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔

یہاں ایک بار مجھے دو کئی باتیں یاد آئیں۔ جیسے کہ "ایسا یہ اس نے کیا؟" کیا تم نے اس کے ساتھ کچھ چیزوں کی قسمی؟" کیا میں اس کے ماں باپ سے بات کر کے یہ مسئلہ حل کرادوں؟" اگر ایک بار مجھے اس نے زیادہ بولنے لگا تھا۔ میں نے کوڑی، یہ ہوتے ہیں "ہاں میں تو تمہیں ایک نئے دوست کی ضرورت اس لیے ہے کہ انہی نے تمہارا ساتھ اچھا کرنا نہیں دیا"

"جی ہاں، ذرا ذرا "میرے گھر میں" یہ ایک "بے درمیان میل" ہے جیسے "اس" جتنی بدلتی رہی اور بری طرح مجھے ہلکا کرادے۔"

پھر وہ اپنی داستان بیان کرتی چلی گئی۔ میں والد میرے میں لینا، وہ نے جیسے ہاتھوں کی ٹیکہ دے اس کی کہانی سن کر ہار ہار کر چند منٹوں کے بعد چند الفاظ بول دے تاکہ وہ یہ نہ سمجھے کہ میں اس کی بات نہیں من رہا۔

سعدی نے مجھے سب بتا دیا، ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۵ء تک، یہاں تک کہ وہ میں نے جتنے بار سے میں اپنا ساجی تھی۔ سب کچھ مجھے یقین سے میں سعدی سے کسی بھی طرح پر چھٹا آدم مجھے اپنے احساسات اور خیالات کے بارے میں بھی اکتا اچھا آگاہ کر پاتی تھی اس لیے سب معلوم کرنے کے لیے صحیح سوالات کا اور انہی نے ہو پاتا۔

رجہ؟

خاصی تفسیر میں:

بچوں کو ان کے بارے میں حساس بنانے کا پورا یقین رکھنا کہ انہیں دوسروں کے لیے نہ، محض اپنے لیے میں ہوں۔
 دوسرے سب کچھ بھی آپ سے کوئی غلطی یا غلط فیصلہ یا بچے کی کسی نہ درست سے متعلق شکست (آپ کی اپنی
 مصروفیت و کام کے بوجھ افینہ دہی وجہ سے) سامنے نہ ہونے کے تو بچے کے پاس جائے اور اپنے غلطی تسلیم کرتے ہوئے
 بچے کی توجہ دینے کے لیے (بچے کی) نہ درست یا بڑی بڑائی کے بارے میں بروقت اور ضرورتی نوعیت کا
 غلطی و انہیں نہ بڑا کر پائی

سعدی نے جب پھر دہریس کی ہوجی تھی۔ آپ میٹل میں تیسری بار استغفر اللہ کے بعد پھر ایسی آئی تھی۔ مجھے بخیرے کا شہت سے احساں نور باتو کیونکہ میں نہ صرف سعدی کے بارے میں قمر سید کے مطالعہ پر فی دہریس میں لکھ کے لیے مناسب نکتہ نہ لینے کا احساس بھی مجھے پریشان کر رہا تھا۔

[illegible]

ہذا آخر اٹلی رات میں نے چھپتاؤں سے ہڈیوں سے طبی
 سونے کے رات سے پھر بھلائی جی نہیں مانی تھی۔

اپنے بچوں کو یہ بتائیں کہ ان کے طرز عمل سے آپ کیسے محسوس کرتے ہیں۔

اس طرح ایک کام سے آپ کے بچوں کو آپ کے احساسات سے آگاہی حاصل ہوگی اور وہ آپ سے زیادہ احساس اور خیال رکھنے والے بن جائیں گے اور آپ کا بچہ کونسا بھی ہو لیجئے کہ آپ، قیاموں خیالات رکھتے ہو تو اسے یہ یاد دلاتے رہیں کہ اس کے ایسا کہنے سے آپ کی دل آزاری ہوتی ہے۔ انھیں اوجھ سے بچئے۔ بعد میں نوٹیشن لکھتیاں تیار کرنے لگتے ہیں جنھیں وہ چھو بھی کہیں سے اس سے چند بات کہیں نہیں تو شکستہ نہیں نہ صرف ان چیزوں سے ان کا دل بڑھتا ہے بلکہ ان کی جگہ ان کی جگہ پر اس کے بارے میں بھی بتائیں کہ میں سے آپ نور اوست یعنی نور مثال کے طور پر جب تم اپنا علم دینے سے سائل رتی ہو تو مجھے بے حد اچھی لگتی ہو کیونکہ تم اپنے لیے نے بھائی نوید سے کہنے میں مدد کی ہو تو مجھے تم سے بے حد پاراں سے دل ہے۔

یاں کئے بہ لوت پینا، قلعہ رٹی علوم، پیدائشیں ہونا۔

ان میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو ایک نیا انسان بنانے کی کوشش کی۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو ایک نیا انسان بنانے کی کوشش کی۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو ایک نیا انسان بنانے کی کوشش کی۔

بقی سکول کے بچے پچاس کے لیے موزوں تھے۔

[illegible][illegible]

اس شخص میں "عمر و قیامت" کا طریقہ دیکھیں۔ یہ ایک ایسا شخص ہے جو دنیاوی امور سے غافل ہے۔ اس نے اپنے آپ کو "عمر و قیامت" کے نام سے منسوب کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے اپنے آپ کو "عمر و قیامت" کے نام سے منسوب کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے اپنے آپ کو "عمر و قیامت" کے نام سے منسوب کیا ہے۔

ہذا بھی تم کو اوروں پر اس سے فوقی پڑے گا

اس وجہ سے یہ واقعہ کہ یہ اپنے بچوں کو بے وقت بنانا، محنت و جدت منہ بچوں کی طرف سے کیا
منصوبہ تھا، انھیں بے پروا جان بچوں کے لیے وہ دلچسپ و تھک دینا کے لیے تیار تھے۔ جی۔ ایس۔

[illegible]

انگریزی بولتھوڑ وصول کرنے کے لیے بچے کے باپ اڑانے کا شہادہ دیا۔ اور اس کی تصدیق کر لی جس کے بعد بار بار ان تصدیق اور اپنے کتاب کے کی دہرے پانچ لاکھیں کتابوں کے دوسرے بچے کو جس قدر خوش کروایا تھا۔ اپنے بچوں کے لیے لڑنے میں کی تحریک کیجیے اور انھیں بتائیں کہ مجھے خاص کرنے کے بارے میں اور اس کو کچھ دینے سے بھی کسی قدر غم نہ ہونی چاہیے۔

اور کوئٹہ پر اس کی قیادت کی جائے گی۔

[illegible][illegible]

اس جیل میں پندرہ جی نی جا سکتے ہیں کہ یہ خلیے اسے کو ایک مختلف قسم کا دہلی جوئے اور پھر ان میں اس قسم میں موجود شخص کے احساسات پر منحصر ہوا ہے یا کہ اس کے ذہن پر ہے۔

میں نہیں میں ہم لوگوں کی ناک تو نہیں دیکھ رہی ہوں مگر ان کی ضروریات پر نظر رکھیں گے۔ جیوں کو یہ بھی پتا چلے گا کہ ناک کی نسبت ضروریات تو دیکھنا اور تلاش کرنا زیادہ مشکل کام ہے۔ ضروریات کو دیکھنے کے لیے آپ کو بغور دیکھنے اور سننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی شخص اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے اور اسے جرات افزائی کی ضرورت ہو سکتی ہے، یا کوئی بیمار، یا جو مسکرت ہے اور اسے احساس خوف کی ضرورت ہو سکتی ہے کوئی بیمار اور اسے دوستوں کی ضرورت ہو تو کوئی نادار اور ضرورت مند بھی دوست ہے۔ نئے آدمی ضرورت دوستی ہے کوئی بیمار اور اسے دوستوں کی ضرورت ہو تو کوئی نادار اور ضرورت مند بھی دوست ہے۔ نئے آدمی ضرورت دوستی ہے۔ یہ کسی کو ان کے بھی بڑھ کر اور کسی چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ جیسے کوئی بھوکا پیاسا یا بیمار انسان۔

اپنے بچوں کو یہ بھیج دیا کہ وہ اس قدر تہہ و تاب سے دعا کریں کہ ان کے بچے جلد ہی واپس آجائیں۔ ان کے بچے جلد ہی واپس آجائیں۔ ان کے بچے جلد ہی واپس آجائیں۔

خبرائے کمال

یہ فیصلہ بچوں کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی ایک یا دو پر توہم و سحر کرنے کے لیے منظور کرنے کی، توہم و سحر کی خوشی محسوس کرنے میں مدد کے بغیر، کسی تکمیل کا طریقہ کار یا تجربہ ایسا ہے کہ تمام افراد اور خاندانوں میں مقبول و مانعہ مند نہ ہو۔ اس کی پرچیاں بنا کر ایک ٹوپی میں لپیٹیں۔ اور بچہ، فرد ایک دینک پر خاموشی سے بیٹھا اور بیٹھے کسی دستانے کسی قریب ماسک کی پر پٹی تھمبے کر لے۔ اس سے بعد اگلے تھمبے سے دو انگلیں کسی کے پاس دو پر پٹی آئی تو وہ اس نام نہانے کے کاندھ سے لیے پھوٹے پھوٹے جسم سے کام کرنے کا رینڈ ہو گا۔ کسی کیس کیسوں کو سمجھانا، جو سے پائش کرنا، چیخ کرنا، تھپ تھپ سے رنڈ کرنا وغیرہ، قابل ہو سکتے ہیں۔ رنڈ کے انتہائی کام پر کسی کی کارکردگی سب سے انہیں ہو گا۔ اس کی ٹوٹی اور فراہمی کے بعد اس کے لیے کام کیے گئے ہوں۔ اسے اکثر تین خیال رکھنے والے الفاظ یاد دلایا جائے گا۔

١٢٠

[illegible]

کر نے کی۔ فیہ دین تو بہت ہی اچھا ہے، لیکن وہ ایسا نہیں بھی ہے تو شاعری تو لکھنے اور نسخہ شمر پڑھنے کی حالت
 مانے۔ یوں وہ سب آپ عجب دوسرے طریقے پر کرتے ہیں، ان کی توجہ انسانی کریں تے تو اوشا مری سے اکلے
 انداز ہونا دوسرے کے اور ایسے جذبات کا اظہار کرنا نہیں کئے۔ اور انھیں ہم نیچے نام ہی نہ صرف اچھی نہیں
 لکھائے کا بہترین طریقہ ہے بلکہ ان کے جذبات کے جذبہ کار بروئے کار پڑا بھی ہے۔

پہلے ٹر میں لکھنے کی سائلہ پر اس کے لیے نہیں لکھنے کی رویت ہو۔ یہ ظہیر کی بھی وہ ہے۔ غفر کی
 نسبت ایک تہی خواہ کی کی نسبت، تہی میں کوئی کہان میں بڑی کی تہی ہے، ان اور غفر اس جذبات واسطہ سات
 کو بیان کرتا ہے یہاں ہم ایک اور لکھنا ہے کہ اس سے ایسی ہی نظموں میں سے جو تحریر کرتے ہیں۔

(نوٹ: اگرچہ ظہیر شاعری کی سائلہ شدہ اس سبب ان میں کہ جذبات کی ہر چہ عکس کرتی ہیں)

نہ دوسرا سائلہ کے کہا

تم بیٹھ سائلہ تھی

مجھے یاد ہے

بھست پڑا تو دروں کو تکتے ہو۔۔۔

زیر دستہ پہ لیٹے ہو تے

تھک بھری زہری فلزوں میں

اور میں تکتی کہیں تھی

کمرم بیٹھ سائلہ تھی

میں اپنے بالکل سے دھڑک رہی

نات تھر سے تم سے شرم جانور وچنی

کمرم بیٹھ سائلہ تھی۔

جب بھی مسامتہ ہوئی

اگر اور بڑی تھی بولی۔۔۔ شریہ بھی

تم بیٹھ سائلہ تھی

میں دیکھتا ہوں کہ تم سے بے ادبوں

سریہ نہ دیکھتا ہوں کہ تم سے بے ادبوں

نہ چھٹی لکھیں کہ کچھ بھی

ابھی نہ حیران کر رہا تھا
 مگر پھر بھی ہیوہ سدا کے لیے غم رات تھی
 سدا سارے کوئی نے لکھا:

ہاں کھس
 بچہ آہستہ سے منہ نہ ہے
 مشکلوں سے گھبرا کر پاتا ہے
 مریہوم اور ہوا بھی ہے نہ
 درونک نظر اور دکھانا ہستی کی بازگشت
 اس کے دل کو تسلسل ملتا ہے
 اور یہ سب اے ایک موقوف کی طرح گت ہے
 کمر

ہاں کا غم و کرم کھس
 پر سون اور خوشگوار اور
 اور پٹھانی میں بھری آواز
 جب وہ مرگئی کوئی کرتی ہے
 اور اس کی آوازوں کی بن کر چھا جاتی ہے
 بچے کی پریشانیاں کیا ہو نہ جاتی ہے
 ماں کے کرم کھس کی پیر ہے۔ تار جاتی ہے

14 سدا جیش نے لکھا:

کون ہے جو آقا میرپن اور پیار کو لے لے لے
 اور جو بیٹہ دانا کمر بہت رہتا ہے؟
 کون ہے جس نے بچوں کو شفقت سے پایا اور
 کو ہوصافہ خیر لکھا ہے
 اور جو بھی رہا تھیں کو اس دھو سے جانے لگے
 اور کوئی نہیں یہ میرپن دل ہے

”چلو! چلو! چلو! چلو!“

جس سے میں پیار بہت پیار کرتا ہوں
ہاں وہی ہے بہت پیاری اور امن کی چوہاں
اور کوئی نہیں یہ میری رہا ہے۔

12 مارچ 1971ء

میں کی مٹی میں

میں کا چہرہ میرے لیے کھلی کتاب ہے
بستر سطر، تاپہ ویریاں گامیری جواب ہے
جان دیتی ہوں میں وہ خوش دن بڑی دن اور ہے
خمس میں ایسے خوش و اچھا دن ہے
تاکہ اب ہی نے تو لگا اور اپنی مثال آپ ہے
آواز خوش و دنیا میں لگا و جواب ہے
یہ کام ہمارے میں بھی مسکن اس کی کھڑا نے کھڑا
بہ ذاتی چیزوں میں وہاں سے یہاں ہے
وہی مٹی پیاری مسکن کے ساتھ کھڑی ہے وہاں سے ہے اسے
سنگر کر جواب دیتا ہوں اس میں وحشی میرا ہی جواب ہے
اور انہی سالہا میں سے کھڑے پھر سے لگا میں لگا:

آپ ایک قوم ہو رہے ہو

نہم نے کی کھڑا ہو، جسے جو لگا کھڑا پاتا ہے

اپنے بچوں کے لیے

آپ اُحرف و ہریان اور

ذہن رکھنے والی سر

آپ کی مسکن سب سے پیاری ہے

پہرے کھاتے

پہرے

اور سات سالہ کی قہر کھاتے کھاتے

منجھڑی، آپ

نیزڑی کی طرح منجھڑی

پھول کی طرح خوبصورت

تھیلے کی طرح نرم

ساتھ کی طرح مہربان

اور ایک دوست کی طرح پیاری ہو

ساتھ رہنا ایک ہونجی!

کڑائی کے ٹھٹھے کا سبق

یہ طرہ بچہ کا۔ ہندوستان کی عورتوں کی منجھڑی، اسے چوں کہ خود غرضی اور دوسروں کا راز ہے۔ منجھڑی میں غرق فی اہمیت سمجھنے میں مدد ہے۔ ایک طرف سے منظر دکھانے والے کسی ٹھٹھے کا ٹکڑا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (اس کی ایک طرف کا ٹکڑا دکھانے والے اپنے کمر کی کاسٹنگ وغیرہ کا آئینہ آپ کو ٹھٹھے کا ایسا ٹکڑا دیں جسے تو تمام ٹھٹھے کا ٹکڑا بھی کاموں سے گا۔ چنانچہ پتھر اسے کر پیچے تو سمجھائیں کہ وہ سمجھنے لے چپے اندر جہتوں ہے تو دوسرے آپ کو غرضی نکالتے ہیں۔ آپ اس میں سے صرف اپنا آپ ہی نکال دیتے ہیں۔ مگر جب اس کے پیچھے ہار لٹائی ہوئی ہے تو آپ اس کے پیاد بھی دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کا اپنا ٹکڑا نہیں دیکھ دوسرے ٹکڑا دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے بچوں پر واضح کیجئے کہ زندگی کا نظام بھی ایسا ہی ہے۔ جب ہمارا منجھڑی یہ ہے اور خود غرضی کے اندر سے اس کا ہوا ہے تو ہمیں صرف اپنا آپ نکالنا دینا ہے۔ (مگر صرف یہ سوچنے ہیں کہ ہمیں۔۔۔ لیے یا اچھا ہے۔۔۔ اس بات کا مجھ پر کیا اثر ہو گا؟) "نوں میرے لیے یہ کر سکتے ہیں" (وغیرہ) ان کی صورت میں ہم ہمیشہ غرضی اور اپنے بارے میں شکر رہتے ہیں۔ مگر جب ہم ہر شے مانگ سے دور سے لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ ان کی صورت اور بات دیکھتے ہیں۔ ان کے انصاف کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو صرف ہماری غرضی اور اپنی بات کے بارے میں پریشان ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ ہم حقیقی سکون بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ان کی تین اہم ترین ترجیحات

یہ مرکزی بلوفت کی حرکت دیکھنے والے بچوں کو جو اہم مقصد کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کے اور اپنے ساتھ ساتھ اور دوسرے کے ساتھ انکارات کو باہمی کے بارے میں سوچنے کے قابل بنانے میں مدد ملے ہو ملتی ہے۔ اپنے بچوں کو جو تین اہم ترین مقاصد اس کے تین اہم اہم اہم مقاصد کے پانچ حصے کے پانچ حصے ہیں۔

- ۱۔ رسولؐ یہ تعلیم دلا۔۔۔ سے تخلیق کیا اور بہترین کام کر سکتے ہیں (یعنی بے حد اہم امتحان و اسائنمنٹ وغیرہ)۔
- ۲۔ اس روز اپنے لیے اہم ترین کام (انجی حرج نہانا، روز قیامت آراہن لڑنا وغیرہ)۔
- ۳۔ کوئی یہ کام نہ دوائے، ورنہ دوسرے سے لیے کر نہیں (اپنے پیوستہ بھائی یا بہن کی کسی طرح مدد، سہارا، سہولت میں کسی غیر مقبول شخص کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کسی نہ جس شخص سے اچھا نسبت اور اپنے پیار کا اظہار کرنا وغیرہ)۔

اس کا مقصد اصل بچوں کو ان مخصوص تربیاتی کے متعلق بہ روز بخور سنا سنانے پر مبنی کرنا ہے (مسئلہ ۱، ۲، ۳)۔
 ذرات اور دوسروں کی خدمت اور اپنے تئیں وفات کے بارے میں فکر نہ کرنا اور آپؐ کا بچا چلی والی پریشانیاں سارا
 ہم تک کا احسانات نے جنگل سے نکلنے میں کامیاب ہونے کا۔ اور ان تئیں تربیاتی کے متعلق بچوں کی۔
 پوشش اور اصل آپؐ والدین کو ان کی بھرپور تعریف و تحریف اور حوصلہ دہانی کا موقع بھی فراہم کرتے تھے۔
 سنیہ نقل یہی اور جذبات شائیں کرنے کا تھیں۔

یہ کھیل بچوں کے لئے اور وضاحت کرنے کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں مدد دے گا۔ بچوں کو بتائے کہ کسی
 سے پہلے سنیہ کی صلاحیت پر آپؐ کے اہل خانہ نے جو عزت کی، دوسرے لوگوں کے بہت بات کو سمجھنے کی طرف ایک
 آغاز تھا اور اصل ایمان کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ سمجھنے اور خود خود اس کی عزت میں دل کو تربیت دینے کی پوشش کرنی
 چاہیے کہ دوسرے کچھ محسوس کرتے ہیں۔

بچوں کو یہ بات سمجھانے کے بعد ہمیں درج ذیل کھیل کے بارے میں بتائیے
 اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ اول خاندان میں سے ایک فرد کسی دوسرے فرد سے اس روز کے احکامات و روایات
 اور کچھ دوسرا شخص سے اپنے اپنے بات اور پیش آنے والے واقعات اور گفتگو کے بارے میں آگاہ کرے گا۔
 اس سے بعد پھر ہمیں ان تمام بات اور واقعات کو اس طرح سے بیان کرے گا جیسے کہ وہ خود اس نے ساتھ پیش
 آئے ہوں۔ اس کے بعد اسے یہ بھی بتانا ہو گا کہ اس کے گھبراہٹ میں وہ شخص کس کے ساتھ واقعات پیش آیا ہے۔ کیا
 محسوس کیا ہو گا۔

مثلاً کے طور پر اگر اس شخص ۱۰۰ سال پہلے سے لیتا ہے "تو تمہارے ساتھ آیا، واقعات پیش آئے"۔
 یہ بتاتا ہے "آج ہم اور بھائی کا امتحان اور سیرۃ النبیؐ تھا کہ امتحان آسانی ہو گا۔ گھر آتے ہوئے اس باب سے
 روایات پوچھ گچھ جس کی میں نے یاد دہانی نہیں کر سکتی، اور میں باپ کی میں نے یاد دہانی کی تھی اس میں سے کوئی بھی
 حوالہ نہیں دے سکتا تھا۔"

نور، خواب، بات، انہی، خیال تھا کہ فریاد امتحان کی یاد دہانی کی تھی کہ تم پڑھتے رہتے تھے کہ تم نے یہ وہ

ابو علیہ اس باب پر مرکوز نہی مگر جب تم امتحان میں شریک ہوئے تو اس میں زیادہ تر ۱۱۳۲ تا دوسرے باب سے
پرسشیں آئیں گی تم نے فی رقی میں نہیں کوئی۔ مجھے یقین ہے تم بہت پریشان ہوئے۔ دوسرے دور شاہی نصیب اس بات پر
غور نہی آیا ہوا کہ امتحان نے نصیبیں کسے پر جوئی نہیں ہائی اس باب کی فی رقی کرنی ہے۔

بقیہ جہ میں بچے کی طرح کئی شکوک اور پکارا خیال سے کہ وہ حلف الہیہ دیتے ہیں۔ البتہ علیہ وعاہ
ہو، انہیں اور کسی کے لئے دھم میں بالخصوص صابا بے الدین اور دہلی میں یوں کہ ساتوں نے انہیں تشو ورنہ ہو
زور میں دہلی کی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

مزید اس اسی طریقہ کا۔ ہے کہ کوئی اور اس طریقہ پر نہیں دیکھتی وہاں۔۔۔ یہاں بود و حواس نے ہمارے دل پر اثر کیا ہے۔ اسی کا پتہ چلتا ہے۔

اسی عقیدے کے تحت کپہ وقت بخانا دلانا

[illegible]

یہ یقین وقت مزید ماضی کی موت کا آخری پل ہے اور ایک انتہا کو ہے جس سے اس کے قانون کے لیے
میں نے اس کے لیے فی جہد کے لیے فی جہد کے لیے اور اس دوران آپ کا پیار کی تحفوں سے اس سے اس سے اس سے
شاید اس کے لیے فی جہد کے لیے فی جہد کے لیے اور اس دوران آپ کا پیار کی تحفوں سے اس سے اس سے اس سے
اس کے لیے فی جہد کے لیے فی جہد کے لیے اور اس دوران آپ کا پیار کی تحفوں سے اس سے اس سے اس سے
اس کے لیے فی جہد کے لیے فی جہد کے لیے اور اس دوران آپ کا پیار کی تحفوں سے اس سے اس سے اس سے

دابہ پینے کی بوتل، یہی وہ ہے جسے ایک وقت کا ٹھکانا سمجھو گے۔ اسے ٹھکانہ دینے والی طرح اپنے آپ کو تو
 دوسروں کے پاس بھرنے والی ٹھکانہ بنائیں۔ دوسرے کے ساتھ جتنی بھی بات چیتی ہو، جتنی بھی بات چیت ہو، اسے
 اپنے جانے کا یہاں چھوڑنا، دابہ کو ٹھکانا ہے۔ دابہ آپ اپنے اپنے جوتے، کپڑے، کھانا، پانی، تواریں
 کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ یہی وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

رحم دلی اور دوستی

اس بات کا شعور کہ نہ مزاج اور طاقت وہ ہوتے سے رحم دلی اور خیال رکھنے والا ہونا زیادہ قابلِ تعریف ہے۔ تھوڑا اور اچھڑے فیصلے دوسروں کو کھٹنی و کٹھنی کا درد کھانا پیدائش کا شوق سے چھوٹوں پر رحم دلی کے ساتھ دوست بنائے اور ذاتی فائدہ پر کھٹنی ملا سکتا۔ دوسرے دلوں پر خوش حواج بننا۔

ہماری سب سے بڑی دشمنی سترہ سال کی اور کچھ تھی۔ مختلف کاموں میں مل کر کھٹنی پر یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ خطے کے نپے کیوں ہرگز اسے۔ ایک ہوا کے ایک حالات کے کالج کا دورہ کیا اور ہمیں انتہائی خوشگوار تجربہ ہوا۔ سب ہم والی آ رہے تھے۔ خواہے مسامحت سے یا نہ ہاں میں گفتگو کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑا کہ جسے کہ آخر کار کھٹنی میں وہ نیا تجربہ کیا جس نے اس میں تھوڑا سا زیادہ دلی رکھ کر دیکھے اس میں جتنا۔ دیا۔

مگر چہ بچوں کا ماحول بہت خوبصورت تھا، اور دلوں کے مختلف مندرجات میں انیسپ اور دوسرے معلوم ہوتے تھے مگر یہ ایسی باتیں نہیں تھیں جنہیں ہم اپنے زبردست اسامات کی بددعا سے نہ سکتے۔

پھر ہم نے فیچر لکھنا شروع کیا اور اصل کھٹنی میں جن لوگوں سے ہم ملے، بیان کا نمونہ اور داستان دیا۔ یہ جس نے ہمیں مطمئن ہو۔ درمیان میں ایک لکھنا کہ کھٹنی کی روایات میں شامل ہے کہ یہ قدرتی اور روحانی سے پیش آیا جائے بلکہ ان کی توجہ سے نہ صرف ان میں اور دوستانہ رویے کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ہر کوئی پر جوشی طور پر ملتا تھا۔ ہر شخص آنے والے کو استقبالیہ نظر میں دیکھتا تھا۔ سب سے خوش آمدید کہتا تھا۔ چہ بچے ہر آنے والوں کا نام اپنے بچوں سے اسی طرح ملتا اور رہتا کہ فیچر کے لیے ہر شخص ہو گا کہ اس سے پہلے بھی سب ہر شخص کے۔ اور غرض یہ چیزیں (مخصوصاً احباب کے لیے) انتہائی حتمی تھیں۔

رچہ

معہ جان طبیعت و دروستان پنہن عظیم الہی خود پائیں ہیں۔ اور اصل ان اقدار میں دیگر انہی اقدار کے پہنچائی شامل ہیں۔ جیسے کہ انسانیت، انہداری، محبت اور انکشاف و دل جیسے خاصہ۔ مگر حقیقت یہ دلوں ان اقدار کی نسبت بہت مختلف اور بہت گہریں۔ یہ اقدار انہی حد تک امن پسندی کی اخلاقی اقدار کے نفسی طبع سے بنتی ہیں۔ امن پسندی میں ہم بچپن سے یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائیں اور تمام سے بچیں۔ جب کہ ان دو اقدار کے گہرے یہ ہم دوست ہونے کے مثبت پہلوؤں اور ساتھ ہی دروستان پنہن طبیعت کا مظاہرہ کرنے اور زیادہ تر غم و غصہ حراج و پناہ سے نہیں گئے۔

یہ دیکھ کر میں اور فرحتو ہونا انسان کی اپنی ذات پر انگو ہوتے ہیں۔ جو اپنے اپنی ذات کے ساتھ ہر شے اور فعل کا مظاہرہ کر سیکھ جاتے ہیں وہ بڑے ہو کر آسودہ حالی ذہن اور زیادہ خود اعتماد اور ہر شے کی شخصیت کے اندر نظر آتے ہیں

مقتضیِ دوقی کو پہنچنے، جان لیوا تعریف کے مطابق دوسروں کی مدد کرنے اور انھیں تعلیم دینا ہے، اور ان کے لئے جدہ پر چڑھ کر۔ اجتماعی حاکم و غلبہ انسانی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنے اپنے فائز اور چند دستہ زہرے سرے سے دالے کے روئے اور مواہب کو دوسروں کے لئے دانا کا مٹا دیتے ہیں۔

[illegible]

اس سے بکھریں کہ کچھ یا زیادہ آج بھی میرے ذہن میں تازہ ہیں کیونکہ وہ انتہائی تھیں اور تمہیں۔
خاص طور پر زیادہ تر اس وقت کہ آتے وقت پریشان کن احساسات تو آج بھی مجھے ستاتے
ہیں۔ تاہم مجھے ایک خاص تحقیق کے بعد یہ بتا ہے کہ اپنے بچوں کو ان تجربات نے بارے
میں اتنا اور نہیں یہ وضاحت کرنا کہ وہ ان میں بے کار بچوں کے ساتھ ایسا کرتا ہے اور یہ قطری
بات مت انتہائی اور ترغیبات دیتا ہے۔ نوٹ ہے یہ جو جیتے ہیں ان کا شروع یا اپنی طبی بات
ہے، ان کے بارے میں زیادہ فکر مند نہیں ہوتے اور ہمیں ہی وہ اس بارے میں غور کرنی چھوڑ
دیتے ہیں ان کے لئے یہ ہیں میں بہت مدد کھانی تاثرات اور جان ہے۔

آپ کے بچے دوسرے بچوں اور لڑکیوں سے مہربانی اور دوستی کے جس میں درجے کا مضہرو کرتے ہیں اس سولہ سے ان کی عادات و اسرار و طرز و عمل میں بہتری اور نگہ کے امکانات و محوروں سے ہیں۔ چنانچہ والدین کو زندگی کی اس اہم ترین قدر سے اپنے بچوں کو آراستہ کرنے کے لیے مخصوص تہہ دینے کی ضرورت ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے ایک ایسا واقعہ خالص جو میرے خیال سے یہ بیان کرنے کا زبردست ذریعہ ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کے ساتھ کس طرح مہربانی کرنی چاہیے۔

۱۰۔ میرے دوست ایک روز یوم سے کہہ رہے تھے کہ ”اپنی اولاد اپنے“ پر اویسنے باتو روم میں لیا اور وہیں اسے لپاتی سنانہ پینا ”لوگو! لوگو! جو چیزوں و صاف کرنے کے لیے بیٹھ تیار رہنا تھا۔“ ہاتھ میں سلاخی کے چوڑی ڈنڈوں کے کچرے ایک ہاتھ سے لے لیا تو کچرے سے لڑائی لپائی۔ تب بھر پانے کے ہاتھ بچہ نکھل کر سر کے کاپٹ کو بھڑکایا۔ میرا دوست کہتا تھا کہ ”میرے بچے نے اس واقعہ پر دم طویر دیا۔ وہ اپنی لڑائی سے لڑنے میں لگتی۔“ ”لوگو! تم نے سارا سارا ضائع کر دیا تم کو کچرے کا حق ملے گا۔“ ”میرے بچے نے اسے پانے کا حق نہیں دیا۔“

”تم اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“ ”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“

”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“ ”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“

”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“ ”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“

”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“ ”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“

”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“ ”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“

”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“ ”میرے بچے نے اس واقعہ کو اپنے پاس لے آؤ۔ میں دیکھوں گا۔“

جزل کا پتہ نامتجز

شکل قائم کر کے سکھائیں:

اپنے بچوں کو دوستانہ بین اہم ولی اور نرم برتاؤ کے عملی دور و دراز میں نمونے فراہم کریں۔ یہ قدر ایسی ہے جو خود بخود نہیں مل سکتی یا سکتی۔ اس میں بچوں کی سمیت ہر کسی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دوستی اور براداری کا مظاہرہ کریں۔ ”برائے سر بائی“ ”شکر یہ“ اور ”معاف کیجئے گا“ جیسے الفاظ بکثرت استعمال کریں۔ بات کرتے ہوئے اچھے جیسے استعمال کریں۔ دروازہ کھولتے اور دروازوں کے پے کر رہ کر رہتے سے بے فکر ہر کام سنا۔ سب کو رعایت کے ساتھ انجام دیں۔ حتیٰ کہ بچوں کے کام میں بھی ان کی خصوصی مدد کریں۔ اور خاص طور پر زیادہ سے زیادہ مسترد ہونے کی کوشش کریں۔

بچوں کے درمیان پرہیزگار بھگن جب وہ اس قسم سے ہم نہیں گئے کہ انہیں آپ ان کے ساتھ کسی مذاقی یا کسی تعمیل اور غیر و کار پر تو نہیں اختیار کر رہے تو آہستہ آہستہ آپ کے بعض قدم پر چلنے لگیں گے۔

”شکر انگلی اور خوش اخلاقی کا معیار نہ کر لیں“

یہ معیار اس میں ملے گا، اور ان آپ کو ملے گا، اور ان میں خوشی کی فضا قائم کر لیں گے۔ اس میں بچے کے آغاز پر تمام اہل خانہ نے ماحول بنائیں۔ درمیان میں ہوا میں نکال کیجئے کہ اگر سب کو شانت اور ہم باں ہو جائیں تو کیا اس قدر خوش صورت ملتا ہی جائے۔ اس کے بعد بچوں سے کیجئے کہ وہ آپ کے ساتھ ان کیلئے لے لیں ”شکر انگلی اور خوش اخلاقی کا معیار نہ کر لیں۔ بچوں کو بتائیے کہ معیار اور اہل خانہ کی باتوں میں جن کا کرنا ضروری ہے اور انہیں باتیں جن سے پرہیز ضروری ہے پر عمل درآمد کا پابند بنائے گا۔

ان باتوں پر عمل درآمد ضروری ہے

”شانت روزہ جس میں ”سر بائی“ ”شکر یہ“ ”معاف کیجئے گا“ کا بکثرت استعمال اور اہل خانہ کے کاموں میں اہل خانہ کے مواقع ملنا ملنا ضروری ہے۔

”شکر آئندہ مردوں سے ملو اور بچہ کی“ ”آپ کیسے ہیں“ ”آپ اے سونے کے حقیقی جواب کی توقعی رہو اور جواب خود سے سنو۔

جن باتوں سے پرہیز ضروری ہے

”اگر بچہ آواز میں بولنے یا بھانسنے سے بچے، نرا اور مردوں پر ظہر کرے۔

”ظہر اور تحقیر پر عملی کوئی بھی بات نہ کرے۔ کسی دوسرے کے بارے میں اور کسی اپنے بارے میں زبیرا کر لیں یا کھل چھوڑوں“ ”ایمیری حق جواب دے گی ہے“ ”خیرہ“

یہ معاہدے کو پھٹنے کے جھڑپوں نے ان کی کانٹا لگی بانگوں سے دو سات اداویس کے بندے میں تھیں اور
ایک لڑکی کو ہرچی لایا اور وہیں سے قید و مشورہ ہوا ہے۔

[illegible]

اے تیرے مہاجر مکی (مہاجرین کو) لوگوں سے انحراف نہ دے، بات نہ کرے، نہ بات نہ لے۔

[illegible]

یہ مثال اس صورتِ حسی کی صورت سے منتخب کیا جاتا ہے جس سے بچے کو رابطہ چاہیے والا ہے اور اگر بچہ اس سے نہیں چاہتا ہے تو اس سے رابطہ نہ کرے۔

بچے کے اہل حقوں کی اپنے گھر بیٹھا مت آئے۔ یہ ہے جو مسئلہ لڑائی میں

فکر یہ تھا کہ والدین یہ بات پسند نہیں کریں گے اور ایسا کرنے سے والدین کو ہار دینے کا خطرہ ہے۔ والدین کے ابو، حمزہ اور شہناز علیہ السلام سے تیرا دوپہریشلی کا بھی سامنا ۲۲ تا ۲۳ ہے۔ ۲۴ مگر اپنے بچے کو، بھر جانے۔ باہم میں جوں کر نہ ملتا۔ والدین کے لیے نہیں رہے ابھی تیرے۔ اگر تمہیں دقت چھوڑ کی یا نہیں؟ تمہیں کہہ دیتے ہیں کہ تم انہیں یہ کہو کہ آپ نے ان کی حاسدی کر رہے ہیں۔

جب ہم نے اس ترکیب پر غور کیا تو ہمیں اپنے گھر کے دور سے بچوں کے ساتھ باتوں کی چیزیں یاد آئیں۔ بڑی بھینس جو اپنے گھر کے دور سے بچوں کے ساتھ باتوں کی چیزیں یاد آئیں۔ بڑی بھینس جو اپنے گھر کے دور سے بچوں کے ساتھ باتوں کی چیزیں یاد آئیں۔

اپنے بیویوں کو اپنی قوم کی اہلیت سے قلم اٹھیں

[illegible]

آپ اس بات کو چھوڑ کر خود کو اصلاح کرنے لگے۔ یہ آپ کے اقربا خاں کیلئے ایک چھوٹا سا سیل تھا جس کی صفات کو انہیں سمجھ میں نہ آیا تھا۔ آپ نے اس وقت بھی کوئی پتہ نہ دیا کہ وہ کون سے بچے تھے۔ ایشیا بابت تحقیقی ضرورت ہو تو

[illegible]

فیب و اپنے اہل خانہ کو یہ بھی سمجھا دیتے ہیں۔ وہ بپ غولی بچے کی دوسرا سا فائدہ ہے۔ اس کو تو خستہ یا مریضی کا علاج اور گرم یا دھوکا سے دیکھنے والے کی دوسرا بچہ کی یہ دوا داری ہے کہ وہ فوفا اس بچے کے پاس جاتے ہیں۔ یہ فیصلہ ہی جاری رہتا ہے۔ اور اس کے رکھے گئے لوگوں پر دواؤں کر کے، قصہ کو اپنے اہل بچے سے کہتے ہیں، ابھی دوسرے بچے ہیں۔ اس سے کہنا تو اس طرح سے ہوتا ہے کہ۔

تعریف کرنے کے لیے

[illegible]

پری سکول کی عمر بچوں — آپ، شرط ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

تھیں۔ پورا وقت ان کے درمیان ہی تھا۔ اور شائقین پر زبانی مریں۔ یہاں دیکھ کر کہاں سے کہاں نہیں
آج بھی وہی الفاظ، صبر، آبرو اور اصل جا سمجھتا تھا۔ ان پھر وہ وہیں۔ یہاں وہی تھی کہانی جو
آپ انہیں اس کی۔ عجیبی کے کہنے سے جاری ہو جی، دوستانہ ہے۔ ان میں ہون پر جو ایسے کہاں وہی "اتھ" کا
نہر مل کر رہیں۔ کہانی سننے کے بعد پھر سے پوچھیں کہ کیا واقعی ان کا وہی الفاظ ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ جنہیں
پوچھنے سے اپنے کام چمکتے ہیں۔

میں کا جواب ہے۔ ہاں، تو میں۔ "میر جانی کرے" "فکریہ" "سجوان" کچھ کے گا اور "خوش آمدید" ایسے ہی "جادوئی" الفاظ ہیں جو لوگوں کو نظر سے اچھڑا سکتے ہیں اور دنیا ہر جگہ ان کا سبب بن جاتے ہیں۔

اس کو سچ نہ یاد پارو ہر ایسے اور اپنے بچوں کو اس پر یاد دہانی کراتے ہیں کہ "جادوئی" الفاظ استعمال کرنا کبھی ضرور ہوتا ہے۔

پہرہ سورت مچھلی کا کھیل۔

[illegible]

پھر یہوں :۔۔۔ کہیں کہہ دو آپ کو بد سورت سے نہیں دوں گیں تو دوبارہ بار بار انہی نے انرا کہیں اور کیا اور بد سورت چھٹی سے نکال دیا۔۔۔ جب اپنے انہی بوت میں تو جھلمکھانہ چائیں اور انہی بات کہیں۔۔۔
اس میں سے بعد نکلتے پھرتے۔۔۔ کہیں کہہ دو آپ کو بد سورت سے نہیں دوں گیں تو دوبارہ بار بار انہی نے انرا کہیں اور کیا اور بد سورت چھٹی سے نکال دیا۔۔۔ جب اپنے انہی بوت میں تو جھلمکھانہ چائیں اور انہی بات کہیں۔۔۔
اس میں سے بعد نکلتے پھرتے۔۔۔ کہیں کہہ دو آپ کو بد سورت سے نہیں دوں گیں تو دوبارہ بار بار انہی نے انرا کہیں اور کیا اور بد سورت چھٹی سے نکال دیا۔۔۔ جب اپنے انہی بوت میں تو جھلمکھانہ چائیں اور انہی بات کہیں۔۔۔

نہجہ چوں وہ سنگاں میں سے غلطی دلی ایہ تہاں میں ہوا دینے والے تھیں انہیں انہیں اور کے آپ بعد اس
 انہیں، سنگاں میں اور بھلی خاطر میں رہے تے لیے یا، باقی کے نام پر دستوں انہیں اور میں ہوا دینے
 دلی نا باقی انہیں بچوں کے ساتھ کیا میں (ماؤ و ولیم قرپا کر لڑا کر آپ کے لئے لڑکر میں بچوں کے ساتھ
 انہیں میں صدمہ نامی لڑا دلی تھیں ہی لڑ کر کو کو بھی بغور دیکھیں اور بچوں کو بھی خوب سے دیکھنے کی تلقین کریں
 (اور لڑکر پر دیکھ کر صدمہ دلی رہے ہیں تہاں ایک وہاں وہ لڑکر بھی دیکھیں) لڑکر میں صدمہ رہتا ہے انہیں آپ ہی
 سے اچھی بات نہیں رہنے لڑکر کے صدمہ، میں تہاں

نہیں کرتا۔ اس لئے اسے التوا کر کے سے دیا۔ یہ بتانا ہے۔ ظن سے اچھا ہے۔ مانی انجی بات سے

کرات پر لا جائے۔

جب تمہی پہچ برارو یہ اختیار کریں تو ان سے پوچھیں۔ ”تعمیر کا ماٹو کیا ہے؟“ بچے کو یہ ہر آنے دیں اور پھر اسے بتائیں کہ کب چاہتے ہیں کہ وہ بھی تعمیر کے دائرہ عمل کرے۔

کہانی ”حقیقی ہیرو“

یہ کہانی بنا کر ننھے بچوں کو یہ بات سمجھائی جاسکتی ہے کہ ملاحزور اور مضبوط ہونے سے کہیں بہتر حوصلہ اور دوستانہ صفات کا مالک ہونا ہے۔ درج ذیل کہانی کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں چرس کو سنائیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کسی جگہ (آپ اپنی مرضی سے کوئی مقام تجویز کر سکتے ہیں) دو دوست رہا کرتے تھے۔ جب وہ بڑے ہوئے تو دونوں بالکل مختلف انسان بن گئے۔ ان میں سے ایک بہت مضبوط و توانا بن گیا اور اس کے اندر اجواب طاقت پیدا ہوتی۔ لوگ اسے ”مسٹر مین“ کے نام سے پکارنے لگے۔ سب کہ وہ مرا بے حد رحم و دل اور شائستہ مزاج بن گیا۔ مگر اس میں غیر معمولی طاقت قطعی تھی۔ لوگ اسے ”شائستہ مزاج کے آدمی“ کے نام سے پکارنے لگے۔

ایک روز کسی دور دراز کے شہر سے غلامی مخلوق کا ٹروپ اپنے غلامی بیٹاؤں میں بیٹہ کران کے ملنے میں آ گیا۔ غلامی مخلوق نے وہاں دو ٹروپوں سے کہا کہ انہیں اس جگہ کے سردار کے پاس لے جایا جائے۔ لوگ انہیں ”مسٹر مین“ کے پاس لے گئے۔ ”مسٹر مین“ نے انہیں دیکھ کر سمجھا کہ وہ گندے، ان غلامی مخلوق ہیں۔ اس نے انہیں قابو کرنے کی کوشش کی اور غلامی مخلوق نے ساتھ اپنی پوری طاقت کا استعمال شروع کر دیا مگر غلامی مخلوق کی طاقت ”مسٹر مین“ کی طاقت سے بھی تھی کمزور اور تھکی۔ اور انہوں نے ”مسٹر مین“ کو با آسانی قابو کر لیا۔ پھر وہ (ایلیٹین) غلامی مخلوق ہوئے ”یہ شہر اسروا نہیں جوستا۔ ہمیں اپنے اصلی سردار سے پاس لے چلو۔“ اس بار لوگ انہیں ”شائستہ مزاج آدمی“ کے پاس لے گئے۔ اس نے غلامی مخلوق کو انہی خوش دلی اور دوستانہ انداز میں خوش آمدید کہا اور ان سے پوچھا کہ وہ ان کے لیے کیا کر سکتا ہے۔ غلامی مخلوق نے ”مزمزم آدمی“ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ان کے لیے ”بھروسہ“ کے طور پر بھیجا گیا ہے تاکہ وہ اس کا نجات کے جنگجو اور غیر دوستانہ مزاج رکھنے والوں کو تیز کر نجات کی حد اہمیت میں لائیں اور پھر انہیں جیل میں بند کر دیں مگر جو لوگ پہلے ہی دوستانہ مزاج اور نرم طبیعت رکھتے ہیں۔ ان کے لیے وہ واقعی اور زیادہ کا پیغام آتا ہے۔ غلامی مخلوق

نے یہ بھی کہا کہ وہ یہ جان کر بہت غصی ہوئے ہیں کہ اس علاقے کا سربراہ ایک بے حد فاسق مزاج آدمی ہے

بچوں کو کوئی ایسے شخص منتخب کرنے کو نہیں دے جس کے لیے وہ اچھے کام کر سکیں۔

یہ طریقہ کار بچوں کو کسی کے لیے منتخب کرنے سے حاصل ہونے والی خوش محسوس نہ کرانے کا ہے۔ یہ شخص کوئی بھی ہوتا ہے۔ کوئی آدمی، مگر کافر، یا پھر کوئی بزرگ آدمی۔ اس کے بعد بچے کے ساتھ مل کر اس شخص کے لیے شمع کی پلٹ یا پھولوں کا گلہ سہ تیار کریں اور اس تک پہنچائیں۔ جہ دئی اور دھڑی کے کسی اجتماعی کام سے بچوں کو زندگی بھر ساتھ رہنے والی حسین یادیں حاصل، تخلیق ہیں۔

رحمہ لی ہ خلیل۔

سختے بچوں کو دھڑی کے مولیٰ سمجھانے کا ایک مؤثر طریقہ یہ ہے کہ انہیں ایک کھیل کے ذریعے سمجھایا جائے۔ درج ذیل صورت حال کو ایک نمونے کے طور پر سامنے رکھیں۔ اور پھر اس میں اپنے اعلیٰ تجربات پر مبنی تجزیہ شامل کریں

بچوں سے کہیں کہ میں ”پک چند پھلے“ بچوں کے متعلق کچھ بتاتے جا رہا ہوں اور آپ کو یہ بتانا ہے کہ وہ بچے شائستہ مزاج ہیں یا نہیں۔

”لی کو داب نے اپنے گمہ کھیلے کے لیے بلا رکھا ہے مگر نصف گھنٹے تک وہاں بیٹھتے ہی بعد غمی، دہ ب سے نہیں ہے۔“ ”مگر تمہا۔۔۔ ساتھ کھیل کر آتا تھا وہاں وہاں میں جان کے گمہ جادہ ہوں۔“ شائستہ مزاج یا فحش شائستہ مزاج؟ کیوں؟

”مارا، جیسی کے ساتھ کھیل رہی ہے وہاں تک دو گئی۔“ ”تمہا۔۔۔ سنہری ہالی کتنے خوب صورت ہیں۔“ شائستہ مزاج یا غیر شائستہ مزاج؟ کیوں؟

”دراستی طرح سے۔۔۔ اپنے آپ بے اور مشابہت ہوا۔“ ”معاذ اللہ! کتنے مختلف صورتیں بیان کریں۔“

”شائستہ کی سسوں کی عمر کے بچوں کے لیے مؤثر طریقے

ہجرت کرنے والے کا ایوارڈ

”یہ بیچ۔۔۔ لی بہت اذیت دیتی ہے کہ وہ مشکوٰی ابتداء اور دست بنانے میں بیکار۔۔۔ نے کی ہے۔“ ”لی کے لیے ایسا کیا کاروائی کرنا ہے؟“ ”ایسا کہ ایوارڈ کو برقرار کریں۔“ ”معمولی کے ساتھ ہی ایوارڈ کے ذریعے ہی طریقہ اختیار کریں۔“ ”جو کچھ ایوارڈ کے لیے ہم بیان کرتے کرتے ہیں۔ بچوں سے پوچھیں کہ کون اس ایوارڈ کا امیدوار ہے۔“

پھر انھیں گزرتے والے سفر نے دورانِ ایسے لمبی باقیہ تھوڑے بارے میں سوچنے واچھیں۔ جب انہوں نے گفتگو کی بات کرتے دوستوں سے وہی طرح سے کسی ایسا کام کی بات کی جو وہ جب نے اپنی کسی خوشی کا ذکر کرتے تو ان کی بھرپور تحریف و توصیف کرتے رہے۔

شرایع آدمی (جنتھین) کون ہوتا ہے؟

[illegible]

پچھلے دنوں لکھا جاتی ہے۔ اس میں اس بات پر مددگار رہا کہ شرافت و قے ایک دوسرے سے جڑے ہیں۔ مثلاً کسی بہاول اور بیکہ یا شاہی بھائی کی طرح کسی گھمبے سے "گھمبے" کی لکھا دیکھو۔

نظمیں مائے کائنات کا مقابلہ

[illegible]

✓, ✓, ✓, ✓, ✓

یہاں ایک عجیبی کہانی ہے۔ میں مسکندیاہ کا راجہ تھا۔ میرے پاس ایک عورت تھی۔ وہ عورت بھی بہت خوبصورت تھی۔

ایسی ہی کیا یہی جتنے کا جس سے دوسرے بعض لوہار کا پے دیکھی بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ (آپ اس طرح "والی جیت تھے جس کو ملک بار چا میں مکے"۔ جب تک وہی اور مدنی کا مظلوم ہوتے ہیں تا آنکہ اسے حل نکال دیتے ہیں۔ جس سے دونوں طرف کے لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔

”اہو ستوں“ کا بارش اور مقابلہ۔

یہ سرگرمی بھی لوٹاں بیٹے کے دوران ادا نہ کر سکا۔ رہتے تھے چوتھو موزر کھٹے میں ادا کی۔ ایک خالی چارٹ وکٹ، ایک مودی کا ٹرینچنگ، تیرہ فروغان کا مسکالہ، تیرہ لکھ دیں اور کچھ یہ مقابلہ متعلقہ تریں کیوں اس بیٹے کے دوران زیادہ سے زیادہ لئے لوگوں سے ملتا ہے۔ اس کے لیے ہر شخص کو اپنے کام میں ان کو ملنے کا ہر ممکنہ ہوگا ان سے وہ اس بیٹے کے دوران سے کا۔ تیرہ اس شخص کے ورے میں کسی ایک وکٹ کی ادھر بات کو بھی ملنے وکٹ پر کرنا ہوگا۔ آپ خود بھی اپنے لیے دوستوں اور ان کے ورے میں کچھ بات لکھ کر پورے ساتھ اس مقابلے میں شریک ہا لیتے ہیں اور یہاں پر اس کے ساتھ اپنی دوست بنا کر کی صلاحیت و بھی مزید نکال سکتے ہیں۔

متوازی رہیں:

[illegible]

اپنے بچوں کو دے رہی تھی۔ ”جیتے“ کا لفظ ایسا دکھائے

[illegible]

جلی ایک ذریعہ تھیں غفلت اور بدمقامی سے قیام و ایوان اس کے لئے احساسی مہم کو نکالے گی۔

دوسری بات یہ کہ بے رحمی کے مسئلے کا عام طور پر کوئی نہ کوئی عمل تلاش کیا جاسکتا ہے۔ اگر بچہ اپنے والدین کو اس مسئلے کے بارے میں آگاہ کر دے تو وہ اس کا حل نکال سکتے ہیں۔ اگرچہ کسی پہلے درجے کے بچے کے سچے یہ بات خاصا مشکل ہے کہ اس کے "حریف" کی بے رحمی سے اسے کیسا لگتا ہے۔ مگر یہ ممکن ہوتا ہے۔ بے عدو سوختر بہت ہونکتا ہے۔ اگر صورت حال بچے کے قابو سے باہر اور ناقابل برداشت ہو تو ایسی صورت میں والدین اور بچہ، بے رحم بچے کے والدین سے مل سکتے ہیں اور انہیں سب باتوں سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات ایسی چیز والدین اور بچوں کے لیے خاص مشکل ہوتی ہے مگر اس طریقہ کی مدد سے اسے تسلی بخانی نسبت تخفیر ہو سکتی ہے۔

دوب جوش دس سال کا تھا تو اسے اپنے وقت کا سرسٹا کرنا پڑا۔ وہ سب کی سب خدمت کے چند
ڈکے اٹھائیے رہی تھے۔ اسے لایف ٹائم دیا نہ گئے تھے۔ ان اپنے زمانے کی مہینہ وار ورتو دوش کا
کسیوں میں ہمہ گیر کچن نکال کر نکال سکتی تھی۔ ان کی لڑکیوں میں دو جڑواں بھائی بھی تھے جو وہ انہیں
ان کے بہرہ مندوں سے "لینڈ" رہتے ہوئے تھے۔ یوں انڈسٹری سے تھوڑا سا پیسہ نکال کر کچن کے وہکل
سکول کی بنیاد رکھنے کا

[illegible]

آخر کار میں نے فیصلہ کیا کہ ان جڑوں بھانجیوں سے اور ان کے والدین سے ملنے ان کے گھر چکا ہوگا۔ جوشی نے اس خیال کو بے حد پسند کیا۔ اومیر سے معاملے پر اکثر نے اٹکا کر میں نے انے ٹھہر کر چلا۔ اور جب میں نے است پر تیار کیا کہ وہ ف میں ٹوہیا میں کا بدلہ سے بھی ساتھ لے جاتا چاہتا ہوں، تو اقبال کو اس بات سے روکیا، انھیں دینی کی بات نہیں، میں وعدہ کرتا ہوں۔ میں آٹھ آدھ سو روپے دیتا کر رکھ نہیں سکتا، کا وہ پھر گھر آریں میں خود اس مسئلہ کو حل کر اؤں گا۔

مدرسہ وقت تک جس پوری طرح ان فیصلے پر پہنچ چکا تھا انہیں نہ دیکھا، نہ سنا۔

جوش کو پانچاں کیا۔ دوسرے نے ان رسول کی اور تیسری نے حاملہ کئے تھے۔ چہرے پر جانے لگا۔
 بیویاں کو قلعہ ہوتا ہے، انہو، اہل انوار اللہ علیہ السلام، وہ صاحبہ و صاحبین ہیں۔ جنہاں یہ جوش کا
 باپ ایک لڑائے کھب چلا تا تھا، وہ ایک کوئی جسم کو جنگجو انسان تھا۔ اس سے لڑا، کئی بھی اس
 کے لئے قتل ہوئے۔ یہ تھے۔ جہنم ٹھہرتا اس نے یہی بات تھی۔ مگر وہ شہادت پر سنا۔
 رقص کیا گیا تھا۔ لڑا، اپنے جوش سے جوش سے وہ فی ما قبل سے یہ جوش تھا، اور پھر انہیں جوش کی
 خاطر دینی دوسرے ایک مہمان، کمال پر جوش، کمال علم، یہ۔ جب غلبہ میں ان لوگوں نے
 باپ کے لئے کمال کرنا، وہ وہاں جوش کے ساتھ خوب خوب سمجھا رہی تھیں، آپ تھے۔
 بعد ازاں (نئی روز بعد تک تھی) میں جوش کی یہ سے ساتھ دونوں کے کھیل جانے سے مت
 لگاتے پر غریب متا صوفی روح، اور جمہ آئیں میں علی، اور تمام اس موصوعہ پر بات کرتے
 رہے۔ یہ غریب ہے، انہیں یوں لگتا کرتے تھے۔

کہا کہ یہ بات خیر، چاہئے کہ اسے انکار نہیں، اوقات ایسا ہوتا ہے۔ ہمارا بچہ بھی وہاں اس کو تھکایا دینا ہے
 کا سبب بتا رہا ہوتا ہے۔ انکی صورت میں، اگر پر ہمارے اپنے بچوں کو وہاں سے ہارنا نہیں چھوڑنا چاہتا
 ہے مگر بڑا ہوتا ہے اور اس کا تیس دہشتہ ہوجاتا ہے کہ ہمارے بچے منہ سبب طور پر وہاں پہلی دور ترقی تھی کہیں
 ہوتی ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے اپنے بچے کو اس بات سے بھی انکار کیا ہے کہ وہ ہمارے لئے جذبات کو خیال رکھنا
 بھی ان کی کبھی تھکات ہے اپنے جسم سے۔ انکی صورت حال میں ہمیں خود کو زیادہ روکنا چاہیہ اور اس بات سے
 اپنے اہل خانہ کو بھی تھکاتے ہیں وقت باختر سے نکالیں۔

[illegible]

بچوں کو بتائیں کہ دوست بنانے کے لیے پہلے خود دوست بنانا پڑتا ہے:

اس سے دوستی کی مثال دیکھنے والے بچے کو اس اور اس کی اہمیت کو سمجھ نہیں آئے۔ بچوں کو بتائیں کہ ہم تو خدا کا فرمانبردار دوست ہیں۔ اچھا سلاطین اور یہ جیسا کہ کسی دوست کی "عقل و دانش" اچھے پر اس کے لیے شکر کریم ہے۔ اگرچہ خدا دوست کی زندگی کے کسی انہم ترین دن پر اس کے لیے بچوں کا قافلہ دست بگھوا تو یہ محلات زندگی جہ کے یہ وہ کام ہیں جیسے ہیں۔

اُنکس سے نہیں کہ ہر انسان سے دو گونہ دکھ سیکھا جاسکتا ہے۔

بچوں کو یہ یاد کرانا اس لیے ضروری ہے کہ کسی شخص سے کسی خود سے مختلف شخصیت، نئے والے بچوں سے۔ ماحول بہتر ہر حال اپنا ہے مگر بد ملکی، مٹی، کچر، کڑیہ خیال کر کے ہیں تو صرف اچھے لوگوں کے ساتھ دوستی سراسر نام نہاد ہے۔ انہی کی صورت کا طرز زندگی، اس طرح واضح نہیں۔ حالانکہ اس طرح وہ زندگی میں کسی بہت کم ملنے سے محروم رہتا ہے، یہ وہ اہم مختلف طرح کا طرز زندگی رکھنے والے لوگوں سے حاصل ہو سکتی ہے۔

میری ایک دوست کی بیٹی "آرمین" اپنے چار بھائی کی کار سے ہر گز نہیں ہونے ایک

انٹی ٹرنی سے باتیں کرنے لگی۔ وہ چار ماں سے "ہر باہوں" اور ایک بھائی والدہ میں بد مزاجی کے

رنگ سے سب سے بد مزاجی تھی۔ اس کی اس سے گفتگو شروع کرنے کا وہ اس کی دل کا

خود "Rage" کہتا تھا کہ "میں تو پورا دن اس کے ساتھ میں خاص میں رہتی تھی۔ کشتہ

کے دوران اس میں وہ چار ماں اور ایک بھائی کے قریب حریف تھی۔ اسی کی دراصل مختلف کام سے بچا

میلور تھی۔ یہ وہ بھائی کی دلچسپی کا شکار تھی۔ یہی نہیں ہوتی کے بعد صبح کی طرف سے بچہ چلا کر۔

تو کیا ایک بھائی کے بعد ایک بھائی کی سبیلوں نے سب کچھ کیا۔ تم اس کی طرف

قریب رہنے کے ساتھ ہیں چھٹی مارتی ہو "وہ سب بچے تھیں۔ تم ان کی باتیں نہ کرنا

ہو اور تمہیں ساتھ رکھنا۔ بال رہتا ہے یہ وہ صمیم اس کی میں کیا کھڑا ہے "میں تو اس سے

ناتوا ہے۔ صمیم بھی تو ان سے بچا ہوا ہے۔"

آرمین نے من سب کی باتیں کرنے کے بعد سب کے قریب ہر گز نہیں تھا کہ بچے

ایک نئے اور ان اس کے ان شہر۔ نئے ان کی سے کیا کیا تھا۔ وہ اصل وہی

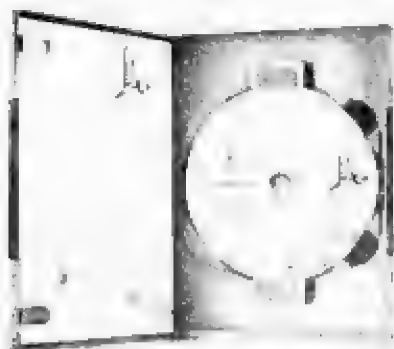
جب تیار وہ سال کی عمر تو اس کے بچانے اس کے ہر کچھ کرنا تھا۔ اس کی ماں کو کچھ سے

نے آیا تھا۔ ان کا اچھا بھائی ایک "ایک" تھا۔ ان کا "میں" تیار تھا۔ ان کے

میں نے شکل مٹائی ہے یہ جان لیا تھا کہ ڈاکو تھوڑے وقت کی طرح مارتے تھے اور میں سے مجھے ہر
 لمحہ ایسا ہی درد ملتا تھا جیسے تھوڑے دور دور میں ہی توجہ چاہتی تھی۔ جب کہ میں نے اس
 سب باتوں اور اس لڑائی کی فوجوں سے اپنی دیکھ بھال کو نکال دیا تو میں نے دل میں بھی اس
 بات کے لیے جگہ اور جگہ رکھی تھی کہ جگہ بات چیت ہو سکے۔



اردو تعلیمی سافٹ ویئر "معلم"



انصاف اور رحم پسندی

قانون کا احترام کرنا اور انصاف میں اپنی نمائندگی۔ قدرت نے اصولوں اور قانونوں کے ذریعے کائنات کے لیے
قانون بنائے ہیں۔ انصاف کرنے اور رحم کرنے کے ساتھ ساتھ انصاف کے اصولوں اور اصولوں کے تحت
انصاف اور رحم۔ یہ دونوں الفاظ شاید ان کے لیے سمجھنے کے مشکل اور نہ ہی ان کے لیے سمجھنے کے لیے
کے لیے۔ یہ سب ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔

اپنی کتابوں کی تصحیحی قسم کے دوران، ایک دفعہ میں قومی ٹیلی ویژن کے مال میں ایک
سہ ماہی کی کتاب میں غلطی کی تھی۔ کہ یہ ہم۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
اس کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
یہ ایک اصل قومی کتاب ہے۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
یہ ایک اصل قومی کتاب ہے۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
یہ ایک اصل قومی کتاب ہے۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
یہ ایک اصل قومی کتاب ہے۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔

ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔

ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔
ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔

انصاف اور ایماندار ۔۔ اصل اس اتحاد اور سمجھوتے کے زمین سوتے ہیں، جو کسی بھی تکرار میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی ابتدا، اور اصلاحی کار و بار تکرار میں الٹو کیے جاتے والے قوانین کی افادیت سے غلطیوں کو سدھارنے کو اور دعویٰ اچھٹے سے شکام اور مستغل انصاف کے طرچہ کار کے مصلحت پر منحصر ہے۔

انصاف اور ہم کے نوانے سے ہم نے وہاں ترین باتیں اپنی سب سے بڑی جینے سے اس وقت تک سب دو جھوٹری کے دور میں تھی۔ پہلا وقت جب دوسرے سال کی تھی۔ ہم نے اس کے نیچے اور اس کی مائیں کے لیے کچھ "تکرار اصول" نافذ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے لیے ہم نے بیہوشی انداز میں ان دونوں بہنوں سے بھی قوانین کے متعلق رائے دریافت کی تھی۔ ہم نے ان کی تجاویز کو اپنی توجہ سے ساتھ لیا کہ ایک سب سے بڑی تھی، جس کے تحت چھٹیں تکرار قوانین وضع ہو گئے تھے، جن میں "اسی کو مارنا نہیں" سے لے کر "بھلے سے چور سے دور رہنا" وغیرہ جیسے عناصر شامل تھے۔

ایک توار کو سارے رات اپنے اندر سے کھولتے۔ اس وقت تو اس نے پاس ایک اور توجہ کو دیا تھا۔ "اچھا، ابھی تو کہنے لگی تھی کہ اکیلا ہے ہم نے بہت رو دیا تھا، لیکن، یہ سچ ہے۔" لیکن ان میں سے نصف بھی یاد نہیں رہتا۔ مجھے پتا چلا کہ یہ بھی طور پر بھی احکامات خاصے مختصر ہیں۔ چنانچہ ہمیں بھی اپنے اصرار کے قوانین کو سامان اور مختلف بنانے کی ضرورت ہے۔

اور ہم ان کی توجہ منکر رہے ہوئے فہم سے کوشش کر کے اپنے پانچ "ایک طرفی" قوانین بن کر لائے۔ ہمیں پانچ سے بھی طرح طرح کے اور اور بھی بننے تھے۔ ہم نے ان کے لیے تکرار و تکرار۔ اس میں کچھ نہیں۔ ان میں محسوس ہو کہ کم از کم ہم نے اپنے گھر میں انصاف کی قدر کو تسلیم کر لیا تھا۔

آخر میں ماں بعد از مدتی اسی سب سے بڑی جینے سے کہ اس وقت تک وہ اس کی اور بھی تھی۔ ہمیں دو دور اسٹیج یا گویا جو اور اس انصاف کے ساتھ ہی گزارا ہے۔ ایک بار یہ واقعہ یاد آتا تھا، اور ایک بار پھر وہ اپنے گھر سے کھلے والے تھی۔ اس نے بیٹوں کے جملوں میں سے ایک اپنی مین۔ ہمارے دوستوں تھا، ان سے اسے دیکھ کر کہنے لگے کہ "اچھا، تمہارا بھائی اور اس بیٹے کو کہاں کے گھر سے میں جینے والے تھے، اس نے اپنے ان بیٹوں کے پر۔ کے اشارات کو بخیر دیکھا، جن سے یہ سب تھا کہ وہ اپنے بیٹے پر مشرور تھا کہ اس سے اس بات پر رنج تھا کہ اس نے اپنی بہن کو تکلیف پہنچائی تھی۔" آپ لو جانتے ہیں، اس

ہوئی، اگر کوئی ایسا غلطی پر نام نہ کر، معافی مانگتا چاہتا ہو، اور دوبارہ غلطی نہ دہرانے کا عہد کرے تو اسے سزا نہیں دینی چاہیے۔ بائبل میں اس سے غلطی مدحاً کہتے ہیں۔ رچرڈ

بلائیہ سارن کا کہنا بالکل ٹھیک تھا۔ غلطی مدحاً کرنے کے طریقے سے آپ سزا دینے کے تکلیف و عمل سے بھی بچ جاتے ہیں، پھر یہ کہ انسان سزا سے اتنا نہیں سیکھتا جتنا کہ غلطی کا احساس کرنے کا۔ یہ سزا دینے اور اسے نہ دہرانے کے عہد کرنے (مدحاً کرنے) کے عمل سے سمجھتا ہے۔ ہمارے گھر کے پانچواں قوالین کے ساتھ غلطی کو مدحاً کرنے کی مشق کا اضافہ ہو گیا، جس کا مطلب ہے کہ ان قوالین کو توڑنے کی غلطی کرنے والا اگر اپنی غلطی پر مذہب سے اور اسے نہ دہرانے کا عہد کرنے کے غلطی مدحاً چاہتا ہے تو اسے سزا سے بچنے کی سزا مل سکتی ہے۔ اس طریقہ کار سے ہمیں زندگی کی دو مشکل ترین (اور شاید اہم ترین) کامیابیوں نے بار بار میں سمجھنے کے وسیع موقع حاصل ہو گئے ہیں۔ ان صلاحیتوں کو مدحاً کرنا یا نہ کرنا اور معاف کرنا سیکھتے ہیں۔

ان دونوں صلاحیتوں پر مشتمل اخلاقی قدر راہنمائی اہم اور بنیادی خوشیوں سے براہ راست منسلک ہے۔ وہ سچے جو قوالین پر عمل درآمد کرنا دوسروں سے لیا جاتا ہے اور یہ پیش آنے والی غلطیوں کو مدحاً کرنا اور دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنا چاہیے جاتے ہیں۔ دونوں ہی صلاحیتوں اور اس اخلاقی قدر راہنمائی سے سچے جاتے ہیں جو دراصل (الضائف اور ہم) اخلاقی قدر راہنما کو اپنے پاس رکھنے کے باعث انسانوں کا مقصد، ان کا کام ہے۔

جزل کا فیضان

انسان کو یہ فیضان ملتا ہے۔

اس طریقہ کار سے چھٹی واپسی کا پتہ چلے گا اور وہ یہ بھی جان لیں گے کہ ان سے کیا سچے کی توقع کی جانی ہے۔ سچے کی توقع ان کے خاں کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایسا "مہم علوی" میں لیا جائے۔ پہلے مرحلے میں بچوں کے ساتھ اس طرح کے تجربے کی توقع کی جاتی ہے کہ ان کے پاس اس کے طور پر نہ رہی کر سکیں، جیسا کہ وہاں ہی یا دوسروں کو تکلیف دینے والوں کے لیے معافی طلب کرنے کے لیے ملے جاتے ہیں۔ سچے میں قانون وجود ہوتا ہے۔ سچے میں ہر آدمی کو اپنی جانوں کا تحفظ چاہیے اور حادثات کی روک تھام کے لیے ہر ایک کو اپنی جان بچانے چاہیے ہیں۔ وہ خیر و شر کے لیے ہمیں کہہ سکتے ہیں جو قوالین کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہم خوش و غم زندگی گزار سکیں اور یہ کہ ہر کوئی یہ جان لے کہ ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اس کے بعد بچوں سے ان کی تہا پر درپیش کرنے اور جو بھی قوالین کو اپنی جانوں کو نہ کر لیں اس کے بعد انہیں پتہ نہیں کہ آپ (بطور والدین) ان قوالین پر غور و فکر کریں گے اور پھر اگلے مرحلے میں ان پر اس طرح کی حتمی بحث کریں گے۔

دب آپ (الطور والدین) اپنے گھر کے لیے سب قومنیں وضع کر دیں، تو انہیں ایک چارٹ پر لکھیں اور تمام ملکیات کے ساتھ دوسرا "سپیشل" مستند کے سب کے سامنے ان قوانین کی وضاحت کریں۔ ہم آپ کے لیے پانچ آئین ایک حریفی قوانین جو بزرگ رہے ہیں، جو بچے پر مبنی طرح سمجھ سکتے ہیں اور انہیں یاد بھی دیکھ سکتے ہیں۔

۱۔ امن (اسی کو یاد رکھیں، جھگڑا نہیں کرنا، جھگڑا، جھگڑا نہیں کرنا، وغیرہ) چارٹ سب سے (بڑے بچے کے لیے) ایک چارٹ میں بنے گا جس میں چار چارٹ ہوں گے۔ ایک میں اس بچے کو تنہا ہی کر دے گا کہ وہ کاموں کی تفصیل ہوگی، دوسرے پر سکول کا کام، ورک ٹیمل کرنے اور قیام سے پر اپنے مویشی یا ہمیں وغیرہ کے مشق کی تفصیل درج کی جائے گی، چوتھے چارٹ پر رات کی چیزیں (سنگھار، صاف کرنا، دانت صاف کرنا، وقت پر سونے جانا) کی تفصیل ہوگی۔ قانون یہ ہے کہ ہر روز یہ چاروں چارٹ پر کرنا ہوں گے۔

۲۔ اجازت لینا (بچہ پوچھنے نہیں دے گا، اسی کو کہہ دے یا مانا دے) ۳۔ تربیت و تنظیم (کمرے کو منظم رکھنا، اپنی چیزوں کا انڈر فیلڈ رکھنا) ۴۔ فرمانبرداری (۱۰ دین کا کہنا، سال میں ماننا)

بچوں سے اس بارے میں حوالہ خیال کریں کہ ان کے لیے ان میں سے ہر قانون تمام افراد کو نافذ کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

ہر قانون کی پابندی کرنے پر انعامات، اور عافیت دہری کر کے پورا کا نظام قائم کریں۔ یہ طریقہ کار بچوں کو انصاف سے جانچنے اور اس بات کی مدد اور بعد ان کے سامنے آئے۔ جس آگاہی سے میں معاون ثابت ہو گا

"عیب خیز" کو باریک بار دیکھ سہم نے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ بچوں کی طرف سے برکت سے دوران کسی بھی قانون کا خاص خیال رکھتے رہیں، انسانی یا انسانی "عیب خیز" بھی عاریت کریں۔ تاہم بچوں کی طرف کی مہارت سے اس نظام کو عیب آئے، یعنی ان کے سچے سمجھنے کی صلاحیتوں کو بھی ضرورہ نظر رکھیں۔

گھر کے بچوں قوانین میں سے کسی کی بھی خلاف ورزی پر خاص "رہنمائی" ملے گی، ہونا چاہیے۔ "عیب خیز" بننے کے دن اس بچے سے ان قوانین کی پاسداری کا پورا خیال رکھا جائے گا۔ صرف تعریف و صیغہ بلا انعام سے بھی قوانین اور انہیں بچے کی یاد رکھنے کی بری رہی ہو اسے تنبیہ یا جاتے کے بجائے باطن نظر انداز کریں۔

اپنے بچوں کے سامنے ایسا پیشہ کو پیش نہ کریں جسے آپ میں کوئی خاص بات نہیں جلدان کے سامنے ایسے انسان کے طور پر پیش کریں جو وہ وقت انھیں سنا چوبہ بننے کی جستجو میں رہتا ہے۔
ایماندار اور مستقل مزاج رہیں، مگر ساتھ ہی نرم خور اور نرم کرنے والے بھی:

ہمیشہ کی طرح یا اخلاقی قدر بھی پہلے ذاتی مثال کے ذریعے سمجھائیں۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ بچوں کو انعام پانے والے اور سزا دینے والے طریقوں کا بھی حرج نہ ہو۔ لہذا اس حوالے سے متشکل مزاج رہیں۔ اور یہی طرف "نورانی انصاف" کو ہی اپنا معیار بنالیں، بالفاظی مدعا دینے اور دعائی دینے کو ترجیح دیں اور نہ صرف انجیل کی مجبوری کی حالت میں (السنو غلام کرتے ہوئے کہیں یہی ضروری ہو گیا تھا) استعمال کریں۔

پرنی سکولی عمر کے بچوں کے لیے مؤثر طریقے

باری (T. L. Parry) لکھتا:

وہ طریقہ کار کے درپے اپنے اپنے میں ایماندار کی بنیاد رکھیں۔ بولنا سیکھنے والے بچوں کو جو ابتدائی الفاظ آپ سکھاتے ہیں ان میں سے ایک "باری" بھی ہونا چاہیے۔ دو سالہ (لکھنا) سے بھی کچھ چھوٹے) بچے سنا سکتے اور اس کے مفہوم کے ذریعے دوسراں کو شکر کرنے کا سبق سیکھ سکتے ہیں۔ بچے کو کسی کھلونے کے ساتھ مخصوص وقت تک (باری) لینے دیں اس کے بعد اسے کہیں "آپ بھائی یا بہن کی باری ہے" اور اسے کھلو ہاؤ اس سے بچے کو دیا ہوگا۔ اس کے بعد اسے دوسرے بچے کو کھیلنا دیکھنے دیں اور اس وقت تک انتظار کرنے دیں جب تک کہ مخصوص وقت کے بعد دوبارہ اس کی "باری" نہ آجائے۔

اب کوئی بچہ مخصوص وقت کے بعد دوسرے بچے کو اس کی "باری" دے تو اس کی ثواب تعریف کریں جیسا کہ ہم نے پہلے بھی دیکھا تھا کیا ہے حوالی خاص وقت ظاہر کرنے والا "آلہ" بچوں کے ذریعہ ان "باری" کے مخصوص دور میں کا تعین کرنے میں ہے۔ حد متاثر ثابت ہوا کہ اس سے ان کے درمیان تناؤ اور جھگڑے کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی۔ آپ کسی بھی ایسے وقت ظاہر کرنے والے کوئی حد سے سختی نہیں کرنا چاہئے اور جب تک کہ "باری" لینے دیں۔ بچے کو یہ بات ضرور یاد کرانیں کہ اس نے مجھے ایک ہیں، وقت تمام، بالفاظی ایماندار، سچ۔

دوستانہ پن کی نشانی

اپنے بچوں کو چاہئے کہ وہ آپ سے اس صورت میں زیادہ وصل کریں جسے ہم لطف الہی مینے ہیں اور وہ دوستانہ۔ پہلے دیکھا سیکھیں اب آپ سے اپنی طور پر بچے کو دے دے۔ یہ بات ہمیں اور دوسراں کو ثابت رہے اور "باری" نہ لے سکا، اسے وصل کریں تو آپ انہیں یہ سمجھاتے ہیں کہ بعض اوقات "باری" کے طریقے کے جانے ایسی ہی وقت میں ہی کرنا چاہئے کہ طریقہ بھی ہے حد متاثر ثابت ہوا ہے۔ بچوں کو یہ بات اس قدر محسوس ہو

مختلف مکتبوں سے سمجھا میں۔ مثال کے طور پر اگر بچہ کینڈے سے چھیلے، ہے جی تو انہیں جانیں کہ ہادی ہادی نے طریقے سے جو بچہ اسے ایک ایک اچھا کر چھیل سکا ہے کھانا میل کر جو ہے "بچہ بچہ" چھیل سکتے ہیں یا جو ان کے لئے سب کھیل رہے ہیں تو یہ کوئی ایک ایک اسے بچہ کر چھیل سکتا ہے کھانا کر اور وہ ہادی "فائل میں" اور تو کیا کھانا کی بھی کھانا کھانے چھیل سکتے ہیں۔

۱۰. با و با اندازش با جمع نشین مراد

[illegible]

—

[illegible]

انہیں دیکھ کر انہیں بے حد غصہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سارا ہے یہ جتنی لوگوں کی دنیوی میراث ہے۔
 یہ ان لوگوں کا حق ہے جو انہیں دے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سارا ہے یہ جتنی لوگوں کی دنیوی میراث ہے۔
 انہوں نے کہا کہ یہ سارا ہے یہ جتنی لوگوں کی دنیوی میراث ہے۔

یہاں پر یہ سنا چاہئے کہ ان کے جہنم کی باتوں کی توقع کی بارہا یہی باتیں کہیں گے یعنی یہ ان کی
 سے بچنے کے لیے ہیں کہ کفر کی باتوں سے ان پر قیوبہ نہ پڑے اور ان کے لیے گناہوں کی
 توقع نہ ہو۔ یہ ان کی کھلا بات ہے کہ ان کے جہنم کے لیے یہ باتیں کہیں گے۔

یہیں کہ سستی کی حالت، غصے کے اور ہم پر ہونے والے نیک و بد کے اثرات کے تحت ہر چیز کی حالت میں تبدیلی آتی ہے۔

نغمہ ضبط کرج کھانے سے طریقے کے طور پر تصور کیا جانا چاہیے۔

سزا صرف اسی صورت میں لاگو ہونی چاہیے جب تو انہیں توڑے یا نہیں جب بچے ان باتوں کے بارے میں غلط فیصلے کریں جو قوانین سے متاثر نہ ہوتے ہوں تو ان کی سزا ان کے اپنے غلط انتخاب کا منطقی نتیجہ ہونا چاہیے۔ (مثال کے طور پر اگر ایک بچہ اپنا کوس یا سیڑ پھینکا پھیل جاتا ہے، سزا دہم میں بغیر کچھ پینے یا ہارنگل جاتا ہے اور اسے شذد لگ جاتی ہے تو یہی اس کی سزا ہے۔ اور کسی سزا یا آئندہ پتہ کی ضرورت نہیں۔

ایک معمری سکول کی عمر کے بچے کے لیے موثر طریقے۔

پورے کی تہذیبداشت

بچوں کو کاشت کے اصول سے آگاہ کریں اس طرح انہیں ایک ایسی مثال مل جائے گی جس کے بارے میں آپ انہیں انصاف اور عمل درآمد کے اصولوں سے روشناس کر سکیں گے۔ اپنے گھر میں ایک پھول یا باغ لگا کر یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک ہی پورے سے کام چل جائے گا۔ اب اپنے بچے کو خاص قسم کے پودوں یا پھولوں میں ایک پورے کی دیکھ بھال کا کام سونپ دیں۔ اسے بتائیں کہ باقاعدہ پانی دینے، آبیاری کرنا اور خیال رکھنے سے پورا پورا پھول جاسکے گا اور اگر ہم اس پر توجہ نہیں دیں گے تو وہ سبھا بے گارہ یا پھل ہی سمیٹ ڈھنگ سے کھا جائے گا۔ اپنے پودوں کی آبیاری میں اور کسی حد تک اس کی۔ بھی کریں اور اصل نام اور آبیاری کے طریقے بتائیے۔ بچے دیکھیں گے کہ وہ فائیت اور عمل درآمد کے اصولوں سے اچھی طرح واقف ہو سکیں یہ فائدہ آتی تاکہ ان کے عمل کو بھی سمجھ سکیں۔

اس سے بعد بچے کے اس تجربے سے اسے اپنے اپنے اپنے پاپا یا نانا کو لے کر اپنے فائدہ دہی انصاف کے تصور سے آگاہ کریں اور ان سے متعلق دوسری چیزیں بھی واضح کریں جن کے طور پر انہیں سب جان بخیریت رکھتے ہوں تو اور ان سے ہم سے خوش رہتے (بچھلتے چھوٹتے) ہیں۔ ہم سے اپنا ملوث کرتے ہیں۔ اگر انہیں پتہ ہو تو ان کی حفاظت کریں تو وہ یہ ثابت ہوتی ہیں۔ اگر ہم پتہ ہوں پر بالکل توجہ دیں تو ہم بھی اپنا کام نہیں کرتے۔ اور انہیں جو اپنا خوش یا غم نہیں دیتے۔

ہم کافی الفاظ کے ساتھ پہنچنا شامل کریں

اپنے بچوں کو ایک اور سے ساتھ اچھا نمونہ برتاوے کے لیے پہنچنے سے آگاہ کریں۔ انہیں بتائیے کہ آپ کے پاس "ان" کے لیے ایک پہنچنے ہے اور وہ پہنچنے کے الفاظ پر مشتمل ہے جو ہم کافی ہیں۔ انہیں بتائیے کہ آپ (Stair, Gate, Lift) کا عملی مظاہرہ کر کے دیکھ سکتے ہیں انہیں ان کے پہنچنے سے آگاہ کریں۔ ان سے بھی بتائیے کہ یہ ایک مشکل پہنچنے ہے۔ ان پہنچنے سے دونوں کے دونوں سے آگاہ کریں۔ بچے ہوں گے۔

بہنوں کے ساتھ اسی بات پر چاروں دنیاں کریں کہ ان چاروں اخلاق کا کیا مطلب ہے۔ مثلاً میں دے کر سمجھاؤں تو اور بھی اچھا ہے۔ اس سینے کے دو دران ان چار اخلاق کو اپنے "عمیکہ کلام" بنانے کی کوشش کریں۔

رحمہ لی اور انصاف کا ایوارڈ

بچوں کو پر انصاف بننے اور معاف کر دینے پر بھرپور تعریف اور توجہ دینی اور ان دونوں خصوصیات کے اظہار کے بھرپور مواقع فراہم کریں۔ بچے اتوار کے دن کے ایوارڈ میں رحمہ لی اور انصاف کے ایوارڈ کا اضافہ کر لیں جیسا کہ دیگر ایوارڈز کا طریقہ کار ہے اس پر عمل پیرا رہتے ہوئے پوچھیں کہ رحمہ لی اور انصاف کے ایوارڈ کا مفید وار کون ہے؟ بچوں کو گزشتہ ہفتے میں پیش آنے والی مشکلات اور ایسے واقعات یاد کرنے دیں جب انہوں نے دوسروں کو اپنے ساتھ شریک کیا ہو۔ دوسرے بچوں کو پہلے جانے دیا ہو یا دوسرے کے طریقہ کار پر از خود عمل درآمد کیا ہو اور اسی طریقے کی دیگر مثالیں یا پھر ایسے واقعات جب انہوں نے کسی بات پر حضرت مطلب کی ہدایت سے غصے کو معاف کر لیا ہو۔ منتقلی مستحق کو ایوارڈ تفویض کیجئے۔ بچوں کو واضح کیجئے کہ اس ایوارڈ کو جیتنے یا نہ جانے میں رخصت کا طریقہ یہ ہے کہ خود سے (دن میں کئی بار) پچھنے کی عادت اپنی جانے کو ایسی صورت میں ہمارے پی پاکستان کیا کرتے ہیں؟

سورج اور بادل کا کھیل

یہ مٹری، الیمینٹی سکول کی عمر کے بچوں کا یہ سمجھنے میں مدد کرنے والا اور اپنی عقلی صلاحیتوں اور دوسروں کو معاف کرنے کی صلاحیتوں سے جس طرح استفادہ کریں گے اسی تناسب سے خود کو خوش یا غم دینا پسند کریں گے۔ ایک کاغذ پر سورج بنا کر اس میں چاروں رنگ بھر لیں اور گول کاٹ لیں۔ اسی طرح ایک دوسرے کاغذ پر سیاہ بادل بن کر اس کو بھی کاٹ لیں اب ادھڑیوں سے لے کر ان پر یہ دونوں کاغذ لگا دیں اب دو بچوں کے چہرے کے کاغذ کاٹ لیں اور آپ بچوں سے تھوڑی دیر پہلے اس مقصد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں ایک کو "سورج" اور دوسرے کو "بادلی" کہہ دے دیں۔ یہی اور ایسی کوشش پر فرما دیں۔

اب دو بچے مل کر صورتیں بنائیں اور بچوں سے کہیں کہ وہ اپنی اور باہمی کا صورت بدل کے مطابق خوش و غم کا فیصلہ کریں اور ان کے سر پر خوشی کی صورت میں سورج کا کاغذ اور غم یا افسانہ کی صورت میں سیاہ بادل کا کاغذ لگائیں۔

ایک لڑکا اپنی کوا اپنے منگول سے جوتا ہے۔ ایسی کوا ماراؤں کے پر بہت خستہ آگاہ ہے اور وہ سارا وقت ماراؤں پر چڑھ کر رہتا ہے۔

ایک لڑکی اپنی بہن کی راز رازوں سے بہت دلچسپی لیتا ہے۔ پھر اسے یہ سب بہت بڑا فائدہ ہے اور۔

میں نے یہ باتوں کے نشان ہیں، لیکن ان کو ان کے اصل معنی سے سمجھنے کی بجائے ان کے ظاہر سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

[illegible][illegible]

نورانیہ و سنیہ کا ملحدانہ اتحاد

پھر پتہ کار چوسا، آپ نے فقط نظر سے اور آپ کو ان کے قہر نظر سے چھو میں اور اپنے میں اور سے کہ
اب آپ کے سر میں کسی خاص جواب سے نہ ہو مانی کا احتجاجی ٹیڈم، جمع پیش آ گیا۔ تو قید کو لیے خانہ میں
بٹھ جا میں۔ مائوں کو پر سکون ہوئے اور پھر سینگ مائیں کہ اور خود کی وائیڈی آگے اور آپ کو مائیں، میں
اب اپنی ٹیڈ نمودار کے اس کے لیے تمام دائرہ سے، یہ مہیا تاکہ وہ بڑھ چکی رہے سے حل رہا ہے سرنگ،
سے تاج میں۔ وہ آج سے۔ اپنے۔ اس کے اس کام سے یاد۔ کے ان کو جمع ہوں، نکلتا، یہ چر
نصیب۔ میں نہیں

[illegible]

اصلی، چھاپی اور وضوح انداز میں لکھا ہوا ہے۔ اس سے جزائی کوئی کتاب "the form the words" and the words کے مشابہ اس موضوع کے لیے بڑھ چکیں کتاب ہے۔ لفظی معنی اور کہ سے بڑی حد کے بچے قلمی اور کتاب کے وضوح انداز میں لکھا ہوا ہے۔ لفظی معنی اور کہ سے بڑی حد کے

”نہانی“ آئی کے ابھاری چہرہ“

ہے یہ بحث کی عمر ہی پہنچنے والے ہیں اور ان کی داخل بھائی خاں رازدہ کی جس پیش آنے والے مسائل و سچے
ہے اور انھیں انوار مراد ہے ان کی چاہے ان کو حاصل نہ ہوں گے مگر یہ ضرور ہے کہ ان کا سامنا ہے

کسی قدر یہ ملک میں اوج تھی۔ ایک عورت نے کہی تھی، جس سے ذلیل ہوا کا عود مر رہا کہ یہ تھا اور وہ اس پر غصہ کیا۔ ہم تھی۔ اس کی پہلی سیدگ جو ایک کپہ ہاتھ والی اور شہنشاہ عورت تھی۔ اس نے انہوں کو چھوڑا کہ اسے پہنائی پر قیام ہے جو بڑے ملک کے وہ جا کر پوچھنا چاہتے۔ وہ اپنی ٹھکانے سے سہارا دیتی ہے۔ اب اس کا جائز ہے۔

[illegible]

سب دواؤں خوردگی ایسی تھیں۔ اور ان کا پتھر اٹھانے پر آپ روتی تھیں۔ اسے اور دیا گیا اپنے ایک میں
 جو نے مجھ نے پتھر اٹھا کر دیا تھا۔ اور ان کے دواؤں کو طلب کرنے کے لئے اسے سب میں طبعاً سہارا
 کا طریقہ بتا دیا۔ اور ان کا کہنا تھا کہ یہ پتھر تو ان کے لئے تھا۔ اور یہ کہ ان کے لئے
 پتھر میں سے اسے ان کے لئے دیا گیا تھا۔ اور ان کے لئے دیا گیا تھا۔ اور ان کے لئے دیا گیا تھا۔

تجرباتی غنائے نے بعد چھوٹے سے اس کے بارے میں چارہ فیول کرلیں۔ یہ سنا ہے انھیں کہ چھوٹی لکھیں
 کا حصہ: بعد ٹھیک کرنا آپوں ضروری ہوتا ہے۔

[illegible]

انصاف کے تقاضوں پہ مبنی۔ ان کے بعض نکتے۔ بے دلت، بے یمن کو جہاں تو نہیں فی ظراف ادا کی ہے وہ یہ کہ ان کے لئے ان کے لئے

وہ ہم شیراز سے آج بھی آ رہے تھے تو ہم سڑک پر اس نہیں دیکھیں گے پھر صبح کے لاکھو ٹرانزٹ ہاٹس اور شاپس پر محسوس کر سکتے تھے۔ پھر اچانک دھارے لگا رہا ہے نے آئینہ ایسی بات کہی، جو سب باتوں سے بڑھ کر سچی اس نے کہا، "خیر، یہ مجھے سمجھ کر کہہ رہا ہے اور تمہارا قصور ہے جو تو انصاف اور جان لوں گے جس میں تمہارا جو کچھ لگا ہے اور تکلیف دہ رہتا ہے۔"

انصاف و تقویٰ اور رخصت پر چلنے والے۔

یہ جملہ غلط خیالات عام ہوتے ہیں۔ ان کے اگلے پانچ اصولوں اور اقداماتی ہیئت اور ان کے ہر ایک قطع و محققے میں ہر دور کے فاضل کسی بھی ممالک میں سب وقت پر پہنچنے کی بات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور کسی بھی دور یا دور اور بہت دیتے ہیں۔ انصاف کا ترجمہ اس وقت اس طرح سے کیا جائے گا کہ جہاں سب یہ سمجھیں کہ انصاف ایک ایسا چیز ہے جسے قبول کرنا ہے اس لیے ہمیں شمار کرنا چاہیے۔ انصاف ہیئت اور بہت ہے۔ اس کی کوئی شکل نہیں ہے۔ بعد یا بعد یہ یہ قدرتی قوانین ہیں۔ یہ ایک ہے اور ان کے وہی قانون کے کاغذ پر لکھے ہوئے ہے۔ ان میں سے وہی قوانین کو اس پر بھی کیا گیا ہے۔

”جب یہ عمل ہو رہا ہو، پس نہ جی۔ نہ روئے ہیں۔ نہ روئے ہوئے آجاسے، اور جو عمل ہو رہا ہو، اس سے۔۔۔ اس سے چل مارتے، نہ ٹھانی کا شہدہ، بلکہ ناپ مارتے۔“

حاصل اور پھل غلام اور غلام، بیج اور پھل، ابن اور باپ۔ کیا وہ میرے سے اہل کون تھے یا اہل نہیں؟ اور پھل۔۔۔ جس سے یہ لایا گیا ہے اور غلام کے لیے لایا گیا ہے وہی لایا گیا ہے۔ ابن کے بعد اسے اہل کے اور حاصل، بیج ہی کے پیدا ہوتے ہیں۔

مفتیانہ پر کتابیں اور ہر کتاب کا کچھ نہ کچھ تو ہوتا ہے۔ چوں کہ ان میں کوئی بھی نہیں اضافہ کر کے لے لیے تو دینا چاہیے۔ یہ سن کر میں بیٹھ کر سوچنے لگا کہ میرے ہاتھ میں کونسی کتاب ہے جس میں اضافہ کر کے لے لیے تو دینا چاہیے۔ دل میں غصہ آیا۔ نہیں دیکھنا چاہیے۔ پتہ بچوں کو دینے کہ جسے یہ سب مٹھی و کتابت جس کو یہ دوا اور دھرم جہان آباد دیتے ہیں۔ اس میں جو اضافہ کر کے لے لیے تو دینا چاہیے۔

۱۳۸۵

اپنے بیوقوفی کو تو جھپکے۔ یہ کہنا، یہ بات ابھی عرض نہ کرنا نہیں کر اپنے کو عام طور پر ہم انسان نے

یاد سے میری رائے کو کھتر کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اور اسی لیے مجھ پر یہ ہوتا ہے کہ جہنم میں سے مراد نہ ہونے والی غلطیوں پر ناکہ پگنی اور برا بھلا کہنے کی بجائے، ان کی بات کو سمجھنے اور معاف کرنے کی کوشش کریں، ان بات کو بہتر طور پر سمجھانے کی لیے، بچوں کو مختلف ایسی باتیں سمجھایاں گئیں، جن میں بظاہر غلط اور خدا کا نظر آنے والا واقعتاً نیک اور پر غلوں والا اور اسے سزا دینے والا۔ خدا ان کے اپنے گمے پر ہنستا ہے، اور اوس پر ان جانوروں کا ہنسنا یہ بھی ہونا چاہیے کہ ”اب انسان کی اپنی آنکھ میں بڑا چالا ہو تو وہ کسی اور کی آنکھ سے چھڑ زورہ کیسے نکال سکتا ہے“ یعنی ”اب ان اپنے عیب اور گناہوں کو دوسروں کی عیب جوں کیسے نہ لگا ہے“ اسی طرح ایک مشہور کتاب میں بھی لکھا ہے ”دوسروں کے گناہوں اور غلط کاموں پر تھیم ہو کر نہ ہو خود کشیوں سے پاک ہونا“ کہہ مت کو ”اب یہاں تو ان کے ساتھ مل کر بچوں کے تصور کو مزید بڑھانے کی کوشش کے سرور میں رہتے ہوں، نہیں اور میں پر یہ تم نہیں سمجھتے چاہیے۔“

یہ بات واضح سمجھنے کے بعد کہ ہم میں سے کوئی بھی گناہوں اور غصوں سے پاک نہیں ہوتا، ہمیں دوسروں کو بھی اپنے عیب سمجھنے دینے، ہمیشہ ان کی غلطیاں معاف کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔



سینٹر فار میون الکیمی سٹش

کیمیائی

ہماری اعلیٰ ترین کلاس ہے جو دنیا بھر میں بڑی بڑی اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھانے والی ہے۔ اس کلاس میں پڑھنے والے طلبہ کو کیمیائی مادوں کی ساخت اور ان کی خصوصیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔



فزکس

اس کلاس میں طلبہ کو فزکس کے بنیادی اصولوں اور ان کی تطبیقیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔ اس کلاس میں پڑھنے والے طلبہ کو فزکس کے بنیادی اصولوں اور ان کی تطبیقیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔

انجینئرنگ ڈیزائن

اس کلاس میں طلبہ کو انجینئرنگ ڈیزائن کے بنیادی اصولوں اور ان کی تطبیقیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔ اس کلاس میں پڑھنے والے طلبہ کو انجینئرنگ ڈیزائن کے بنیادی اصولوں اور ان کی تطبیقیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔



کامپیوٹر گرافکس

اس کلاس میں طلبہ کو کامپیوٹر گرافکس کے بنیادی اصولوں اور ان کی تطبیقیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔ اس کلاس میں پڑھنے والے طلبہ کو کامپیوٹر گرافکس کے بنیادی اصولوں اور ان کی تطبیقیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔



مکالماتی فنون (Communication Skills)

اس کلاس میں طلبہ کو مکالماتی فنون کے بنیادی اصولوں اور ان کی تطبیقیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔ اس کلاس میں پڑھنے والے طلبہ کو مکالماتی فنون کے بنیادی اصولوں اور ان کی تطبیقیات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی۔



CENTRE FOR HUMAN EXCELLENCE

Location: G-9/2, Sector 10, Gurgaon, Haryana, India. Phone: 01262-222222